علماء، خطباء، واعظین و عوام الناس کے لیے یکساں مفید

انوارِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

ہم میلاد کیوں مناتے ہیں

از قلم:

ابو ذہیب محمد ظفر علی سیالوی غفرلہ

پسند فرمودہ و مصدقہ

الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری

مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

ناشر

اکبر بک سیلرز لاہور

21 آیاتِ مبارکہ، 21 احادیث مبارکہ، 410 حوالہ جات،
30 ایمان افروز واقعات، 14 نغماتِ میلاد النبی، روح پرور اشعار
اور اعتراضات کے مسکت جوابات پر مبنی لاجواب تحریر
علماء، خطباء، واعظین و عوام الناس کے لیے یکساں مفید

انوارِ میلاد النبی ﷺ

ہم میلاد کیوں مناتے ہیں

از قلم:
ابو ذہیب محمد ظفر علی سیالوی غفرلہ

پسند فرمودہ و مصدقہ
الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

نام کتاب	انوارِ میلاد النبی ﷺ
مصنف	ابوذہیب محمد ظفر علی سیالوی
تاریخ اشاعت	نومبر ۲۰۱۵ء
صفحات	188
کمپوزنگ	خرم اقبال
تعداد	۶۰۰
قیمت	200 روپے

الاھداء

فقیر پر تقصیر اپنی اس تالیف کو' سرکار دو عالم' نور مجسم' فخر آدم و بنی آدم' جان کائنات' شان کائنات' پہچان کائنات' ہادئ سبل' ختم الرسل مولائے کل شہنشاہِ حسینانِ عالم' شاہ خوباں' سرور سروراں' حامی بے کساں' والیِ جنت' ساقیِ کوثر' باعث نزول سکینہ' فیض گنجینہ' سلطان باقرینہ' صاحب معطر پسینہ' امام الانبیاء' سید الانبیاء' خطیب الانبیاء' نبی الانبیاء' فخر کائنات' فخر موجودات' سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے لخت جگر' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نور نظر' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے آقا' فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے مولا' عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ملجاء' مولا علی رضی اللہ عنہ کے ماویٰ' سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کے ابا جان' حسنین کریمین کے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں اپنی بخشش کا بہانہ سمجھ کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے' اس امید سے کہ آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شان رحمت سے قبول فرمائیں گے اور یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے لائق ہے۔

الانتساب

قائدالمرسلین، خاتم النبیین، امام القبلتین، جدالحسنین صلی اللہ علیہ وسلم
کے مقدس والدین کریمین حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ
اور حضرت سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ عنہا
کے نام
جن کے لختِ جگر و نورِ نظر کے در کے ٹکڑوں پر سارا جہاں پلتا ہے۔

محمد ظفر علی سیالوی غفرلہ

بفیضان نظر

امام اہلسنّت، امام عشق ومحبت، کشتۂ عشق رسول، فنافی الرسول
حامی سنت، ماحی بدعت، مجدد دین وملت
سیدی اعلیٰ حضرت، **امام احمد رضا خان** علیہ الرحمۃ الرحمان
فاضل بریلوی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بظل عنایت

محدث اعظم پاکستان، شیخ الحدیث
حضرت علامہ مولانا ابوالفضل **محمد سردار احمد** صاحب رحمۃ اللہ علیہ
فیصل آباد

فہرست

تقریظ

حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد سیف علی سیالوی غفرلہ

تصنیف وتالیف دین متین کی خدمت کا بہترین اور دیرپا ذریعہ ہے، خطبات تقاریر کے الفاظ ہواؤں فضاؤں میں بکھر جاتے ہیں اور سامعین کے قلوب واذہان سے ماؤف ہو جاتے ہیں جبکہ تحریر ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جاتی ہے اور اپنے اثرات مرتب کرتی ہے۔ ہمارے اسلاف نے ایک ایک فن پر کتب کا عظیم ذخیرہ چھوڑا ہے۔ ماضی قریب میں امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تو ریکارڈ قائم کیا ہے۔ عصر حاضر کا تقاضا ہے کہ تحقیقی اور عام فہم کتب تصنیف کی جائیں، میرے برادر صغیر ابوذہیب محمد ظفر علی سیالوی زید مجدہٗ ایک اچھے خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین مصنف بھی ہیں، درجنوں مقالات جرائد اہل سنت کی زینت بن چکے ہیں، ایک کتاب ان کی بنام ''تحقیقات جلیلہ فی بیان الوسیلہ المعروف وسیلہ اور اس کی شرعی حیثیت'' چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہے۔ میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ان کی قابل رشک تحقیق اور مطالعہ ہے۔ اس عنوان پر ان کی پہلی تصنیف، حقائق میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بے پناہ مقبولیت حاصل کی۔ میلاد کے حوالے سے دوسری کتاب ''جواہر میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم'' بھی زیر طبع ہے اور اسی عنوان پر تیسری کتاب ''انوار میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم'' جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس کتاب کا مطالعہ یقیناً آپ کے ایمان اور عقیدے کو جلا بخشے گا۔

ابھی تک علامہ صاحب اس عنوان پر ایک اور کتاب ترتیب دینے کا ارادہ رکھتے

ہیں۔میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اردو زبان میں اتنا عمدہ اور لاجواب مدلل یکجا مواد پہلی بار آپ کو ملے گا۔اللہ زورِ قلم اور زیادہ کرے،ایک دعائیہ شعر پر بات ختم کرتے ہیں۔

یاالٰہی اس کتاب کو بنا کلک رضا
دشمنان دین یہ نہ سمجھیں کہ رضا جاتا رہا

ابوبلال محمد سیف علی سیالوی
جامعہ کنز الایمان ہرسہ شیخ ضلع چنیوٹ

28 محرم الحرام ہجری 1436 بروز ہفتہ بوقت چاشت

0332-2569860

کچھ بیان اپنا

اللہ کے پاک نام سے آغاز کرتا ہوں جو دلوں کے بھید خوب جانتا ہے، جس نے تمام جہانوں کو کن کہہ کر پیدا فرمایا اور درود لامحدود اس ذات پر جو تمام جہانوں کی تخلیق کا وسیلہ بنی، سلام عقیدت و محبت آل، اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کاملین کو جن کے ذریعے اسلامی تعلیمات ہم تک پہنچیں۔

گزشتہ سال 2013ء میں ہماری کتاب ''حقائق میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم'' مارکیٹ میں آئی تو اللہ تعالیٰ جلالہ نے اپنے خصوصی فضل و کرم اور احسان سے اور میرے لجپال آقا، حضور جانِ کائنات، شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم سے وہ مقبولیت عطا فرمائی کہ میں نے کبھی گمان بھی نہیں کیا تھا۔ پورے ملک سے فون کالز وصول ہوئیں اور تقریباً فون کرنیوالے تمام کے تمام علماء تھے، جن میں ایسی حضرات بھی تھے جنہوں نے P.H.D کی ہوئی ہے اور بندہ ناچیز تو طالبعلم کہلانے کے لائق بھی نہیں، علماء نے حوصلہ افزائی فرمائی، دادِ تحسین عطا فرمائی اور بعض علماء تو مسلسل رابطے میں رہتے ہیں، خیر و عافیت کے ساتھ ساتھ مزید کام کے بارے میں دریافت فرما لیتے ہیں۔ جن میں مولانا قاری محمد اسلم شاکر صاحب بہاولنگر سے اور سید طاہر حسین کاظمی شاہ صاحب پاکپتن شریف سے اکثر شفقت فرماتے ہیں۔

برطانیہ سے علامہ محمد سرور مدنی صاحب نے فون کر کے حوصلہ افزائی فرمائی، اس دوران بعض احباب نے حکم دیا کہ کتاب میں واقعات بھی ہونے چاہئیں، تو ان کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں واقعات بھی قارئین کی ضیافت طبع کے لئے نقل کئے

ہیں۔

جواز واستحباب میلاد شریف پر دلائل جو کہ ہم حقائق میں نقل نہ کر سکے' یہاں نقل کیے اور ساتھ ساتھ حقائق کے حوالہ جات مزید تفصیل کے لئے درج ہیں' مثلاً تاریخ ولادت پر ہم نے 90 حوالہ جات تحریر کیے تھے اور 9 حوالہ جات یہاں لکھ کر مزید تفصیل کے لئے حقائق کا صفحہ نمبر درج کر دیا گیا ہے تا کہ ایک عنوان پر قاری کو اچھا خاصا مواد مل سکے اور اس میں ایمان افروز اور نغمات میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل کیے ہیں۔

حوالہ جات اصل کتابوں سے دیکھ کر نقل کیے گئے ہیں اور اس میں کافی محنت کرنی پڑتی ہے کیونکہ ہمارے پاس نہ کمپیوٹر ہے نہ انٹرنیٹ اور C.D اور D.V.D وغیرہ' ہم نے پڑھ کر نقل کیا ہے جو کچھ بھی کیا ہے' بعض اوقات کئی کئی گھنٹے ایک ایک عبارت و حدیث کو تلاش کرتے گزر جاتے ہیں لیکن تخریج کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک حدیث شریف کتنے ماخذ ہیں' پتہ چل جاتا ہے۔

دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک حدیث اگر ایک کتاب میں ایک سند سے ہے تو دوسری میں دوسری سند سے' اس طرح ایک حدیث شریف کی کئی سندیں مل جاتی ہیں' تیسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اگر ایک حدیث کسی کتاب میں بسند ضعیف ہو گی تو دوسری سندوں کے ساتھ مل کر اس کا ضعف جاتا رہے گا' اس لیے ہم تخریج میں کوشش کرتے ہیں۔

تاہم معتمد علماء اہلسنت کی کتابوں سے بھی چند مقامات پر حوالہ جات نقل کئے ہیں۔ کتاب کا نام' جلد' صفحہ' حدیث نمبر' مطبوعہ تک نقل کیا ہے تا کہ قارئین کو اصل ماخذ پہنچنے میں کوئی دشواری نہ ہو' انداز تحریر آسان اور عام فہم مگر ہے اور بندہ ناچیز کوئی اتنا پڑھا ہوا بھی نہیں کہ مشکل الفاظ استعمال کر سکے۔

امید ہے قارئین ہماری اس کوشش کو پسند فرمائیں گے اور اپنی محبتوں اور شفقتوں کا سلسلہ جاری رکھیں گے اور جب تک ہماری زندگی نے ہمارا ساتھ دیا انشاء اللہ تعالیٰ

عظمت سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گن گاتے رہیں گے۔

میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

محترم حضرات! اگر کوئی بات پسند آئے تو اتنی گزارش ہے کہ دل سے دعا ضرور فرمایئے گا کہ اللہ کریم ہماری دلی خواہشات کو پورا فرمائے' درازی عمر بالخیر عطا فرمائے' خاتمہ بالخیر فرمائے اور اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو ہمیں مطلع فرمایئے گا ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا رمائے۔ حضور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چادر تطہیر کا اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری قارئین کی' معاونین کی' ناشر کی بے حساب مغفرت فرمائے۔ سعادت دارین اور زیارت حرمین عطا فرمائے۔ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور پچی غلامی نصیب فرمائے۔

آخر میں شکر گزار ہوں جامعہ مسجد صدیقیہ کے منتظم جناب محترم میاں شاہد محمود سیالوی صاحب کا جن کا تعاون بندہ ناچیز کے شامل حال رہتا ہے۔ رب کریم ان کو مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

ابوزہیب محمد ظفر علی سیالوی غفرلہ
خطیب جامع مسجد صدیقہ محلّہ رشید آباد لاہور روڈ ضلع چنیوٹ
0321-7915062
0308-7915062

بوقت 9:40 رات محرم الحرام 27 ہجری 1436

سوادِاعظم اہلسنّت وجماعت کا ہمیشہ سے معمول چلا آرہا ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے دن تحدیث نعمت کے طور پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں' محافل میلاد کا اہتمام وانصرام کرتے ہیں' نعت خوانی کی محافل ہوتی ہیں' اللہ تعالیٰ کے محبوب' دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن وجمال' جودونوال' فضل وکمال' اوصاف و برکات' عشق رسول کے محبت بھرے بیانات ہوتے ہیں۔

محبوب رب دوجہاں' سرورسروراں' حامی بے کساں' سیاحِ لامکاں صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ورفعت قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کی جاتی ہے۔

اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جس دن وہ نور' لباس بشریت میں سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ گود میں تشریف لایا۔ اس دن کائنات کا ذرہ ذرہ خوشیاں منارہا تھا' ہر ایک شاداں تھا فرحاں تھا' اگر کوئی پریشاں تھا تو وہ شیطاں تھا۔

ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ کے پاک پیغمبر حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کو چند معجزات عطا فرمائے گئے جن کا ذکر کتاب لاریب میں ہے۔

اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَھَیْـَٔۃِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًاۢ بِاِذْنِ اللّٰہِ ۚ وَ اُبْرِیُٔ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ ۚ وَ اُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ (پارہ ۳' سورت آل عمران' آیت ۴۹)

ترجمہ: میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی مورت بناتا ہوں پھر اس میں

پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرندہ ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے' اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھوں اور سفید داغ والوں کو اللہ کے حکم سے' اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو تم گھروں میں چھپاتے ہو' تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چند معجزات عطا فرمائے گئے' جب آپ علیہ السلام نے مٹی سے مورت بنائی اور پھر اس میں پھونک مارا تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن گئی' اس کے علاوہ مادرزاد اندھوں اور برص والوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ صحت یاب ہو گئے' مردے سے کہا زندہ ہو جاؤ تو وہ زندہ ہو گیا پھر غیب کی خبریں بتانے لگے کہ جو کھا اور چھپا کے آؤ میں تمہیں یہیں بیٹھے بتاتا ہوں۔ جب لوگوں نے یہ چند معجزات دیکھے تو کسی نے خدا کہہ دیا اور کسی نے خدا کا بیٹا' اس طرح وہ لوگ گمراہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ لاتعداد رحمتیں نازل فرمائے ہمارے اکابرین پر جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے ہمیں گمراہ ہونے سے بچالیا۔

انہوں نے سوچا کہ لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چند معجزات دیکھ کر کسی نے خدا کا بیٹا کہنا شروع کر دیا' تو جو ان کے بھی امام ہیں' امام الانبیاء' حبیب کبریاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ سراپا معجزہ ہیں' جن کی ہر ادا معجزہ ہے جو سرِ انور سے لے کر پاؤں مبارک کے مقدس تلوؤں تک سراپا معجزہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو مردوں کو زندہ کرتے تھے اور یہ ایسے محبوب ہیں کہ اشارہ کریں تو پتھروں میں زندگی پیدا ہو جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیں تو درخت دوڑنا شروع کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کھجور کا تنا رونا شروع کر دے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو ہاتھ پھیر کر بیماروں کو شفا دیتے تھے اور ادھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک قدموں سے لگنے والی مٹی بھی خاکِ شفا بن جاتی ہے۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تو کھا کر آؤ یا چھوڑ کر آؤ وہ بتاتے ہیں اور آمنہ کے لعل، محبوب بے مثل و بے مثال صلی اللہ علیہ وسلم اولین و آخرین کی خبریں عطا فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے چاند اور سورج بھی حرکت میں آ جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کریں تو بادل پھٹ جائیں، اشارہ فرمائیں تو بارش برسنا شروع کر دیں، پاؤں مبارک سے ٹھوکر لگائیں تو چشمے جاری ہو جائیں، یعنی لاتعداد معجزات عطا فرمائے، ان معجزات کو دیکھ کر لوگ گمراہ نہ ہو جائیں۔

ان کو بھی خدا یا خدا کا بیٹا نہ کہنا شروع کر دیں، ہمارے اکابرین نے پہلے ہی اہتمام کر دیا کہ محفل ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محفل میلاد رکھ دیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر سن کر یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا نام نامی اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا نام مبارک حضرت سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ عنہ ہے، یہ خدا نہیں ہو سکتے کیونکہ اللہ کریم کی یہ شان ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۝ (پارہ 30 سورت اخلاص شریف)

ترجمہ: تم فرماؤ اللہ ایک ہے، بے نیاز ہے، اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔

اس محفل میلاد کی برکت سے لوگ شرک سے بچ گئے، مسلمان گمراہ ہونے سے بچ گئے۔ آج بعض لوگ محفل میلاد کو شرک کہتے ہیں جبکہ یہ شرک کا توڑ ہے، محفل میلاد سجانے سے شرک کی جڑیں کٹ جاتی ہیں کیونکہ جو پیدا ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔

محفل میلاد النبی کی شرعی حیثیت:

محفل میلاد جس حیثیت کے ساتھ اس زمانے میں رائج و معمول ہے وہ بلاشبہ جائز و

مستحسن ہے اور باعث خیر و برکت ہے پورے عالم اسلام میں برس ہا برس سے شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منایا جاتا ہے۔

اجلہ علماء کرام، محدثین وفقہاء عظام نے اس کا جواز واستحسان ثابت کیا ہے، احکام شرعیہ دو قسم کے ہیں۔

قسم اول:

وہ جن کے اوقات، شکل وصورت اور مقدار معین ہے ان کے لئے احادیث میں پوری تفاصیل موجود ہیں کہ فلاں وقت کی جائیں، اس طریقہ سے کی جائیں، اتنی مقدار میں کی جائیں، جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ان کے لئے ضروری ہے کہ شریعت نے جس وقت اور صورت سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے اسی طرح ادا کی جائیں۔

ان میں تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں ہے، مثال کے طور پر نماز کے لئے معین ہے کہ دو رکعت سے کم ادا نہ کی جائے، ہر رکعت میں ایک قیام، ایک رکوع، دو سجدے ہوں، پہلے قیام ہو، پھر رکوع ہو، پھر سجدے ہوں، ہر دو رکعت کے بعد قعدہ ہو، روزہ کے لئے متعین ہے کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک ہو وغیرہ وغیرہ۔

قسم دوم:

وہ احکام جن کا حکم مطلق ہے۔ ان کے لئے نہ وقت مقرر ہے نہ شکل وصورت اور نہ مقدار، جیسے تلاوت قرآن پاک، ذکر خدا عزوجل، ذکر رسول اور درود شریف، ان کا حکم یہ ہے کہ کرنے والا جس وقت چاہے کرے، جس طرح چاہے کرے، جب چاہے کرے۔

اصول فقہ کی تمام کتابوں اصول الشاشی وغیرہ میں تصریح ہے کہ مطلق کا حکم یہ ہے کہ جس فرد کو بھی ادا کرے گا مامور بہ کو ہی ادا کرے گا مثلاً ایک شخص روزانہ بعد از نماز فجر قبلہ رو ہو کر چہار زانوں بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں کہیں نہیں ہے کہ بعد از نماز فجر تلاوت قرآن

کر واس کے باوجود اس وقت تلاوت کرنا عبادت اور موجب اجر وثواب ہے۔ بات وہی ہے کہ تلاوت کا حکم مطلق ہے ہم جس وقت بھی تلاوت کریں گے وہ خدا کی عبادت ہوگی جب تک کسی خاص وقت کی ممانعت نہیں ہوگی اور محفل میلاد شریف قیام وسلام اسی دوسری قسم میں داخل ہے۔

سوال:

ہم میلاد کیوں مناتے ہیں، اس پر تو آپ نے تفصیل سے لکھ دیا، لیکن انعقاد محفل ذکر میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی قرآن وحدیث کی دلیل موجود ہے؟ کیا محفل ذکر میلاد قرآن وسنت سے ثابت ہے؟

جواب:

ہمارے نزدیک جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پاک کے سلسلہ میں محفل ذکر میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کرنا مستحب ہے۔

کسی مستحب کام کے لئے قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت نص کا پایا جانا ضروری نہیں ہوتا۔ مستحب کام کے لئے قرآن مجید کا سرسری حکم اور اشارہ بھی کافی ہوتا ہے، یا پھر مستحب کام کے ثبوت کے لئے ایسی حدیث شریف جس میں سند ضعیف ہو کافی ہوتی ہے۔

اور اگر قرآن وسنت میں کوئی ثبوت نہ مل رہا ہو تو اس کے لئے محض علماء مشائخ کا اس کو اچھا سمجھنا ہی کافی ہوتا ہے۔

جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ماراہ المؤمنون حسنا فھد عند اللہ حسن

جس کام کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ (موطا امام محمد، صفحہ 144)

بہت سے علماء نے اسے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تک موقوف لکھا

ہے۔ کچھ بھی ہو علماء احناف علیہ الرحمۃ نے اس سے استحباب اخذ فرمایا ہے۔

جو لوگ محفل ذکر میلاد شریف کے لئے قرآن کریم کی قطعی الدلالت آیت یا تصریح اور عبارت کا مطالبہ کرتے ہیں، انہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ دلیل ہمیشہ دعویٰ کے مطابق طلب کی جاتی ہے، ہمیں ان لوگوں کے نالائق ہونے میں کوئی شک نہیں۔

اب ہمارے دعویٰ کے مطابق قرآن وسنت اور علماء ومشائخ کے اقوال وتعامل سے دلائل ملاحظہ ہوں۔

جشن ظہور مصطفیٰ کے استحباب پر پہلی دلیل

ارشاد رب محمد جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم ہے

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ۝

اے محبوب! تم ان لوگوں سے ارشاد فرمادو کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت حاصل ہونے پر خوشی منائیں اور یہ خوشی منانا اس سے بہتر ہے جو تم جمع کرتے ہو۔ (پارہ نمبر 11، سوت یونس آیت نمبر 58)

صفیۂ امر کے معانی اور علماء اصول کا مقرر کردہ ضابطہ

اس آیت کی تفسیر میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ (فَلْیَفْرَحُوْا) امر کا صیغہ ہے۔ امر کے صیغے سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں علماء اصول نے بہت طویل مباحث ذکر فرمائے ہیں۔ امر کبھی وجوب ولزوم کے لئے ہوتا ہے، کبھی استحباب کے لئے اور کبھی دیگر معانی میں استعمال ہوتا ہے، تاہم امر کے معانی میں سے کم از کم درجہ اباحت کا ہے۔

یعنی جس چیز کے لئے امر کا صیغہ استعمال کیا جائے اسے کم از کم جائز ضرور ہونا چاہئے۔ ملاحظہ ہو۔

(الاحکام فی الاحکام جلد اول، الباب الاول، صفحہ 356)

اس سلسلہ میں علمائے اصول نے اک ضابطہ بیان فرمایا ہے وہ ضابطہ اور قاعدہ یہ ہے کہ امر اباحت یعنی بیان جواز کے لئے اس وقت استعمال ہوتا ہے جب اس چیز کا حکم دیا جائے جو پہلے حرام اور ناجائز تھی، جب ایسی چیز کے بارے میں حکم اور امر والا صیغہ استعمال ہوگا جو پہلے ناجائز تھی تو اب اس صیغہ امر سے اس کا جواز اس کا مباح ہونا ثابت ہوگا۔

اس کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیں۔

بحالت احرام شکار کرنا:

حالت احرام میں شکار کرنا حرام اور ممنوع ہے، لیکن جب احرام کھول دیا جائے تو جائز ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا (پارہ نمبر 6 سورۃ المائدہ آیت نمبر 2)

ترجمہ: جب تم احرام کھول دو تو شکار کرو

یہاں بھی (فَاصْطَادُوْا) امر کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے تم شکار کرو چونکہ یہاں ایسی چیز کا حکم دیا جارہا ہے جو پہلے حرام اور ممنوع تھی لہٰذا قاعدہ مذکورہ کے مطابق یہاں امر کا صیغہ شکار کے جواز کو بیان کرنے کے لئے تصور کیا جائے گا۔ ملاحظہ ہو۔ (الاحکام فی الاحکام جلد اول صفحہ 362)

لیکن اگر ایسی چیز کا حکم دیا جائے جو پہلے حرام یا ممنوع نہ تھی تو ایسا امر کا صیغہ وجوب ولزوم کے لئے ہوگا یا کم از کم استحباب کے لئے (فَلْيَفْرَحُوْا) میں فضل وکرم اور رحمت کے حصول پر خوشی منانے کا حکم ہے۔ یہ خوشی منانا چونکہ پہلے منع نہ تھا لہٰذا یہ حکم بھی کم از کم استحباب کے لئے ہوگا، اور یہ آیت کریمہ کسی بھی قسم کے فضل اور رحمت کے حصول پر خوشی کے مستحسن ہونے کی دلیل بن جائے گی۔

جب اتنی بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ فضل و رحمت کے حصول پر خوشی منانا ایک

پسندیدہ اور مستحب عمل ہے تو اب ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت نہ صرف اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے بلکہ یہ ایسا فضل ہے جس کا مقابلہ اور فضل کوئی نہیں کرسکتا اور ایسی رحمت ہے کہ اور کوئی رحمت اس کی برابری نہیں کرسکتی۔

لہٰذا اس آیت مبارکہ کی روشنی میں میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی منانا اور اظہار مسرت کرنا نہ صرف جائز اور مباح ہوگا بلکہ انتہائی پسندیدہ اور مقبول ترین عمل قرار پائے گا۔

ایک لطیف نکتہ:

آیت میں "ذلك" کا اشارہ واحد ہے حالانکہ جن کی طرف اشارہ ہے وہ دو چیزیں ہیں (i) فضل (ii) رحمت

یہ اس بات کی طرف ایمان افروز اور لطیف اشارہ ہے کہ وہ کوئی ایک ہی ہے جو رحمت خدا بھی ہے اور فضل رب العلیٰ بھی

اور وہ ذات اور ہستی ہمارے پیارے آقا حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے، جو رب کی رحمت بھی ہیں اور فضل بھی۔

لفظ "جشن" پر نفیس استدلال:

حدیث شریف میں ہے کہ جب جان دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف سے ہجرت فرما کر مدینہ شریف تشریف لے گئے تو شہر شفاعت نگر کے حبشیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر چھوٹے چھوٹے نیزوں کے ذریعے کھیل کھیلا۔ الفاظ ملاحظہ ہوں۔

لعبت الحبشه بحرا البهم فرحا بقرومه

(ابوداؤد، مشکوٰۃ صفحہ 547، الوفا صفحہ 252)

ہم نے اس حدیث کے لفظ ''فرحا'' سے جشن مراد لیا ہے۔

اور اس آیت قرآنی ''فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا'' کو یاد رکھنے کا بہترین موقع ہے۔ اس آیت شریفہ میں بھی لفظ ''فرحت'' ہی استعمال ہوا ہے اس میں بہت خوبصورت نکتے کی بات یہ ہے کہ شریعت مطہرہ میں مسرت جائز ہے مگر فرحت کو عام حالات میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ناپسند فرمایا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

''اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ٥''

بے شک اللہ تعالیٰ نہیں پسند فرماتا فرحت کرنے والوں کو۔

(پارہ نمبر 20 سورت القصص آیت 76)

قابل غور بات یہ ہے کہ خوشی اور مسرت تو اسلام میں جائز ہے پر فرحت کو عام حالات میں ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے آخر کیوں؟

اس لئے کہ خوشی اور مسرت تو جائز پر فرحت میں اس سے بڑھ کر فخر و اباہت اور جشن کا معنی پایا جاتا ہے اور قرآن کریم میں ہر جگہ فرحت کی مذمت کی گئی ہے مگر صرف اور صرف اس جگہ ''فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا'' میں فرحت یعنی بہت زیادہ خوشی جو مسرت سے بڑھ کر جشن ہو' کا حکم دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ کوئی خاص نعمت' خاص رحمت' خاص فضل ہے جس کے ملنے پر اللہ کریم جل جلالہ نے دیگر مقامات پر فرحت کو ناپسندیدہ قرار دے کر بھی اس کو مقام پر جائز بلکہ منانے کا حکم دے دیا۔

اور ہم پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ وہ خاص نعمت خدا' خاص رحمت خدا' خاص فضل الٰہی' جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہے جو کہ محبوب خدا ہیں اور خدا نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر فرحت یعنی جشن کا حکم دے دیا۔

امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ولم یرخص فی الفرح الافی قوله فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا

یعنی اللہ تعالیٰ نے ''فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا'' کے علاوہ کہیں بھی فرحت (یعنی

جشن) کی اجازت نہیں دی۔ (مفردات امام راغب صفحہ 389)

استحباب محفل ذکر میلاد پر دوسری دلیل:

ارشاد احکم الحاکمین ہے:

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو (پارہ 30 سورۃ الضحیٰ آیت نمبر 11)

اس مقام پر بھی امر کا صیغہ ہے کہ میری نعمتوں کا نہ صرف ذکر کرو بلکہ گلی گلی، محلے محلے، قریہ قریہ، نگر نگر، بستی بستی، شہر شہر اس کا چرچا کرو اور ہمارا دعویٰ ہے کہ شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری نہ صرف نعمت ہے بلکہ تمام نعمتوں کے حصول کا وسیلہ ہے۔

ہمارے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف نعمت ہیں بلکہ خازن خزائن خداوندی اور قاسم نعمائے ربانی ہیں، یہی عقیدہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا ہے، وہ بھی آقائے کریم، رؤف رحیم، مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کریم کی نعمت سمجھتے تھے۔

نعمت عظمیٰ:

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ سے واپس آتے ہیں، اللہ کریم جل جلالہ کے پاک محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دیتے ہیں، سلام نیاز عرض کرتے ہیں، جواب نہیں ملتا کیونکہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے ہوتے ہیں، جب آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مکمل فرما لیتے ہیں تو جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں۔

اعوذ من سخط نعمة الله

ترجمہ: میں اللہ کریم جل جلالہ کی نعمت کے غضب سے اللہ کریم جل جلالہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ (مسند امام اعظم صفحہ 350 رقم الحدیث 162 فیض گنج بخش بک سنٹر لاہور)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم رب کریم کی نعمت کبریٰ ہیں۔

اور ایمان والے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی نعمت، فضل اور رحمت کے ملنے پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ ارشاد احکم الحاکمین ہے:

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ ۙ

ترجمہ: وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ملنے پر خوش ہوتے ہیں۔

(پارہ نمبر 4، سورۃ ال عمران آیت نمبر 171)

آج لوگ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا شکرادا کرتے ہیں کہ یا اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمیں اولاد دی، مال و دولت عطا فرمائی، صحت و تندرستی سے نوازا حالانکہ ان نعمتوں پر شکر کرنا کمال نہیں ہے کیونکہ یہ نعمتیں تو اللہ تعالیٰ نے کافروں کو بھی عطا فرما رکھی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا شکرادا کرنا ہو تو یوں کہو! یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا ہے۔

حقیقت میں دیکھا جائے تو ہم اس لائق نہ تھے کہ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی بنائے جاتے۔ رب تعالیٰ جل جلالہ نے اتنا بڑا کرم فرمایا کہ ہم اس کا شکرادا نہیں کرسکتے۔

لیکن کم از کم اتنا ہو جائے کہ ہم آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوشی کا اظہار کریں۔ اللہ کریم جل جلالہ کے حکم کے مطابق زندگی بسر کریں، اس کی نافرمانی سے بچیں اور اس کے شکرگزار بندے بن جائیں۔

نوٹ: حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل خداوندی، رحمت خداوندی، نعمت خداوندی ہونے پر آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے دلائل دیکھنے کے لئے ملاحظہ ہو۔

(''حقائق میلاد النبی'' صفحہ 29تا47، اکبر بک سیلرز لاہور)

استحباب محفل میلاد پر تیسری اور چوتھی دلیل

ارشاد خداوندی ہے:

وَاشْكُرُوْالِىْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ٥

ترجمہ: اور میرا شکر کرو اور کفرانِ نعمت نہ کرو۔ (پارہ نمبر 2' سورۃ البقرہ آیت نمبر 152)

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے بندوں کو شکر کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِىْ لَشَدِيْدٌ٥

ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو میں ضرور بالضرور تمہاری نعمتوں میں اضافہ کروں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بہت سخت ہے۔

(پارہ نمبر 13' آیت نمبر 7 سورۃ ابراہیم)

مندرجہ بالا آیات طیبات سے یہ بات کھل کر سامنے آ گئی کہ انعامات واکرامات کے حصول پر شکر ادا کرنا نعمت کے نہ صرف باقی رہنے بلکہ اس میں اضافے کا سبب ہے اور اس کو بھلا دینا اور ناشکری کا مظاہرہ کرنا عذاب الٰہی کا حقدار بننے کے مترادف ہے۔

اب ذرا اس طرف بھی توجہ فرمائیے کہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعمت الٰہیہ اور رحمت ربانیہ ہونے اور دیگر اشیاء کے نعمت اور رحمت ہونے میں کیا فرق ہے؟

آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف یہ کہ سراپا نعمت ورحمت ہیں بلکہ باقی تمام انعامات اور رحمتوں کے وجود وسیلہ اور ان کی بقا کے ضامن بھی ہیں۔

جب عام نعمتوں کے حصول پر خوشی منانا ضروری اور لازمی اور ان کا کفران عذاب الٰہی کے مستحق بننے کا سبب ہے تو جو ہستی سب نعمتوں کی جان' سب انعامات کی وجہ تخلیق ہیں ان کی آمد پر اور ان کے حصول پر خوشی منانا کس قدر موکد اور واجب ہوگا اور اس کی

اہمیت کتنی زیادہ ہوگی؟

ایک ایمان افروز نکتہ:

فضل اور رحمت کے حصول پر خوشی منانے کو احکم الحاکمین ارشاد فرماتا ہے:

هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ۝

ترجمہ: اس سے بہتر ہے جو تم جمع کرتے ہو۔ (پارہ نمبر 18 سورت یونس آیت 58)

اب جمع دو چیزیں ہوسکتی ہیں: (1) عالم دنیا کے لئے مال و دولت (2) آخرت کے لئے اعمال صالحہ و نیکیوں کا ذخیرہ

احاکم الحاکمین جل جلالہ کا ارشاد ہے کہ فضل رحمت کے حصول پر خوشی کا اظہار کرنا اس سے بہتر ہے جو تم جمع کرتے ہو۔

تو مطلب یہ نکلا کہ اس نعمت عظمیٰ و نعت کبریٰ کے حصول پر خوشی کا اظہار کرنے پر جو تمہارا مال خرچ ہوگا وہ اس مال سے بہتر ہے جو تم دنیا کے لئے جمع کرتے اور آمد محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی والی نیکی ان تمام نیکیوں سے بہتر ہے جو تم آخرت کے لئے جمع کرتے ہو۔

استحباب محفل میلاد پر پانچویں دلیل:

اللہ کریم جل جلالہ نے قرآن مجید فرقان حمید میں کئی مقامات پر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کا حکم فرمایا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ

اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔ (پارہ نمبر 26، سورۃ فتح آیت نمبر 9)

مزید دیکھئے

پارہ نمبر 18 سورت النور آیت نمبر 63، پارہ 5 سورۃ النساء آیت 65، پارہ 22 سورۃ احزاب آیت 36، پارہ 19 سورۃ اعراف 57، پارہ 6 سورۃ مائدہ آیت 12

ان مقامات پر خالق مصطفیٰ جل وعلاو صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر' ادب واحترام کا حکم فرمایا ہے اور علامہ حقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ومن تعظیم عمل المولد اذلم یکن فیه منکر

اور میلاد شریف منانا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں سے ہے بشرطیکہ اس میں کوئی خلاف شرع کام نہ ہو۔

(تفسیر روح البیان جلد 9 صفحہ 56 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان' جواہر البحار جلد 2 صفحہ 308' دار الکتب العلمیہ' بیروت لبنان)

استحباب محفل میلاد پر چھٹی دلیل

امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ کتاب المنامات میں بسند حسن روایت کرتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی۔ ابوبکر نے عن أبو بکر بن سهل تمیمی عن عبدالرزاق عن معمر عن زینب بنت ابی سلمه عن ام سلمه' آپ فرماتی ہیں کہ "ابولہب کو اس کے مرنے کے بعد بعض گھر والوں نے اس کو خواب دیکھا تو وہ کہنے لگا کہ تمہارے بعد میں نے کوئی راحت نہیں سوائے اس کے اور اپنے انگوٹھے کی طرف اشارہ کیا (اس سے میٹھا پانی نصیب ہوتا ہے) وہ اس لئے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

(موسوعہ ابن ابی الدنیا جلد 3 صفحہ 76 دار الحدیث 236 دار لتوفیقیہ للتراث مصر)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "مسالک الحنفا" میں علامہ زرکشی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

ابولہب کے عذاب میں ہر پیر کو کمی ہوتی ہے اس لئے کہ اس نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

وانها هی کرامة له صلی الله علیه وسلم

اور یہ سب عزت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ہے۔

(الحاوی للفتاوی جلد 2 صفحہ 197 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

اس حدیث کے ماتحت شیخ الاسلام، الامام شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ القوی اپنے رسالے ''حکم اطعام الطعام'' میں ابن الجزری اور علامہ ناصر الدین دمشقی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے موقع پر خوشی منانے کے اجر میں اس کافر ابولہب کے عذاب میں کمی کردی گئی حالانکہ اس کی مذمت میں قرآن پاک کی ایک پوری سوت نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو ایک اننے والے اس مسلمان امتی کے اجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی مناتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنی بساط اور طاقت کے مطابق صدقہ و خیرات کرتا ہے۔ خدا کی قسم! ایسے مسلمان کی جزا یہ ہے کہ اللہ کریم جل جلالہ ایسے بندے کو اپنے فضل عمیم سے جنت میں داخل فرمائے گا۔

(الرسائل الخمس ترجمہ بنام رسائل امام عابد سندھی صفحہ 30-129 مکتبہ غوثیہ کراچی)

خیال رہے کہ ہم یہ نہیں دیکھتے کہ یہ خوشی کس نے منائی بلکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس پر انعام کس نے عطا فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو یہ کام پسند نہ ہوتا تو اتنے بڑے کافر کو جس کی مذمت میں پوری سورت نازل فرما چکا تھا اتنا اجر عطا نہ فرماتا' یاد رہے کہ اجر و ثواب' عذاب میں کمی پسندیدہ کاموں پہ ہوتی ہے نا کہ ناپسندیدہ کاموں پر۔

نوٹ: حدیث ثویبہ پر مزید تحقیق و تفصیل کے لئے دیکھئے راقم الحروف کی کتاب ''حقائق میلاد النبی''، صفحہ 94-77 پر اس حدیث کے 60 حوالہ جات از کتب معتبرہ اور تمام اعتراضات کے مسکت جوابات' مطبوعہ اکبر بک سیلرز لاہور

استحباب محفل میلاد پر ساتویں دلیل:

حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر پیر شریف کو روزہ رکھا کرتے' بارگاہ نبوت میں عرض کیا گیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس دن روزہ کیوں رکھتے ہیں

توجواباً شاہ خوباں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

فیہ ولدت وفیہ انزل علی

ترجمہ: میں اسی دن پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پروحی نازل کی گئی

(صحیح مسلم صفحہ 520 رقم الحدیث 2742' دارالمعرفہ بیروت 2010ء' سنن ابو دائود جلد 2 صفحہ 441 رقم الحدیث 2426 دارالمعرفہ بیروت 2001ء' مستدرك علی الصحیحین جلد 2صفحہ 658 رقم الحدیث 4179' دارالکتب العلمیہ بیروت سنن الکبریٰ بیہقی جلد 4 صفحہ 702 رقم الحدیث 8434 دارالحدیث قاھرہ مصر' مسند احمد جلد 2' صفحہ 713 رقم الحدیث22908 بیت الافکار الدولیہ اردن

گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ان احسانات پر خوشی کا اظہار کیا کہ اس نے مجھے دولت وجود سے نوازا اور نبوت ورسالت کا تاج بھی میرے سر پر سجایا۔

فوائد حدیث:

اس حدیث پاک میں اگر غوروفکر کیا جائے اور تدبر وتفکر سے کام لیا جائے تو درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سوموار کو روزہ رکھتے تھے بلکہ یوں کہہ لیجئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر آٹھویں دن اپنے میلاد کی خوشی مناتے تھے اگر ہر آٹھویں دن میلاد کی خوشی منانا سنت ہے تو سال بعد اس دن پر خوشی منانا کیسے بدعت ہو گیا؟ اس مبارک کام کو جسے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید حاصل ہو بدعت کا نشانہ کیونکر بنایا جاسکتا ہے؟

(2) اس حدیث پاک سے ان لوگوں کا رد بھی ہو گیا جو غلامان مصطفیٰ پر اعتراض کرتے ہیں کہ تم ہر سال خوشی مناتے ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال پیدا ہوتے ہیں؟

ہم ان سے جواباً یہ عرض کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سوموار کو روزہ رکھتے تھے اور پوچھنے پر جواب دیتے ہوئے یہ وجہ ارشاد فرمائی کہ (فیہ ولدت وفیہ انزل علی) میں اس دن پیدا ہوا اور اس دن مجھ پر وحی نازل ہوئی' تو کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سوموار کو پیدا ہوتے تھے؟ اور ہر سوموار کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی؟

جب ایسا نہیں اور اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کے لوٹ آنے پر اظہار تشکر کر رہے ہیں تو ہمارا بھی اس دن کی آمد پر تشکر کرنا عین رضائے الٰہی اور سنت رسول کا آئینہ دار ہوگا۔

اس مقام پر یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہئے کہ جب کسی مقام' کسی زمانے' کسی گھڑی یا کسی لمحے کو کسی انعام واکرام اور رحمت و برکت کے حصول ونزول سے تعلق ہو جائے تو جب بھی وہ زمانہ' وہ گھڑیاں اور وہ ساعتیں لوٹ کر آتی ہیں تو وہ برکتیں اور رحمتیں ان کے ساتھ ہوتی ہیں۔

حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر سوموار کو روزہ رکھنا اور جواب میں مذکورہ الفاظ کا ارشاد فرمانا اس کی واضح دلیل ہے۔

آیئے اس دعوے کو قرآن مجید فرقان حمید برہان رشید کی عدالت میں پیش کرتے ہیں کہ نعمت اور رحمت کا کسی زمان ومکان سے تعلق اسے ہمیشہ کے برکت وعزت والا بناتا ہے کہ نہیں؟

دلیل اول:

خالق مصطفیٰ جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

رمضان وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوگیا۔

(پارہ نمبر 2' سورۃ البقرہ آیت نمبر 185)

ہم معترضین سے پوچھتے ہیں کہ کیا قرآن مجید ہر رمضان المبارک میں نازل ہوتا ہے؟ جب ایسا نہیں ہے اور ایک دفعہ نزول قرآن کی بدولت قیامت تک کے لئے یہ ماہ مبارک دیگر مہینوں سے ارفع واعلیٰ اور ممتاز ٹھہرا تو جس دن صاحب قرآن، سید الانبیاء، احمد مجتبیٰ، جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ورود مسعود ہوا وہ گھڑیاں، وہ وقت، وہ دن اور وہ مہینہ کیوں نہ ہمیشہ کے لئے برکت کا منبع ٹھہریں گی؟

دلیل سوئم:

خالق کائنات جل وعلا نے ارشاد فرمایا:

اِنَّآ اَنْزَلْنٰـهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ٥

ترجمہ: بے شک ہم نے قرآن مجید کو قدر والی رات میں نازل کیا۔

(پارہ نمبر 30 سورۃ القدر، آیت نمبر 1)

مقام غور ہے کیا ہر لیلۃ القدر کو قرآن نازل ہوتا ہے؟ جب یقیناً ایسا نہیں اور اس کے باوجود اس رات کی برکت اور قدر ومنزلت ہمیشہ برقرار رہے گی تو وہ رات جس میں آمد مصطفیٰ ہوئی کیوں برکتوں اور سعادتوں سے خالی ہوگی؟

یقیناً وہ گھڑیاں بھی فضائل وبرکات سے معمور ہوں گی۔

لیلۃ المیلاد اور لیلۃ القدر:

اہل عشق ومحبت کا نظریہ تو یہ ہے کہ شب ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر سے افضل ہے۔

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ حسین دیار بکری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ، اور سید عابد دیو بندی صاحب لکھتے ہیں کہ

شب میلاد تین وجوہات کی بنا پر شب قدر سے افضل ہے۔

(i) میلاد شریف کی رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی رات ہے اور لیلۃ القدر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی ہے اور جس کو مشرف ذات کی وجہ سے شرف حاصل ہو وہ اس سے زیادہ شرف والی نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ اس ذات کو عطا کی گئی ہے اور اس بابت میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ بس اس لحاظ سے شب میلاد شب قدر سے افضل ہے۔

2- لیلۃ القدر کو شرف اس لئے حاصل ہے کہ اس میں فرشتے اترتے ہیں اور میلاد شریف کی رات اس لئے افضل ہے کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوئے اور جس ذات کی وجہ سے شبِ میلاد شریف افضل ہے وہ ذات فرشتوں سے افضل ہے جن کی وجہ سے لیلۃ القدر کو شرف حاصل ہو یہی زیادہ پسندیدہ قول ہے۔

3- شب قدر میں صرف امت محمدیہ پہ فضل ہوتا ہے جبکہ میلاد شریف کی رات اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا پس اس طرح تمام مخلوق کو نعمت حاصل ہوئی لہٰذا اس رات کا نفع عام ہوا اور یہ رات افضل قرار پائی۔

تو اے ربیع الاول! تو کس قدر عظمت والا ہے اور تیری راتیں کس قدر قابل احترام ہیں گویا کہ موتیوں کے ہار ہیں۔

(فتاویٰ عبدالحی جلد اول صفحہ94-93-92 میر محمد کتب خانہ کراچی' زرقانی مع المواہب جلد اول صفحہ 256-255' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' زرقانی علی المواہب' جلد اول صفحہ 256-255 دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2012ء' تارالخمس جلد اول صفحہ 363 دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' جواہر البحار جلد 3 صفحہ 24 ' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 1998ء' نشر الدرر علی مولد ابن حجر مطبوعہ در رسائل میلاد مصطفیٰ صفحہ 123 قادری رضوی کتب خانہ لاہور' جواہر البحار جلد دوم صفحہ 94' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 1998ء' سید عابد دیوبندی رحمۃ للعالمین صفحہ 131 صفحہ سعید اینڈ سنز تاجران کتب قرآن محل کراچی)

سیدنا امام احمد بن حنبل کا ایمان افروز ارشاد:

سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ جو کہ اہلسنّت کے ائمہ فقہ میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ جمعۃ المبارک کی رات لیلۃ القدر سے افضل ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس رات حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اقدس حضرت سیدنا

عبداللہ رضی اللہ عنہ کی صلب اقدس سے حضرت سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ عنہ کے شکم اطہر میں منتقل ہوا۔

(اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد دوم صفحہ 617 فرید بکسٹال لاہور' مدارج النبوت جلد دوم صفحہ 30' ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور' جذب القلوب صفحہ 317' اکبر بک سیلرز لاہور' شیخ فتح اللہ بنانی مولد خیر خلق اللہ 158 مطبوعہ بیروت)

مقام غور وفکر ہے کہ جس رات میں نور اقدس ایک پردے سے دوسرے پردے میں منتقل ہوا۔ وہ لیلۃ القدر سے افضل ہے تو جس رات میں وہ نور حق نما پردوں سے نکل کر چشم انسانیت کے سامنے جلوہ افروز ہوا اور تمام عالم کو روشن و منور کرنے لگا۔ اس رات کی عظمتوں کا کیا عالم ہوگا؟

مقام شب ولادت شیخ محقق کی نظر میں:

عاشق رسول' فنا فی الرسول' محقق علی الاطلاق' مسلمہ بین الفریقین' شیخ محقق' حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شب ولادت کی شب قدر پر فضیلت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

قد صرح بہ العلماء ۔یعنی یہ صرف میرا نظریہ نہیں بلکہ مجھ سے قبل علمائے اعلام اس کی صراحت بیان کر چکے ہیں۔ (مدارج النبوت جلد 2' صفحہ 30 ضیاء القران پبلی کیشنز لاہور)

عظمت شب میلاد ابن کثیر کی نظر میں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کی شب عظمت و شرافت والی اور مومنین کے لئے برکت وسعادت والی شب تھی' پاک اور طاہر شب تھی' جس کے انوار ظاہر وعیاں تھے اور جو بڑی بزرگی اور قدر ومنزلت والی شب تھی' اس شب میں اللہ تعالیٰ نے اس محفوظ و پوشیدہ جوہر کو ظاہر فرمایا جس کے انوار ہمیشہ سے نکاح کے ذریعے شریف صلب سے طاہر وعفت والے رحم میں منتقل ہوتے رہے۔

(عمادالدین ابن کثیر' مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 29' جمعیت اشاعت اہلسنت کراچی)

عظمت شب ولادت سید عابد دیو بندی کی نظر میں:

سید عابد دیو بندی لکھتے ہیں کہ:

شب قدر کی ایک رات کی عبادت کا ثواب ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہونا کہ جس کے 80 برس ہوئے یہ نص قرآن سے ثابت ہے مگر شب ولادت میں کوئی خاص عبادت یا عبادت کا خاص ثواب کسی حدیث یا آیت میں نہیں آیا لیکن اس میں بھی شب ولادت کی بزرگی ثابت ہوتی ہے۔

غور کیجئے عابد بمنزلہ مزدور کے ہیں اور شب قدر میں عابدوں کی عبادت کا ثواب بے انتہا ترقی کرتا ہے اور شب ولادت میں کوئی عبادت نہیں ہے۔ بلا عبادت اور بلا محنت اور بلا مزدوری کے اس ولادت مبارکہ کی رات میں شرف اور بزرگی موجود ہے۔

اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک بادشاہ اور ایک مزدور ہو۔ اب کسی خاص خوشی کے وقت میں بادشاہ اس مزدور کی مزدوری میں دو چند نفع کر دیتا ہے مگر وہ نفع اور کچھ بادشاہی خزانوں کے برابر نہیں ہو سکتی' خواہ کتنی ہی مزدور مزدوری کرے گا مگر بادشاہی خزانے کہ جو بادشاہ کو بلا مشقت ملے ہیں وہ خزانے ہر حال میں اس مزدوری اور انعام سے بے انتہا زیادہ ہوں گے۔

سو اب سمجھ لیجئے کہ شب ولادت میں خدا تعالیٰ نے شاہی خزانے عطا کیے اور شب قدر میں مزدوروں کو مزدوری اور انعام عطا فرمایا۔ اب یہاں سے شب قدر اور ولادت مبارک کا فرق معلوم کر لیجئے۔

نکتہ:

شب ولادت میں بظاہر کوئی عبادت یا کوئی ظاہر کا عمل کا ثابت نہیں ہے اور شب قدر عبادت کرنا ثابت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ شب قدر میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم وجود باوجود ایمان کا جز ہے کیونکہ ایمان پہلا جزلآ اللہ

الا اللہ ہے اور دوسرا جز محمد رسول اللہ ہے اور ظاہر ہے کہ ایمان میں کوئی عمل داخل نہیں ہے لہٰذا اس ولادت مبارکہ کی رات میں کوئی خاص عبادت یا عمل وارد نہیں ہے۔

نکتہ:

شب ولادت تمام انبیاء کرام اور مرسلین علیہم السلام کے بادشاہ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی رات ہے اور ہمیشہ سے یہی دستور ہے کہ بادشاہوں کی پیدائش کے دن تعطیل اور چھٹی دی جاتی ہے اور شب قدر رب العزت جل جلالہ کے دربار کی حاضری کے وقت نوکروں اور غلاموں کو ہمیشہ سے زیادہ سخت نوکری دینی پڑتی ہے۔

اور لباس و انتظام بھی اور دنوں کے اعتبار سے زیادہ سخت رکھنا پڑتا ہے۔ پس مولا کے دربار کی حاضری کا لباس اور انتظام عبادت کی کثرت ہے سبحان اللہ اس غرض سے شب قدر میں اور دنوں سے عبادت ثابت ہوئی اور شب ولادت مبارکہ میں محض تعطیل اور چھٹی دی گئی، یہی سبب ہے کہ شب ولادت میں کوئی عبادت منقول و مسنون نہیں ہوئی۔ (رحمۃ للعالمین صفحہ 33-132 محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب کراچی)

نوٹ: اس کتاب پر مولوی عبدالعلی دیوبندی، مفتی کفایت اللہ دہلوی، مولوی انور شاہ کشمیری، سید اصغر حسین دیوبندی، شبیر احمد عثمانی، مولوی حبیب الرحمٰن دیوبندی، احمد سعید دہلوی، اعزاز علی دیوبندی عبدالشکور فاروقی لکھنوی، مفتی علی محمد تراجی، مولوی فتح محمد، مولوی عبدالمنعم دیوبندی، مولوی عبدالقادر، ایسے کا ابرین علماء دیوبند کی تقریظات بھی موجود ہیں۔

عظمت ماہ نور شریف:

عظیم حنفی محدث ملا قاری علیہ رحمۃ الباری سید احمد عابدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ربیع الاول کا مہینہ اسلام میں بہت افضل ہے اور اس کی فضیلت تمام بقیہ مہینوں پر فوقیت رکھتی ہے۔

یہ مہینہ ایک بہار میں دوسری بہار اور دوسری بہار میں تیسری بہار ہے اور ایک نور سے اوپر دوسرا نور اور اس کے اوپر تیسرا نور ہے۔

(المورد الروی فی المولد النوی صفحہ 21 مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور، شرح مولد ابن حجر مطبوعہ در رسائل میلاد مصطفیٰ صفحہ 121، قادری رضوی کتب خانہ لاہور، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد 3، صفحہ 422، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

پس اے مبارک مہینے! تیرے شرف اعزاز پہ قربان! اس کی راتوں کے احترام و حرمت پر جاں نثار جو تسبیح کے پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں اور قربان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر کہ ایسا چہرہ کسی پیدا ہونے والے کا روشن نہ ہوگا۔ اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینے! تیرے ہی سبب سے روحوں کو راحت اور جسموں کو چین موسم بہار سے ہمیں ملتا ہے۔

اے ولادت باسعادت! جو تمام ولادتوں سے اعلیٰ شرف رکھتی ہے اور تمام سراروں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی وجہ سے تمام ولادتوں کی سردار ہوگی۔ ہمیشہ تیرا نور کائنات میں چمکتا پھیلتا رہے گا۔

اس مہینہ کو لوگ عیدوں کی طرح عید جانیں گے۔ ہر سال ماہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں روایات سن کر ہمارے دل خوش ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والا یہی پسند کرتا ہے۔

اور اس کا شوق یہی تقاضا کرتا ہے کہ ایسی مجالس میں بھرپور شوق وذوق سے شرکت کرے۔

(نثر الدرر شرح مولد ابن حجر در رسائل میلاد مصطفیٰ صفحہ 123-122 قادری رضوی کتب خانہ لاہور، جواہر البحار جلد 3 صفحہ 423۔ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

دیوبندی حضرات کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ

تاہم ربیع الاول کو اس خاص حیثیت سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں ولادت ہوئی صورۃً رمضان المبارک پر فضیلت حاصل ہے۔

(مواعظ میلاد النبی صفحہ 21 'ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

جب ربیع الاول شریف کی رمضان المبارک پر فضیلت ثابت ہوگئی تو لیلۃ المیلاد کی فضیلت لیلۃ القدر پر خود بخود ثابت ہوگی۔

ربیع الاول میں ولادت کی حکمت:

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ حرمت والے مہینے باقی مہینوں سے افضل ہیں لیکن ان میں حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ نہیں ہوئی اور نہ ہی مہینوں کے سردار رمضان المبارک میں ہوئی۔

تو علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اللہ کریم جل جلالہ نے اس اعتراض کو اور اس وہم کو دور کرنا تھا کہ کل کو کوئی یہ نہ کہے کہ محرم' رجب' ذوالحج یا رمضان عظمت والے مہینے تھے لہٰذا ان کی نسبت کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شان ملی۔

اس لئے خالق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے محبوب کریم علیہ السلام کو اس مہینہ میں پیدا فرمایا جسے پہلے کوئی شرف حاصل نہ تھا' اس مہینہ میں حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرما کے رب کریم نے واضح فرما دیا کہ اے دنیا والو! میرا محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم ''زمانہ'' سے شرف لینے نہیں بلکہ شرف عطا فرمانے آیا ہے۔

یہی وجہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کی شب پیدا نہ فرمایا گیا اور نہ جمعہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی بلکہ سوموار کو ہوئی جو کہ پہلے غیر مشرف تھا' جب سوموار کو حضور شہنشاہ حسنان عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو نسبت مصطفیٰ نے اس سوموار کو ''پیر'' بنا دیا۔

نکتہ:

اس سے معلوم ہوا کہ ''پیر'' وہی ہوتا ہے جسے نسبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہو اور مدینہ منورہ میں دفن ہونے میں بھی یہی راز تھا کہ مکہ تو پہلے ہی شان والا ہے اگر

وہاں تدفین ہوتی تو ایک تو مدینہ شریف کو اعزاز نہ ملتا اور دوسرا یہ شبہ پیدا ہوتا کہ مکہ شریف کی برکت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام ملا اس لئے احکم الحاکمین جل جلالہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدفن مدینہ منورہ بنایا' اب اس کو یہ مقام ملا کہ جونہی وہ جسد انور سے ملی عرش اعظم سے بھی افضل ہوگئی۔ دیکھئے۔

(مداہب اللدنیہ مع زرقانی جلد اول صفحہ 248' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' زرقانی علی المواہب جلد اول صفحہ 248' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' جواہر البحار جلد 3' صفحہ 422' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' نشر الدار علی مولد ابن حجر در رسائل میلاد مصطفیٰ صفحہ 118-117 قادری رضوی کتب خانہ لاہور' ابن الحاج' المدخل جلد اول صفحہ 298' مطبوعہ قاہرہ مصر' جواہر لابحار جلد دوم صفحہ 96 دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' حجۃ اللہ علی العالمین جلد اول صفحہ 384 ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

عظمت شب ولادت:

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے سید احمد عابدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ بعض شوافع سے نقل کیا کہ

تمام راتوں سے افضل واعلیٰ وہ رات ہے جس رات میں حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی' اس کے لیلۃ القدر' پھر شب معراج پھر شب عرفہ'......

(نشر الدرر علی مولد ابن حجر در رسائل میلاد مصطفیٰ صفحہ 129۔ قادری رضوی کتب خانہ لاہور' جواہر البحار جلد 3' صفحہ 426' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

پیر کے دن جہانوں کا پیر آ گیا:

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

جمعہ کے دن جس میں حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق کیا گیا۔ اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ بندہ جو بھلائی مانگے اللہ کریم عطا فرماتا ہے' جب تخلیق آدم علیہ السلام کا دن اتنی شان والا ہے تو ولادت حبیب خدا کا دن کتنی شان والا ہوگا۔

(تاریخ الخمس جلد اول صفحہ 361 دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' مواہب اللدنیہ مع زرقانی جلد

اول صفحہ 429' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

اکرام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

اللہ تعالیٰ نے پیر کے دن جو کہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن ہے' مسلمانوں پر کوئی زائد عبادت فرض یا واجب نہ فرمائی جیسا کہ جمعہ بنایا گیا' جس دن حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی مثلاً جمعہ شریف کی نماز اور خطبہ وغیرہ۔

یہ بھی اللہ کریم جل جلالہ نے اپنے محبوب کریم علیہ السلام کی عزت افزائی کے لئے کیا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر تکلیف شرعی میں کمی کردی گئی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود با مسعود کائنات کے لئے رحمت ہے۔

(مواہب اللدنیہ مع زرقانی جلد 1 صفحہ 249' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' جواہر البحار جلد 3 صفحہ 426' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' شرح مولد ابن حجر در رسائل میلاد مصطفیٰ صفحہ 129 قادری رضوی کتب خانہ لاہور' تاریخ الخمیس جلد 1 صفحہ 361' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

ابن رجب کا ایمان افروز کلام:

حدیث صوم الاثنین کے تحت کلام طویل ہو گیا آخر میں ہم اس حدیث کے تحت حافظ ابن رجب حنبلی کا کلام قارئین کے استفادہ کے لئے نقل کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ

اس امت پر تمام نعمتوں سے بڑی نعمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہے حتیٰ کہ زمین و آسمان' شمس و قمر ہوا۔ دن اور رات' نزول بارش وغیرہ' یہ وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے پیدا فرمائیں جس میں کافر بھی شامل ہیں۔ لیکن رسالت محمدی دنیا و آخرت کی سب سے بڑی نعمت ہے' جس سے وہ دین مکمل ہوا جو رب کا پسندیدہ دین

ہے اور دنیاوآخرت کی سعادتیں اس سے وابستہ ہیں۔

(لطائف المعارف صفحہ 135 'دارالحدیث قاہرہ مصر)

استحباب میلاد پر ساتویں دلیل:

جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ محرم الحرام شریف کی دس تاریخ کو روزہ رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہافیہ نجی اللہ موسی ۔ اللہ تعالیٰ نے اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دشمن سے نجات عطا فرمائی۔ وہ ہمارے آباؤ اجداد کو ساتھ لے کر بحر قلزم سے سلامتی کے ساتھ پار نکل گئے اور فرعون اپنے لشکر سمیت غرق ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی پر اور ہمارے آباؤ اجداد پر جو انعام فرمایا تھا ہم اس کے شکریہ کے طور پر روزہ رکھتے ہیں۔

ان کا جواب سن کر نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: نحن احق بموسی منکم ۔ تمہاری نسبت ہمارا تعلق موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ ہے' اگر تم ان کے اس اکرام کی خوشی میں روزہ رکھتے ہو تو ہم بھی روزہ رکھیں گے۔

بعد میں صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا اس طرح ہماری اور ان کی عبادت میں مشابہت ہو جائے گی تو حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے ہیں تم دو دن رکھ لیا کرو تا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ قلبی تعلق اور محبت کا اظہار بھی ہو جائے اور یہودیوں سے امتیاز بھی حاصل ہو جائے۔

(صحیح بخاری جلد دوم جلد صفحہ 525 رقم الحدیث 3943 فرید بک سٹال لاہور' صحیح بخاری جلد دوم صفحہ 846 رقم الحدیث 4680 ' فریک بک سٹال لاہور' صحیح بخاری جلد دوم صفحہ 891 رقم الحدیث 4737 فرید بک سٹال لاہور' صحیح مسلم صفحہ 505 رقم الحدیث 2651 ' دارالمعرفہ بیروت لبنان' صحیح مسلم صفحہ 505 رقم الحدیث 2653 ' دارالمعرفہ بیروت لبنان' ابوداؤد جلد دوم صفحہ 447 رقم الحدیث 2444 دارالمعرفہ بیروت لبنان' المعجم الاوسط جلد 5 صفحہ 181 رقم

الحدیث6992دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ 450رقم الحدیث 1734 فرید بکسٹال لاہور' مسند حمیدی صفحہ 369 رقم الحدیث 543 پروگریسو بکس لاہور' شرح معانی الآثار جلد دوم صفحہ 239 فرید بکسٹال لاہور' مسند احمد بن حنبل جلد اول صفحہ 278 رقم الحدیث 2832 بیت الافکار الدولیہ اردن' مسند ابی یعلیٰ جلد دوم صفحہ 322 رقم الحدیث 2570' دارالفکر بیروت لبنان' سنن الکبریٰ بیہقی جلد 4 صفحہ 693 رقم الحدیث 8409 دارالحدیث قاہرہ مصر' مصنف عبدالرزاق جلد 7 صفحہ 117 رقم الحدیث 12452 مطبوعہ کراچی' سنن دارمی صفحہ 282 رقم الحدیث 1800 مکتبۃ الطبری مصر' تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ 160' ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

منکرین ومعترضین محفل میلاد سے سوال یہ ہے کہ تم محبت مصطفیٰ کے دعوے دار ہو اور اس محبت میں ہم سے آگے ہونے کا دعویٰ کرتے ہو تو پھر چاہیے تھا کہ تم دو دن میلاد مناتے' تم نہ صرف ترک کرتے ہو بلکہ الٹا اس پر اعتراضات کا سلسلہ بنائے ہوئے ہو۔

اس کا مطلب اور مفہوم یہ بنتا ہے کہ تم کسی طور پر بھی اپنا تعلق ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر اور ثابت نہیں کرنا چاہتے کیونکہ حدیث پاک نے ہمیں یہ ضابطہ دیا ہے کہ جس کسی کو جتنا تعلق زیادہ ہوتا ہے وہ اس ملنے والے انعامات کی خوشی اتنی ہی زیادہ مناتا ہے اور محبت کے مطابق اس پر اظہار مسرت کرتا ہے۔

فوائد حدیث:

(1) مدینہ شریف زادشرفیہ و تعظیمہ کے یہودی جس انعام پر اظہار تشکر کر رہے تھے وہ انہیں حاصل نہیں ہوا تھا بلکہ حقیقتاً وہ انعام ان کے آباؤ اجداد کو حاصل ہوا تھا۔ ادھر حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک وہ انعام ہے جس سے ہمارے مسلمان آباؤ بھی مستفید ہوئے ہم بھی ہو رہے ہیں اور ہماری آنے والی نسلیں بھی ہوتی رہیں گی۔

(2) وہ انعام جو یہودیوں پر ہوا تھا وہ مادی اور جسمانی تھا اور یہ انعام روحانی ہے اس انعام کی بدولت ان کی جان محفوظ ہوئی اور یہ انعام جان عزت' آبرو' مال' قرآن اور

رحمان جل جلالہ کی معرفت اور ملنے کا وسیلہ ہے۔

(3) وہ انعام ایک خاص وقت میں ملا اور یہ انعام ابدی اور سرمدی ہے اور یہ وہ حبیب ہیں جنہوں نے قبر کی اندھیری کوٹھڑی اور محشر کی ہولنا کیوں میں دست گیری فرمانی ہے۔

(4) اس انعام پر شکر یہ وہ قوم کر رہی ہے جس کا الھڑپن، جس کی رذالت، بے حسی اور احسان فراموشی کا قرآن مجید گواہ ہے، جس نے ساری زندگی اپنے پیغمبر کو پریشان کیے رکھا اور مشکل حالات میں ساتھ چھوڑ کر پیغمبر کو اکیلا دشمن کی طرف بھیج دیا، دوسری طرف وہ امت ہے جو کہ خیر الام اور خاتم لامم کے معزز تاج سے سرفراز کی گئی ہے تو لامحالہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے اس عظیم ترین انعام پر شکر بجالانا بہت زیادہ لازم اور ضروری ہے۔

(5) سب سے اہم بات یہ ہے کہ ان کے اس فعل کو تائید نبوی حاصل ہوئی اور حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اس کو دیکھ کر خاموشی ہی اختیار نہیں فرمائی بلکہ خود بھی عمل فرمایا اور اہل اسلام کو بھی عمل کا پابند بنا دیا بلکہ مشابہت والے وہم کو دور کرنے کا حکم دیا اس عمل کو ترک نہیں کیا۔

صدیق بھوپالی کی عبادت:

غیر مقلدین کے مشہور و معروف عالم نواب صدیق حسن خان بھوپالی عاشوراء کے روزے والی حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ جاہل لوگوں نے اس حدیث کے تحت عاشورہ کے روزے پر قیاس کر کے محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جواز پر استدلال کیا ہے۔

(السراج الوہاج جلد 3 صفحہ 64 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حالانکہ اس حدیث سے حافظ ابن حجر عسقلانی، علامہ جلال الدین سیوطی، علامہ محمد بن یوسف صالحی علامہ ابن عابدین شامی اور دیگر جید علماء اہلسنّت نے استدلال کیا ہے۔

حیران کن بات ہے کہ جب اتنے بڑے بڑے آئمہ حدیث جاہل ہیں تو عالم کون؟
محترم قارئین! آپ نے ان کا جہالت کا معیار دیکھا کہ جو جواز میلاد پر حدیث سے استدلال کرے وہ جاہل ہے۔

آپس میں نہیں بنتی:

بھوپالی صاحب نے ان ابن حجر عسقلانی کو جاہل کہہ دیا ہے اور غیر مقلدین کے دوسرے بڑے عالم جناب وحید الزمان صاحب لکھتے کہ حافظ ابن حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے اک معجزہ ہیں۔

ملاحظہ ہو:

(تیسیر الباری جلد 7 صفحہ 181، تاج کمپنی لاہور)

محفل میلاد مصطفیٰ اور اقوال علماء:

علامہ سید احمد عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سچا ہے اس خوش کن مہینہ سے خوشی حاصل کرے۔ اس میں ایسی محفلیں منعقد کرے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد پاک سے صحیح واقعات وروایات پڑھی سنی جائیں، ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائے اور اس ذات پر صلوٰۃ وسلام کی برکت سے اسے جنت میں داخل مل جائے۔

(شرح مولد ابن حجر در رسائل میلاد مصطفیٰ صفحہ 122۔ قادری رضوی کتب خانہ لاہور، جواہر البحار جلد 3 صفحہ 423، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

محفل میلاد اور علامہ ابن ناصر الدین دمشقی:

علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ بن محمد القیسی الدمشقی المعروف ابن ناصر الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 842ء لکھتے ہیں کہ

اورلوگ ہر سال حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف سن کر راحت حاصل کرتے ہیں اور یہ بدعت حسنہ ہے اور لوگ ہر سال ایسا کرتے ہیں، خوشی اور سرور کا اظہار کرتے ہیں۔ ربیع الاول شریف میں اور اسی طرح مکہ شریف، مدینہ منورہ، مصر، شام اور دیگر بلاد اسلام میں ہوتا ہے، عبارت ملاحظہ ہو۔

وترتاح فی کل عام الی سماع حدیث مولده علیه افضل الصلاة والسلام وقد صار ذلك لهم بدعة حسنة یهمون بها فی کل سنة ویظهرون لذلك الضرح والسرور فی شهر ربیع الاول دون بقیة الشهود، وذلك بمكة والمدینة، مصر والشام، وغیرها فی بلاد الاسلام

(جامع الآثار فی مولد النبی المختار جلد اول صفحہ 18-17 دار الکتب العلمیہ بیروت)

محفل میلاد اور علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری:

عظیم حنفی محدث، شارح مشکوٰۃ و مسند امام اعظم، مفسر قرآن، شارح قصیدہ بردہ وفقہ الاکبر، علامہ علی قاری ہروی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

ہمارے مشائخ کے شیخ بحر العلوم علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں کئی سال محفل میلاد میں شرکت سے مشرف ہوتا رہا اور مجھے معلوم ہوا کہ یہ محفل پاک کتنی برکتوں والی ہے اور بار بار میں نے مقام مولد کی زیارت کی ہے اور مجھے بہت فخر حاصل ہوا ہے۔

فرمایا: مولد شریف کے عمل کی اصل تین فضیلت والے زمانوں میں کسی بزرگ سے منقول ہیں اور یہ عمل بعد میں نیک مقاصد کے حصول کے لئے شروع ہوا اور اس میں خلوص نیت شامل ہے۔ پھر ہمیشہ اہل اسلام تمام علاقوں اور بڑے بڑے شہروں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے مہینے میں، محفلیں برپا کرتے ہیں اور عجیب و غریب رونقوں اور نئے نئے عمدہ عمدہ کا اہتمام اور ان دنوں طرح طرح کے صدقات و

خیرات کے ذریعے خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں اور نیکیوں میں اضافہ کرتے ہیں۔

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کا ثواب سمجھتے ہیں اوران پراس کی برکتیں اور عام فضل وکرم ظاہر ہوتا ہے اس سب کا تجربہ ہو چکا ہے جیسا کہ امام شمس الدین ابن الجزری المقری نے فرمایا کہ محفل میلاد پورے سال کے لئے امن وامان اور مقاصد کے حصول کے لئے مجرب ہے۔

(المورد الدروی فی مولد النبوی صفحہ 26 مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور)

بعض لوگ جب علامہ سخاوی کی یہ عبارت پڑھتے ہیں تو ان کی باسی کڑھی میں ابال آتا ہے اور کہتے ہیں کہ دیکھو دیکھو سخاوی نے کہا کہ قرون ثلاثہ میں نہیں تھا لہٰذا یہ بعد کی پیداوار ہے اور بدعت وحرام ہے جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

لیکن ہم ان حضرات کی خدمت میں عرض ہیں کہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تو کہا کہ محفل میلاد قرون ثلاثہ میں نہیں تھا لیکن کیا یہ بھی کہا کہ یہ شرک وبدعت اور ناجائز ہے؟ نہیں بلکہ علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ نے استحباب کا قول کیا اور خیر وبرکت کے حصول کا ذریعہ بتایا کیونکہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کوئی جاہل نہیں تھے بلکہ وہ علم کے سمندر تھے اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ کسی عمل کے جائز وناجائز ہونے کا تعلق زمانے سے نہیں، قرآن وسنت سے ہوتا ہے اس لیے آپ نے محافل میلاد سجانے والوں کی تعریف وتوصیف کی ہے۔

وجہ تصنیف:

حضرت علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ الباری فرماتے ہیں کہ

میں نے حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک میں حصہ ڈالنے کے لئے یہ کتاب لکھ دی تاکہ یہ معنوی اور صوری دعوت وضیافت ہو جائے کیونکہ میں ظاہری دعوت وضیافت کرنے سے عاجز ہوں اور میں نے اس کتاب کا نام "المورد الروی فی مولد النبوی" رکھا ہے۔

(المورد الروی فی مولد النبوی صفحہ 34 مرکز تحقیقات اسلام لاہور پاکستان)

امام فخر الدین رازی اور محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

وحید العصر، فرید الدہر، حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے بھی نمک، گندم یا کھانے کی کسی ایسی اور چیز پر حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پڑھاؤ تو اس میں اور ہر اس شے میں برکت ہوگی جو اس کھانے میں ملا دی جائے اور یہ کھانا اس وقت مضطرب اور بے قرار رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ اس کھانے والے کو بخش نہیں دے گا اور اگر حضور علیہ السلام کا میلاد شریف پانی پر ہی پڑھ جائے تو جو شخص اس پانی کو پئے گا اس کے دل میں ہزار نور اور رحمتیں بھر دی جائیں گی۔

اور ہزار کینے اور بیماریاں نکل جائیں گی جس دن سب کے دل مردہ ہو جائیں گے اس کا دل زندہ رہے گا اور جس شخص نے حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف سونے اور چاندی کے سکوں پر پڑھا اور درہم و دینار پر پڑھا پھر ان میں دوسرے دینار ملا دیئے تو ان میں بھی برکت ہو جائے گی۔ محفل میلاد منعقد کرنے والا کبھی محتاج نہیں ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے کبھی تہی دست نہیں ہوگا۔

(نعمۃ الکبریٰ علی العالم صفحہ 25 زاویہ پبلی کیشنز لاہور)

حضرت معروف کرخی اور محفل میلاد مصطفیٰ:

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جس نے حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کا اہتمام کیا۔ عزیز و اقارب کو جمع کیا، چراغاں کیا نئے کپڑے پہنے، خوشبو سلگائی اور عطر لگایا پر سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم کے لئے کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو انبیاء کے پہلے گروہ کے ساتھ اٹھائے گا اور وہ اعلیٰ علیین میں جگہ پائے گا۔

(نعمۃ الکبریٰ صفحہ 24 زاویہ پبلی کیشنز لاہور، اعانۃ الطالبین علی حل الفاظ فتح المعین جلد 3 صفحہ 414 دار الفکر بیروت لبنان)

حضرت خواجہ حسن بصری اور محفل میلاد:

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

مجھے یہ بات پسند ہے کہ کاش احد پہاڑ جتنا سونا ہے اور میں اسے حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد پر خرچ کروں۔

(نعمۃ الکبریٰ علی العالم صفحہ 24 زاویہ پبلشرز لاہور، اعانۃ الطالبین جلد 3، صفحہ 414، دار الفکر بیروت لبنان)

امام شافعی اور محفل میلاد:

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

جس نے اپنے دوست احباب کو محفل میلاد کے لئے جمع کیا، کھانے کا اہتمام کیا، خیرات و عطیات تقسیم کیے اور میلاد خوانی کرائی۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اٹھائے گا اور وہ جنت نعیم میں داخل ہوگا۔

(نعمۃ الکبریٰ صفحہ 25 زاویہ پبلی کیشنز لاہور)

حضرت خواجہ سری سقطی اور محفل میلاد:

حضرت سیدنا خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جس نے کسی ایسی جگہ جانے کا ارادہ کیا جہاں میلاد شریف پڑھا جاتا ہے تو اس نے گویا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں جانے کا ارادہ کیا کیونکہ اس نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہی اس جگہ کا ارادہ کیا۔

(مفتی مکہ شیخ الاسلام علامہ ابن حجر مکی، نعمۃ الکبریٰ صفحہ 25 زاویہ پبلشرز لاہور)

شیخ عابد سندھی اور محفل میلاد:

شیخ الاسلام، الامام شیخ محمد عابد السندی الانصاری علیہ الرحمۃ الباری رئیس العلماء فی العصرہ متوفی ہجری 257 نے بھی استحباب محفل میلاد پر دلائل دیئے ہیں ملاحظہ ہو۔

(الرسائل الخمس صفحہ 136 تا 127، مکتبہ غوثیہ کراچی)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور میلاد مصطفیٰ:

حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

حضرت شیخ زین الدین رحمۃ اللہ علیہ ماہ نور شریف میں اس طرح میلاد شریف کی خوشی کرتے کہ یکم ربیع الاول شریف کو ایک ہزار دو ربیع الاول شریف کو دو ہزار، تین ربیع الاول شریف کو تین ہزار اور بارہ ربیع الاول شریف کو بارہ ہزار روپے خرچ کرتے۔

(اخبار الاخیار صفحہ 472 مدینہ پبلشنگ کراچی)

اگر چہ فضول خرچی اور بدعت اور جہنم میں لے جانے والا کام ہوتا ہے تو شیخ محقق علیہ رحمۃ ایسے آدمی کا اپنی عظیم الشان کتاب میں ذکر ہی نہ کرتے اور اگر کیا تھا تو ان کا رد کرتے بلکہ انہوں نے ذکر کر کے اور بلا تبصرہ نقل کر کے ہم پر یہ واضح کر دیا کہ لوگوں میں کیوں رد کروں ان کے فعل کا بلکہ میرا تو اپنا یہی نظریہ ہے۔

مفتی مصر کا فتویٰ:

جامعہ ازہر کے عظیم عالم، مفتی اعظم مصر، سماحۃ الشیخ ڈاکٹر علی جمعہ اپنے ایک فتویٰ میں لکھتے ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پوری انسانی تاریخ کے لئے رحمت الٰہی کی برسات ہے کیونکہ قرآن مجید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود پاک کو "رحمۃ اللعالمین" سے تعبیر فرمایا ہے اور یہ رحمت لامحدود ہے اور پوری انسانیت کی تربیت و نشوونما، تزکیۂ نفس، تعلیم وتہذیب، صراط مستقیم کی طرف رہنمائی اور ان کی جسمانی اور روحانی زندگی کی ترقی پر مشتمل ہے۔

یہ رحمت اسی زمانہ والوں کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ آنیوالے تمام زمانوں کو اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہے۔

وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ

اور بعد والے لوگوں میں بھی آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔

اور دو جہانوں کے سردار، خاتم الانبیاء والمرسلین، سراپا رحمت نبی اور اس امت کے فریادرس ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کی محافل آراستہ کرنا افضل الاعمال سے ہے اور قرب الٰہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور خوشی کا اظہار ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کی بنیاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوگا یہاں تک کہ میں اس کے ماں باپ، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں''۔

ابن رجب کا کہنا ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کی جڑ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی محبت سے پیوستہ ہے اور خود اللہ تعالیٰ نے اسے جوڑا ہے اور اس شخص کو وعید سنائی ہے جو ان دو محبتوں پر قریبی رشتہ داروں مال و دولت اور وطن وغیرہ جیسے طبعی طور پر محبوب چیزوں میں سے کسی کی محبت کو مقدم کرے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

تو کہہ دیجئے اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارے رشتہ دار، تمہارے کمائے مال، کاروبار، جس میں فساد کا تمہیں دھڑکا لگا رہتا ہے اور تمہاری پسندیدہ رہائش گاہیں تمہیں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے راستے میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو حتیٰ کہ اپنا فیصلہ لائے (التوبہ)

اور جب حضرت سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عوض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہیں''......

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے (تیرا ایمان کامل نہیں ہوگا) حتیٰ کہ میں تجھے تیری جان سے زیادہ محبوب ہو جاؤں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

اللہ کی قسم! آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں......

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے عمر! اب تیرا ایمان مکمل ہو گیا ہے۔ (بخاری)

اور جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی منانے سے ابولہب جیسے کافر اور اللہ اور رسول سے بغض رکھنے والے مخالف کے عذاب میں تخفیف فرماتا ہے کہ دوزخ میں ہر پیر کے دن اسے اس کی ہتھیلی سے مشروب پلاتا ہے کیونکہ اس نے اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ جب اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی خوشخبری سنائی تھی جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں وارد ہوا ہے تو تمہارا کیا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور کائنات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی جلوہ گری کے سلسلے میں ایمان داروں کی خوشی منانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں جزا عطا فرمائے گا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود اپنے میلاد پر کسی بھی طور پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کو ہمارے لیے سنت بنا دیا، کیونکہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر پیر کے دن روزہ رکھتے اور فرماتے:

یہ وہ دن ہے جس دن میری ولادت ہوئی......

اسے مسلم نے حضرت ابوقتادہ کی روایت سے نقل کیا ہے......

تو آپ یہ روزہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر تشکر ہے جو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ساری امت پر کیا تو امت کے لائق یہی ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے

اللہ تعالیٰ کے اس احسان اور عطیۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر قسم کے شکر بجالائے۔ ذکر کے لئے اجتماع کیا جائے روزے رکھے جائیں۔ قیام وغیرہ کیا جائے اور کسی بھی برتن سے وہی کچھ چمکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔

اور صالحی نے سیرت پر اپنی کتاب سبل المهدی والرشاد فی ہدی خیر العباد میں اپنے جامع دیوان میں اپنے زمانے کے بعض صالحین سے نقل کیا ہے کہ انہیں خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو آپ کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ نام نہاد عالم کہتے ہیں کہ محفل میلاد شریف منانا بدعت ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو ہم سے خوش ہوتا ہے ہم اس سے خوش ہوتے ہیں۔

بشکریہ ماہنامہ نور الحبیب

نوٹ: فتویٰ کا اصل عکس دیکھنے کے لئے ملاحظہ ہو۔

ماہنامہ نور الحبیب جون 2006ء صفحہ 36-35

محفل میلاد اور علامہ دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ:

خاتمۃ المحدثین، مفتی حرم، حضرت علامہ سید احمد زین دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت کی خوشی کرنا اور میلاد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت اقدس کے وقت کھڑا ہونا اور مجلس شریف میں حاضرین کو کھانا دینا اور ان کے سوا نیکی کی باتیں کہ مسلمان میں رائج ہیں یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے ہیں۔

اور یہ مسئلہ مجلس میلاد اور اس کے متعلقات کا ایسا ہے جس میں مستقل کتابیں تصنیف ہوئیں اور بکثرت علماء نے اس کا اہتمام اور جلائل و براہین سے بھری ہوئی کتابیں اس میں تالیف فرمائیں۔

(الدرر السنیہ فی رد علی الوہابیہ صفحہ 18 دار الشفقہ ترکی)

محفل میلادِ مصطفیٰ اور علامہ نصیر الدین ابن طباخ:

شیخ علامہ امام نصیر الدین ابن طباخ رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں:

جب کوئی خرچ کرنے والا اس رات میں خرچ کرتا ہے، وہ لوگوں کو جمع کرتا ہے انہیں وہ جو کچھ کھلاتا ہے جن کا کھانا حلال ہے، وہ سب سناتا ہے جس کا سننا حلال ہے اور لوگوں کو ایسے امور بتاتا ہے جو انہیں آخرت کا شوق دلاتے ہیں وہ یہ سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک پر خوشی مناتے ہوئے کرتا ہے یہ سب کچھ جائز ہے، اس سے ثواب ملے گا، بشرطیکہ اس کی نیت صاف ہو۔

(سبل الہدیٰ والرشاد جلد اول صفحہ 325، زاویہ پبلشرز لاہور)

محفل میلاد اور شیخ جمال الدین الکتانی:

شیخ امام جلال الدین بن عبدالرحمٰن الکتانی نے لکھا ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پاک منانا باعث عزت وتکریم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر خوشی منانا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن بڑا عظیم اور مقدس ہے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد جلد اول صفحہ 326، زاویہ پبلشرز لاہور)

محفل میلاد اور اکابرین اہلسنّت:

ابن الجوزی نے لکھا ہے کہ یہ عمل ابلیس کو ذلیل کرنے اور اہل ایمان کے یقین میں اضافہ کرنے کے لئے ہے۔

علامہ ابن ظفر نے لکھا ہے "الدرر المنتظم" میں ہے۔

حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے محب اور عاشق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں بہت سی دعوتیں کرتے ہیں، قاہرہ میں شیخ ابوالحسن علیہ الرحمۃ بہت بڑی دعوت کرتے ہیں اس طرح شیخ ابی عبداللہ محمد بن نعمان بھی بہت بڑی دعوت کا

اہتمام کرتے تھے۔

(سبل الہدی والرشاد جلد 1 صفحہ 325' زاویہ پبلشرز لاہور)

محفل میلاد اور اکابرین اہلسنّت:

ابن الجوزی نے لکھا ہے کہ یہ عمل ابلیس کو ذلیل کرنے اور اہل ایمان کے یقین میں اضافہ کرنے کے لئے ہے۔

علامہ ابن ظفر نے لکھا ہے ''الدرر المنتظم'' میں ہے۔

حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبّ اور عاشق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں بہت سی دعوتیں کرتے ہیں' قاہرہ میں شیخ ابوالحسن علیہ الرحمۃ بہت بڑی دعوت کرتے ہیں اس طرح شیخ ابی عبداللہ محمد بن نعمان بھی بہت بڑی دعوت کا اہتمام کرتے تھے۔

(سبل الہدی والرشاد جلد 1' صفحہ 325' زاویہ پبلشرز لاہور)

نائب رسول اور محفل میلاد رسول:

نائب رسول' حضرت شیخ محمد برہان پوری رحمۃ اللہ علیہ آپ 1545ء میں احمد آباد میں پیدا ہوئے اور 1620ء وصال ہوا۔ حجاز میں شیخ علی متقی ہندی کی صحبت پائی اور احمد آباد میں شیخ وجیہہ الدین احمد آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے تکمیل تعلیم کی۔ کئی حج کئے' کئی کتابیں لکھیں' سچے عاشق رسول تھے۔

ربیع الاول شریف کے پہلے بارہ روز آپ مجلس میلاد منعقد کراتے تھے۔ ہر رات ذاکرین احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور نعتیں سوز ناک انداز میں سناتے اور آپ اپنا سارا سامان اور اندوختہ مجلس میں تبرکات' حلوے' عطریات وغیرہ تقسیم کرتے اور ذاکرین کی خدمت میں خرچ کر دیتے تھے اگر زیادہ ہوتا تو حرمین شریفین کے فقراء کو بھیج دیتے تھے۔

(سیرت النبی بعد از وصال نبی جلد 4 صفحہ 58 فیروز سنز لاہور)

کمال ہے بھئی اتنی ''فضول خرچی''، محفل میلاد پر اور پھر بھی نائب رسول اور عاشق رسول اور وہ بھی دیو بندی مصنف کے قلم سے کیا بات ہے۔ سبحان اللہ کہیں نظر نہ لگ جائے۔

محفل میلاد اور علامہ مکی:

حضرت علامہ مولانا ممدوح دیو بند مفتی رحمت اللہ مہاجر مکی لکھتے ہیں:

میرا عقیدہ یہ ہے کہ انعقاد مجلس میلاد شریف منکرات سے خالی ہو تو جیسے گانا باجا اور بے ہودہ روشنی نہ ہو بلکہ روایات صحیحہ کے مطابق ذکر معجزات اور ذکر ولادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا جائے اور اس کے بعد اگر طعام اور شرینی بھی تقسیم کی جائے تو اس میں کچھ حرج نہیں بلکہ اس زمانہ میں جو ہر طرف پادریوں نے شور مچا رکھا ہے۔

اور دین اسلام کی توہین کرتے ہیں اور دوسری طرف آریہ پادریوں کی طرح بلکہ ان سے بڑھ کر شور مچا رہے ہیں ایسی محفل کا انعقاد ان شرطوں کے ساتھ جو میں نے لکھی ہیں اس وقت میں فرض کفایۂ ہے۔ میں مسلمانوں کو بطور نصیحت کہتا ہوں کہ ایسی مجلس کرنے سے نہ رکیں اور اقوال بے جا منکروں کی طرف سے جو تعصب کی وجہ سے کہتے ہیں ہرگز دھیان نہ دیں۔

اور دن مقرر کرنے میں اگر یہ عقیدہ نہ ہو کہ اس دن کے سوا اور کسی دن جائز نہیں تو کوئی حرج نہیں اور اس کا جواز اچھی طرح ثابت ہے اور قیام ذکر میلاد کے وقت 600 سال سے جمہور علماء نے جائز رکھا ہے جن میں علماء صالحین متکلمین اور صوفیا اور علماء محدثین شامل ہیں۔

اور تعجب ہے ان منکروں پر جو ایسے بڑھے کہ فاکہانی مغربی کے مقلد ہو کر جمہور سلف صالح کو متکلمین، محدثین اور صوفیاء سے ایک ہی لڑی میں پرو دیا اور ان کو گمراہ اور گمراہ کرنیوالا بتایا اور خدا سے نہ ڈرے کہ اس میں ان لوگوں کے استاذ اور پیر بھی تھے مثلاً شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی اور ان کے صاحبزادے شاہ ولی اللہ دہلوی اور ان کے

صاحبزادے شاہ رفیع الدین دہلوی اوران کے بھائی شاہ عبدالعزیز دہلوی اوران کے نواسے مولانا اسحاق دہلوی سب کے سب داخل ہوئے۔ اُف ایسی تیزی پر کہ جس کے سبب جمہور متکلمین، حرمین، مصروشام اوریمن کے صوفیاء ومحدثین اور دیار عجمیہ میں لاکھوں گمراہی میں ہوں اوریہ گنے چنے حضرات ہدایت پر۔

(تقریظ برانوارساطعہ صفحہ 410، فیض گنج بخش بک سنٹر لاہور پاکستان)

خطیب جامعہ ابوحنیفہ:

ڈاکٹر عبدالغفور طٰہٰ القیسی وائس چانسلر صدام حسین یونیورسٹی بغداد اور امام وخطیب جامعہ مسجد ابوحنیفہ فرماتے ہیں۔

میلاد شریف منانے والے خوش نصیب ہیں جو مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں محفل میلاد کا انعقاد کرتے ہیں ان پر رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔

(ماہنامہ معارف رضا مارچ 2001ء)

شیخ جمیل الحریری لبنانی فرماتے ہیں کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام، عظمت، مدحت اور محبت کے اظہار پر مبنی میلاد کی محفلیں باعث برکت ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرنا ایک نیکی کا کام ہے جو بندے کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے قریب کرتا ہے۔

(ماہنامہ معارف رضا مارچ 2001ء)

حضرت شاہ ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ربیع الاول شریف کے روز وشب میں اس پاک محفل کا منعقد کرنا بشرطیکہ ممنوعات شرعیہ سے پاک ہو، ہزارہا خیرات وبرکات کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو توفیق دے تاکہ وہ اس سرگرمی میں حصہ لیں اور اپنی جان ومال حضور علیہ السلام کی محبت میں قربان کریں اس محفل میں بوقت ولادت شریفہ کے ذکر کے قیام کرنا جائز اور درست ہے

بلکہ شوق ومحبت کی علامت ہے اس محفل کا انکار بدبختی اور شقاوت قلبی کی علامت ہے۔

(سراج العوارف فی الوصایا والمعارف صفحہ 215 فرید بکسٹال لاہور پاکستان)

تعامل اولیاء:

قرآن وسنت اور علماء کے اقوال کے بعد ہم بزرگوں کا عمل قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

محفل میلاد کی تاکید مزید:

ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ باقاعدگی سے محفل میلاد سجایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہیں تاجدار مدینہ، سرور قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، فیض گنجینہ، باعث نزول سکینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرم نوازی فرمائی اور ان کو خواب میں دیدار پرانوار سے فیض المرام کیا اور محفل پاک کی مزید تاکید فرمائی۔

(عبدالمجید دیوبندی، سیرت النبی بعد از وصال نبی صفحہ 94 جلد 4، فیروز سنز لاہور)

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں نہ کوئی قریب کی بات ہے
جسے چاہیں اس کو نواز دیں یہ در حبیب کی بات ہے

بیروں کا تحفہ:

عبدالمجید صدیقی دیوبندی ایڈووکیٹ لکھتے ہیں:

قطب الکاملین، حضرت شاہ حمزہ قادری برکاتی قدس سرہ کو ایک مرتبہ خواب میں جان دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا:

کہ صاحبزادے! تم نے بیروں کے اچھے اچھے درخت لگائے ہیں جن سے ہر ایک کی تواضع کرتے ہو مگر ہمیں ایک بیر بھی نہیں کھلاتے تو شاہ صاحب نے صبح ہی محفل میلاد شریف منعقد کی اور حاضرین کو بیر تقسیم کیئے۔

(سیرت النبی بعد از وصال نبی جلد 4 صفحہ 66 / سیرت النبی بعد از وصال نبی جلد 1، صفحہ 241 فیروز سنز لاہور)

میلاد کی محفل ہے انوار کی بارش ہے

علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

حضرت شاہ توکل انبالوی رحمۃ اللہ علیہ، حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی تعظیم کیا کرتے تھے۔ آپ کی طرف سے محفل میلاد شریف منعقد کرتی تھی۔ یہ عجیب کیفیت کی محفل ہوا کرتی تھی، تمام حاضرین پر انوار الٰہی کی بارش ہوا کرتی تھی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ باہر ہی مکان پر تشریف رکھا کرتے تھے اور اسی جگہ سے عالم خاموشی اور مراقبہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شمولیت ہوا کرتی تھی۔ ایک دفعہ عرض کیا گیا کہ حضرت آپ اندر کیوں نہیں تشریف لاتے؟ تو فرمانے لگے:

مولوی صاحب! ہم تو یہاں مدہوش ہو کر آنے جانے والے سے بے خبر ہوتے ہیں، جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قدر انوار نازل ہوتے ہیں ہم پر کہ ہمیں کسی کی خبر نہیں رہتی، اس مجلس میں لنگر بھی تقسیم ہوتا تھا اور قیام بھی ہوتا۔

(تذکرہ مشائخ نقشبندیہ صفحہ 383 فضل نور اکیڈمی گجرات)

الحمد اللہ! ہم اپنے دعوے کے مطابق محفل ذکر میلاد حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے استحباب پر قرآن وسنت، اقوال علماء اور تعامل اولیاء، دلائل پیش کئے جن سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ حضور شہنشاہ حسینانِ عالم، جان دو عالم، روح دو عالم، فخر آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پاک کے مقدس موقع پر خالق کائنات کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اور اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا اظہار کرنے کے لئے محفل ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کرنا ایک مستحب اور موجب خیر و برکت و دافع رنج و ملال عمل ہے۔

سوال:

محفل میلاد کرنا گناہ اور بدعت ہے اس کی ابتداء ساتویں صدی میں ایک بادشاہ نے کی جو کہ ایک بدکردار بادشاہ تھا۔

جواب:

یہ اعتراض ہی منکرین ومعترضین ومخالفین کی علمی حیثیت کا پتہ دے دیتا ہے کہ ان کی علمی جلالت کیا ہے۔

شریعت نے جائز وناجائز اور حلال وحرام اور ثواب وعذاب کا معیار یہ نہیں رکھا کہ جو کام کوئی بادشاہ کرے وہ ناجائز اور جو نہ کرے وہ جائز بلکہ حلال وحرام کا معیار قرآن و سنت ہے، یہ میں نہیں کہتا بلکہ خود سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"الحلال مااحل الله فی کتابه والحرام ماحرم الله فی کتابه"

حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا۔

(مشکوٰۃ صفحہ 367)

بلکہ خود خالق کائنات جل وجلالہ نے ارشاد فرمایا:

قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

بے شک تفصیل بیان کر دی گئی تمہارے لئے جو تم پر حرام ہے۔

(پارہ 8 سورۃ انعام آیت نمبر 119)

اب ہم سے استحباب میلاد پر قرآن سے دلیل طلب کرنے والے بتائیں کہ قرآن مجید کہاں اور کس مقام پر تفصیل سے لکھا ہے کہ محفل ذکر میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حرام ہے، بدعت ہے گناہ ہے، ناجائز ہے، جہنم میں لے جانے والا کام ہے؟

دوسری بات:

چلو یہ بھی اچھا ہوا کہ معترضین اتنا تو تسلیم کیا کہ محفل میلاد ساتویں صدی کی ایجاد ہے ورنہ پہلے تو ہندوستان اور بریلیوں کی ایجاد کہا جاتا تھا اور لوگوں کو گمراہ کیا جاتا تھا اب چلو 800 سال تو محفل میلاد شریف پرانی تاریخ تسلیم کی ہے نا۔

اس نکتۂ نظر سے اختلاف:

لیکن ہمیں آپ کی اس بات سے بھی اختلاف ہے کہ یہ ساتویں صدی کی ایجاد ہے۔ اگر آپ کا مطالعہ ہوتا تو آپ کو پتہ ہوتا کہ محفل میلاد شریف سلطان مظفر سے کہیں پہلے کی ہوتی چلی آ رہی ہے اور سرکاری سطح پر میری کم علمی کے مطابق سلطان ملک مظفر سے پہلے بھی حکمرانوں کا شان وشوکت سے میلاد منانا ثابت ہے' جیسا کہ اہل تاریخ نے سن 484 ہجری کے تحت جلال الدولہ سلطان ملک شاہ سلجوقی کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ سرکاری سطح عظیم الشان محفل میلاد کا اہتمام کیا کرتے تھے' آیئے چلتے ہیں تفصیل کی طرف۔

امام عزالدین ابن اثیر شیبانی لکھتے ہیں:

اس سال (یعنی 484 ہجری) میں ماہ رضان میں سلطان بغداد آئے ان کی یہ آمد دوسری دفعہ تھی' وہ دارالمملک میں اور ان کے رفقا دیگر مقامات پر ٹھہرے اور بغداد میں میلاد کروایا گیا لوگ ان کے اس عمل پر بہت ہی خوش ہوئے لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کی مثل کبھی بغداد میں نہیں دیکھا۔

(الکامل فی التاریخ جلد 8 صفحہ 449' مکتبہ توفیقیہ مصر)

امام شمس الدین محمد عثمان زہبی لکھتے ہیں:

ماہ رمضان میں سلطان بغداد آئے اور یہ دوسری دفعہ آنا تھا' ان کی خدمت میں ان کے بھائی تاج الدولہ سس صاحب دمشق قسیم الدولہ اقسنقر صاحب حلب اور دیگر اطراف سے مختلف امراء بھی آئے''۔

''فعمل المیلاد بغداد'' تو بغداد میں میلاد کرایا اور لوگوں نے بطریق عجم ان کے اس عمل پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا ہم نے اس قدر روشنی کبھی نہیں دیکھی۔

(تاریخ اسلام جلد 33 صفحہ 12 تحت حوادثات 484 مکتبہ توفیقیہ مصر)

سرکاری مجلس میلاد شریف:

اسی بات کا تذکرہ مولوی حسن مثنیٰ ندوی کرتے ہیں:

عہد عباسی میں جب سلطان ملک شاہ سلجوقی کو عروج ہوا تو اس کے ایک سردار ابن آبق خوارزمی نے 468ء میں دمشق کو فتح کیا اور خلیفہ مقتدی بامر اللہ اور سلطان ملک شاہ سلجوقی کے نام کا خطبہ پڑھوایا' یہ وہی خلیفہ ہے جس کو زمانے میں دوسری طرف یوسف بن تاشفین کو عروج ہوا اور اس نے درخواست بھیجی کہ جس قدر ملک میرے قبضہ میں ہے اس کی سند مجھ کو دے کر سلطان کا لقب مرحمت ہو۔

مقتدی نے اسے سند بھیجی ''سلطان'' کا لقب اور ''امیر المومنین'' کا خطاب عطا کیا اسی یوسف بن تاشفین نے شہر مراقش کی بنیاد رکھی تھی۔ سلطان ملک شاہ اپنی مہمات سے فارغ ہو کر سالہا سال کے بعد بغداد پہنچا تو ہجری 484 تھا۔ اس نے ہجری 485 میں ایک مجلس مولود دھوم دھام سے بغداد میں منعقد کی۔ اس کا بڑا چرچا ہوا۔ یہ ایک سرکاری اہتمام کی مجلس تھی' اس لئے تاریخ کے صفحات میں اس کو جگہ ملی۔ اس سے بعض لوگوں نے یہ سمجھا کہ مجلس مولود اور تزکار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز یہیں سے ہوا ہے۔ یہ بڑی غلطی ہے' یہ کہنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز قیام پاکستان کے بعد ہوا ہے حالانکہ سب جانتے ہیں کہ قیام پاکستان سے پہلے مجالس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتنے اہتمام سے کی جاتی تھیں۔ ماہ مبارک ربیع الاول کی چھوٹی بڑی مجلسیں تو الگ رہیں' یہ حال تھا کہ موقع مسرت کا ہو یا غم کا' مسلمان تذکار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی سہارا لیتے تھے۔ کوئی اپنا مکان تیار کرتا تھا تو اس کا افتتاح بھی مجلس میلاد ہی سے ہوتا تھا۔ مسلمان ہمیشہ اسے موجب برکت وسعادت سمجھتے رہے۔

دوسرے فیوض جو اس سے حاصل ہوتے تھے وہ الگ ہیں۔ مسلمانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہمیشہ والہانہ رہی' وہ میلاد کی مجلسوں کے علاوہ ماہ رجب میں ''شب معراج کا ماہ رمضان میں ستائیسویں کی رات'' شب قدر کا اہتمام بھی جوش وخروش سے

کرتے تھے۔

(سیارہ ڈائجسٹ رسول نمبر جلد 2، صفحہ 412-411)

مولانا حسن مثنیٰ نے جہاں تاریخ بیان کی وہاں پیدا ہونیوالے اشکال کا جواب بھی دے دیا اور مندرجہ بالا تاریخی اور مستند حوالہ جات سے اتنا تو معلوم ہوا کہ محفل میلاد شریف سرکاری سطح پر کم از کم پانچویں صدی سے شروع ہو چکی تھی۔

سلطان بھی نیک اور عادل تھا:

اب سلطان ملک مظفر کو کوسنے والے نہ جانے سلطان ملک شاہ سلجوقی سے کیا سلوک کریں گے اور کیسے کیسے ''خطابات والقابات'' سے نوازیں گے لیکن ہم قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

مؤرخین ان کے متعلق کیا لکھتے ہیں۔

شیخ ابن خلکان لکھتے ہیں:

ان کا لقب جلال الدولہ تھا اور ان کی ملکت بڑی وسیع تھی۔

وکان من احسن الملوك سيرة حتى كان يلقب باالسلطان العادل

اور سیرت کے لحاظ سے اچھے اور نیک بادشاہوں میں سے تھے حتیٰ کہ ان کو ''سلطان عادل'' کا لقب دے دیا گیا۔

(وفیات الاعیان جلد 5، صفحہ 326 نفیس اکیڈمی کراچی)

علامہ شمس الدین عثمان زہبی لکھتے ہیں:

یہ اتنے شہروں کے مالک تھے کہ کوئی بادشاہ اس قدر مالک نہیں تھا۔

وکان حسن السيرة۔ ان کی سیرت نہایت اعلیٰ تھی۔

(سیر اعلام النبلاء جلد 15 صفحہ 148 رقم الترجمہ 5060 دار الحدیث قاہرہ مصر)

اسی طرح المختصر فی اخبار البشر جلد 2 صفحہ 203 اور مراۃ الجنان جلد 3 صفحہ 106

پر بھی سلطان کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ اس وقت میرے پاس موجود نہیں ورنہ میں ان کتابوں کی عبارت نقل کر دیتا۔

میلاد مبشر اور ملک مظفر:

ملک مظفر ابو سعید شاہ اربل، جو ایک فیاض، بڑا سردار، صاحب عزت و عظمت، نڈر، بہادر، دور اندیش، جواں مرد، سمجھدار اور عالم و عادل بادشاہ تھا اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس پر رحم کرے اور اسے اچھا ٹھکانہ دے۔

(البدایہ والنہایہ جلد 15 صفحہ 193، دار ابن کثیر بیروت و مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ، تاریخ ابن کثیر جلد 13 صفحہ 185، دار الاشاعت کراچی، الحاوی للفتاوی صفحہ 200 مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ، سبل الہدی والرشاد جلد 1، صفحہ 324، زاویہ پبلشرز لاہور، حجۃ اللہ علی العالمین جلد 1 صفحہ 381، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

ملک مظفر بھی بہت ہی عظیم الشان طریقہ سے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتا تھا، علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں:

رہی بات اس کی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جشن میلاد کی تو تعریف اس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔

(وفیات الاعیان جلد 4، صفحہ 510 نفیس اکیڈمی کراچی)

سلطان کے مزید حالات، محدثین کے ان کے بارے خیالات اور اس کی محفل میلاد کی تعریفات کے لئے دیکھیے راقم الحروف کی کتاب ''حقائق میلاد النبی'' صفحہ 75-71 مطبوعہ اکبر بک سیلرز لاہور

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ محفل میلاد کو ایجاد کرنے والا یہی سلطان مظفر ہے جبکہ یہ غلط اور خلاف حقیقت ہے جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما چکے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمان ہمیشہ سے آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر محافل سجاتے چلے آئے ہیں چنانچہ شیخ عابد سندھی بھی لکھتے ہیں۔

اور ہمیشہ سے مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینہ میں میلاد کی محافل منعقد کرتے ہیں اور اظہار مسرت اور نیکی کے کاموں میں کثرت کیا کرتے اور میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرنے کا اہتمام کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک پر اس کی برکات اور فضل عمیم کا نزول ہوتا ہے۔

(الرسائل الخمس ترجمہ بنام رسائل امام سندھی صفحہ 130 مکتبہ غوثیہ کراچی)

میلاد سلطان بحروبر اور شاہ مصر:

عظیم حنفی محدث حضرت علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری لکھتے ہیں۔

میں سن ہجری 785 میں میلاد پاک کی رات بادشاہ الظاہر برقوق کی منعقد کردہ ایک محفل میں حاضر ہوا جو ایک اونچے پہاڑ کے اوپر واقع قلعہ میں منعقد ہوئی میں نے جو منظر دیکھا' اس نے مجھے حیرت زدہ کر دیا اور میں اس سے بڑا خوش ہوا اور مجھے اس میں کوئی برائی نظر نہیں آئی۔

اور جو کچھ اس رات میں قراء حاضرین مجلس' واعظین اور نعت خوانان اور دوسرے پیروکار لڑکے اور خدام جو شریک محفل تھے ان پر اس رات جو کچھ خرچ کیا گیا اور تقریباً دس ہزار مثقال سونا تھا جس میں ہر ایک کو خلعت' کھانے' مشروبات' خوشبوئیں اور شمعیں وغیرہ کے اخراجات اس کے علاوہ ہیں اور میں 25 خوش آواز قراء کو شمار کیا جو ان محافل میں ہمیشہ رہتے تھے۔

(المورد الروی فی مولد النبوی صفحہ 27 مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور)

معترضین ومنکرین محفل ذکر میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ذرا غور کریں جو ذرا سی روشنی اور انتظام دیکھ کر فضول خرچی کا فتویٰ جاری کر دیتے ہیں اور آن واحد میں محفل میلاد بدعت' عظیم حنفی محدث خود لکھ رہے ہیں کہ ہزاروں مثقال سونا اور دیگر اخراجات اس کے علاوہ پر میں نے اس میں کوئی برائی نہیں دیکھی۔

معلوم ہوا کہ حضرت ملا علی قاری کے نزدیک تو وہ فضول خرچی نہیں تھی پر آج کے

مفتیان عظام کو یہ سب کچھ فضول خرچی محسوس ہونے لگی ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ شاہ مصر بھی محفل میلاد سرکاری سطح پر منعقد کرتے تھے۔

محفل میلاد اور اندلس کے بادشاہ:

اندلس بھی سپین اور مغرب یعنی یورپ کے بادشاہ اس رات کو شاہ سواروں کے ساتھ محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہوئے۔ اس محفل میں بڑے بڑے علماء آئمہ اور ان کے ساتھی ہر جگہ سے جمع ہوتے ہیں اور کافروں کے درمیان کلمۂ ایمان بلند کرتے ہیں میرے خیال میں رومی بھی اس سے پیچھے نہیں رہتے اور باقی بادشاہوں کے ساتھ قدم بقدم چلتے ہیں۔

(المورد الروی فی مولد النبوی صفحہ 28، مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور پاکستان)

ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری لکھتے ہیں۔

ہمارے شیخ المشائخ مولانا زین الدین محمود ہمدانی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے کہ سلطان زمان، ہمایوں باشاہ نے ارادہ کیا کہ وہ آپ کے ساتھ شامل ہو جائے اور اس طرح اس کو حضرت شیخ کی مالی مدد کا موقع مل جائیگا لیکن شیخ نے اس کا انکار کر دیا اور یہ بھی ساتھ ہی کہہ دیا بادشاہ مدد لے کر میرے پاس نہ آئے''۔

اللہ تعالیٰ رحمان کے فضل و کرم سے دنیا سے بے رغبتی کا یہ عالم تھا، اب بادشاہ نے اپنے وزیر بیرم خان سے کہا کہ اس جگہ محفل میلاد کا ہونا ضروری ہے اگرچہ مختصر ہی ہو، وزیر نے سن رکھا تھا کہ شیخ محفل میلاد کے علاوہ خوشی اور غمی کی محفل میں شریک نہیں ہوتے، صرف محفل میلاد کی تعظیم کرتے ہیں، وزیر نے بادشاہ کو مشورہ دیا تو بادشاہ نے شاہانہ طریقے سے فرمان جاری کیا کہ طرح طرح کے کھانے، مشروبات اور دوسرے لوازمات کا اہتمام کیا جائے اور یہ کہ علمی مجلس میں خوشبو کا اہتمام کیا جائے، بڑے بڑے اکابرین اور عوام میں اعلان کر دیا گیا۔ شیخ بھی بعض دوستوں کے ساتھ شامل ہوئے، بادشاہ نے ادب سے لوٹا پکڑا اور اس کے ساتھ وزیر نے طشت پکڑی اس نیت سے کہ شیخ کا لطف اور

نظر عنایت حاصل ہو۔

دونوں نے شیخ کو ہاتھ دھلائے چونکہ دونوں نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع کی تو اس کی برکت سے ان کو عظیم مقام اور شان وشوکت حاصل ہوئی۔

(المورد الروی فی مولد النبوی صفحہ 29 مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور)

ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری کے اس بیان سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

(1) پہلے بادشاہ کتنے سچے عقیدے کے حامل اور اولیاء کاملین کے کتنے باادب ہوا کرتے تھے کہ کسی طریقے سے بزرگوں کی خدمت کا موقع مل جائے تو ہماری شاہی کو چار چاند لگ جائیں گے۔

(2) جو کامل ولی اور بزرگ ہوتے ہیں وہ دنیاداروں کے دروازے پر سوالی بن کر کھڑے نہیں ہوتے بلکہ بادشاہ ان کے در پر ہاتھ باندھے باادب کھڑے نظر آتے ہیں مگر آج کل کے نام نہاد پیرو بزرگ بادشاہوں کے دروازوں پر ہاتھ باندھے باادب کھڑے نظر آتے ہیں کہ جناب کی ایک نظر ادھر ہو تو ہم فقروں کو بھی کوئی' سیٹ یا سنیٹری' مل جائے اور چار چار گھنٹے لائن میں کھڑے ہوتے ہیں۔

مگر جب انہی نام نہاد بزرگوں کو مریدین ملنے کے لئے جاتے ہیں تو وہ بے چارے سارا سارا دن کھڑے رہتے ہیں اور پیر صاحب اندر آرام فرما رہے ہوتے ہیں اور جب وقت ملاقات آتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ پیر صاحب کو ہاتھ نہ لگانا صحت خراب ہے بس کرسی یا چارپائی سے برکت حاصل کرلو۔

ایسے بزرگوں سے ہماری مودبانہ اپیل ہے کہ خدارا اپنے اسلاف کے طور طریقوں کو نہ بھولو اور درویشی کو بدنام نہ کرو۔

(3) علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے بادشاہوں کی شاہانہ محفل میلاد اور ان میں جانے اور اپنے شیخ کے جانے کا ذکر کیا مگر ان محافل کو بدعت وگمراہی اور عیسائیوں کا

فعل ومشابہت قرار نہیں دیا بلکہ فرمادیا کہ میں نے ان کو پسند کیا۔

(4) بادشاہ ہمایوں کا محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرنا۔

میلاد شہنشاہِ جہاں اور بادشاہِ شاہِ جہاں:

عبدالمجید صدیقی دیوبندی ایڈووکیٹ، مغل بادشاہ شاہ جہاں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

خاص خاص مواقع پر میلاد شریف کراتے' میلاد شریف میں صرف قرآن شریف کی تلاوت ہوا کرتی تھی۔

(سیرت النبی بعداز وصال نبی جلد 4' صفحہ 60' فیروز سنز لاہور)

میلاد سراج منیر اور اورنگ زیب عالمگیر:

رئیس احمد جعفری دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

شہزادی زینب النساء بیمار ہوئی تو سات آٹھ دن بعد شہزادی زینب النساء کا مزاج اعتدال پر آ گیا نہ بخار باقی رہا نہ کوئی شکایت' سارے محل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

آج شہزادی کا غسل صحت تھا!

یہ غسل صحت بڑی دھوم دھام اور تزک واختتام سے منایا گیا۔

سب سے پہلے میلاد شریف پڑھا گیا' پھر شہزادی کی صحت اور طول عمر کی دعا کی گئی۔ اس کے بعد شہزادی کو ایک مرتبہ سونے میں اور دوسری مرتبہ چاندی میں تولا گیا اور یہ سونا چاندی غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

قصر شاہی کے ملازموں' خادموں' غلاموں اور باندیوں کو بیش قیمت انعامات شہزادی نے خود اپنی جیب خاص سے عطا کیے۔ رادھا کو ایک ہزار اشرفیاں سونے کے جڑاؤ کنگن جو کسی طرح پانچ ہزار سے کم نہ ہوں گے۔ اطلس اور دیباج کا زرکار اور زرنگار لباس جو اپنی مالیت کے اعتبار سے دو ہزار سے کم نہ ہوگا۔ شہزادی نے اپنے ہاتھوں سے مرحمت فرمایا۔

میلاد شریف عائشہ نے پڑھا تھا اور اس اثر انگیز طریقہ سے پڑھا تھا کہ سننے والوں پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی، شہزادی کا یہ عالم تھا کہ بار بار رومال سے آنسو پونچھتی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات اور عائشہ کا بیان، ایک سماں بندھ گیا۔ سب سے زیادہ شہزادی زینب النساء متاثر ہوئیں۔

ٹھیک جب عائشہ میلاد پڑھ رہی تھی تو اس وقت کرت سنگھ، شوبھا، اندام اور عظیم بھی پہنچ گئے اور شوبھا وفود جذبات سے بے قرار، دوڑتی، بھاگتی، شہزادی کے ہجرے میں پہنچی جہاں محفل میلاد برپا تھی اور عائشہ اپنے اثر انگیز انداز میں بیان کر رہی تھی، شوبھا کو نہ آج تک محفل میلاد میں شامل ہونے کا موقع ملا تھا اور نہ اسے معلوم تھا کہ یہ کیا چیز ہوتی ہے۔

محفل میلاد شریف شہزادی کے حجرے میں ہو رہی تھی اور اس میں صرف عورتیں شریک تھیں، لیکن محفل کا تقدس دیکھ کر وہ سمجھ گئی کوئی خاص بات ہے۔ خاموشی سے جا کر شہزادی کے قدموں میں بیٹھ گئی۔

اس وقت نہ وہ کچھ بول سکتی تھی اور نہ شہزادی کلام کر سکتی تھی یہ تو اسے اندر آتے ہی معلوم ہو چکا تھا کہ شہزادی تندرست ہو چکی ہے، آج ان کا غسل صحت ہوا، لیکن محفل میلاد کا حال یہاں آ کر معلوم ہوا۔

عائشہ کا بیان اتنا سحر کار تھا کہ شوبھا کے دل کے دروازے بھی کھل چکے تھے۔ آج تک اس نے اسلام کے متعلق تھوڑے بہت معلومات حاصل کر لئے تھے لیکن داعی اسلام کے بارے میں کوئی خاص معلومات نہ تھی۔

آج پہلی دفعہ اس نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے واقعات سنے، وہ رام کی زندگی سے واقف تھی جس نے سیتا جیسی پاک دامن عورت اور باوفا بیوی کو سلطنت کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ وہ کرشن مہاراج کے بارے میں بہت کچھ جانتی تھی لیکن وہ رنگین داستان کے سوا کیا تھا؟

اسے مہاتما گوتم بدھ کے بارے میں بھی بہت کچھ معلوم تھا، لیکن اس کی ساری

زندگی ترک دنیا کے سوا کیا تھی؟ اور جب اس نے پیغمبر اسلام کے حالات سے تو اس کی آنکھیں کھل گئیں، عورتوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا برتاؤ، بیٹوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن سلوک، محتاجوں اور ناداروں کے ساتھ آپ کی شفقت، دشمنوں، بد اندیشوں، باغیوں اور بدترین منافقوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن سلوک، غیر مسلموں، عیسائیوں، یہودیوں اور مجوسیوں وغیرہ کے ساتھ ان کی شرارتوں، سازشوں اور دراندازیوں کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رواداری، ایسے واقعات اس نے کبھی نہیں سنے تھے۔ اسلام اسے دلکش نظر آنے لگا تھا۔ مسلمانوں سے انسی پیدا ہو گیا اور اسلام سے والہانہ عشق ہو گیا۔ وہ شہزادی زیب النساء سے بھی کہیں زیادہ متاثر تھی، آنسو تھے کہ رکھنے کا نام نہیں لیتے تھے۔

دل تھا کہ ہاتھوں سے اچھل رہا تھا، روح تھی کہ ایک عجیب طرح کی تنگی محسوس کر رہی تھی، جیسے ہی میلاد شریف اختتام کو پہنچا وہ شہزادی کو بھی نظرانداز کرتی ہوئی سیدھی عائشہ کے پاس پہنچی اور کہا:

میں مسلمان ہونا چاہتی ہوں۔ عائشہ نے شوبھا کا ذکر سنا تھا مگر اسے دیکھا نہیں تھا، بہرحال لباس واطوار سے وہ ایک معتمد لڑکی معلوم ہوئی تھی۔ عائشہ نے ایک نظر اس پر ڈالی اور سوال کیا:

تم کون ہو؟

وہ بولی میں ایک بھٹکی ہوئی روح ہوں، آج مجھے منزل مل گئی، میں ایک گمراہ وجود تھی، آج مجھے سیدھا راستہ مل گیا۔ میں تاریکیوں میں گھری ہوئی تھی، آج مجھے روشنی مل گئی، مجھ سے بحث نہ کرو میں تمہیں اسی رسول کا واسطہ دیتی ہوں جن کے حالات بیان کر کے تم نے میرے دل کے تار چھیڑ دیے ہیں، ذرا بھی تاخیر سے کام نہ لو مجھے فوراً مسلمان کر لو کہیں ایسا نہ ہو کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے ہی میرا دم نکل جائے میں کفر کی حالت میں مر جاؤں، میں کفر کا جامہ ابھی اسی وقت یہیں اتارنا چاہتی ہوں۔

اگر تم نے مجھے مسلمان نہ کیا اور میں مرگئی تو میدان حشر میں تمہارا دامن پکڑ لوں گی اور کہوں گی۔

اے داورِ حشر! تیری اس بندی نے میرے دل میں اسلام کا عشق پیدا کیا لیکن جب میں نے اسلام قبول کرنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس نے ہاتھ پیچھے ہٹا لیا......

یہ کہتے کہتے شوبھا کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

عائشہ دو قدم آگے بڑھی اور اس نے شوبھا کو گلے سے لگا لیا اور کہا میری بہن! تمہیں یہ غلط فہمی کیوں ہے کہ میں تمہارے اسلام میں رکاوٹ ہوں؟ تم اتنی بڑی سعادت حاصل کرنا چاہتی ہو اور میں سنگ گراں بن کر حائل ہو جاؤں تمہارے راستے میں؟

تم کوئی بھی ہو مجھے اس سے بحث نہیں اگر اسلام تمہارے دل میں جاگزیں ہو چکا ہے تو تم مسلمان ہو اور اس سعادت پر تم کو مبارکباد دیتی ہوں۔

اب کلمہ پڑھو

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

لا الٰہ الا اللہ کا معنی ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ کا معنی ہے محمد اللہ کے رسول ہیں۔ کیا تم اس پر ایمان لاتی ہو؟

بے تامل شوبھا نے کہا ہاں......دل سے

عائشہ نے اس کی پیٹھ تھپکی اور کہا:

اب اسلام کے ارکان' اصول اور قائدے' نماز' روزہ' قرآن شریف یہ ساری باتیں رفتہ رفتہ تمہیں سمجھا دوں گی۔ آج سے تم مسلمان ہو اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر انور سن کر تم نے اسلام قبول کیا ہے اس لیے تمہارا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کے نام پر رکھتی ہوں۔

آج سے پہلے تمہارا جو بھی نام ہو آج کے بعد تمہارا نام فاطمہ ہوگا کیا تمہیں یہ نام پسند ہے؟ خوش ہو کر بولی بہت زیادہ۔

اب رادھا سامنے آئی، اس نے کہا کہ مسلمان تو میں پہلے ہی ہو چکی ہوں لیکن اپنا یہ کافرانہ نام مجھے پسند نہیں ذرا بھی، میرا نام بھی اس مبارک موقع پر تجویز کر دیجئے۔

عائشہ نے محبت بھری نظروں سے اسے دیکھا اور کہا تمہارا نام رقیہ ٹھیک رہے گا۔

رادھا نے شہزادی زیب النساء سے مخاطب ہو کر کہا۔

سرکار عالیہ! آج سے میں رادھا نہیں بلکہ رقیہ ہوں۔

شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا: اچھا اچھا اور پھر شوبھا کو گلے سے لگا کر بوسہ دیا اور کہا کہ تم تو چھپی رستم نکلیں۔

(رئیس احمد جعفری، اورنگ زیب عالمگیر صفحہ 337، تاریخی حقائق پبلی کیشنز، دہلی بھارت 2004ء)

معلوم ہوا کہ حضور شہنشاہ حسنان عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی محفل اتنی برکت والی ہے کہ اس کے صدقے غیر مسلموں کو دولت ایمان نصیب ہو جاتی ہے۔

کتنی خوش قسمت اور خوش آواز تھی۔ عائشہ اور کتنا اس کے دل میں عشق رسول تھا کہ اس کی گفتگو سن کر ایک غیر مسلم لڑکی نے اسلام قبول کر لیا۔ کتنے خوبصورت انداز سے اس نے شہنشاہ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر اور سیرت و صورت کا تذکرہ کیا ہوگا جس نے شوبھا کو چند لمحوں میں فاطمہ بنا دیا۔

کاش کہ آج کی خواتین بھی ایسی ہو جائیں لیکن افسوس صد افسوس کہ انہیں تو انڈین فلموں، گانوں، ایکٹرز کے ناموں کے سوا کچھ نہیں آتا۔

انہیں تو گانے سننے سے فرصت ہی نہیں یہ آقا کی نعتیں کب سنیں گی۔

اے مسلم خواتین! ذرا ہوش سے کام لو اور دامن زہرہ میں آ کر پناہ لو، دونوں جہانوں کی کامیابیاں تمہارے قدم چومیں گی۔

بہشت میں سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہ کے پڑوس میں جگہ نصیب ہوگی۔ قرب زہرا ملے گا۔

اے بنت حوا! غور کر کہ اس مغربی تہذیب اور طوائفوں نے جن کو تو پسند کرتی ہے گھر کی عزت سے اٹھا کر جوتے کی کمرشل بنا دیا ہے۔

نوٹ: زینب النساء اورنگ زیب عالمگیر کی بیٹی تھی اور بڑی شاعرہ تھی اور اس سے معلوم ہوا کہ عالمگیر کے اطوار و عادات و معمولات میں محفل میلاد بھی شامل تھی۔ تبھی تو ایسے موقع پر بھی محفل میلاد کی گئی۔

محفل میلاد اور کرنل معمر قذافی:

پیغمبر اسلام احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پاک پورے تزک و احتشام کے ساتھ دنیا میں منایا جاتا ہے اس موقع پر تقریبات کا اہتمام ہوتا ہے۔ مسلمان خوشی مناتے ہیں کہ اللہ کریم جل جلالہ نے اپنا حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمایا، جس کے سبب تمام انعامات واحسانات فرمائے۔

مجھے اس دفعہ ورلڈ اسلامک کال سوسائٹی لیبیا کے نمائندہ عبداللہ جبران کی طرف سے دعوت وصول ہوئی کہ حسب سابق اس سال بھی سوسائٹی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب کا اہتمام افریقہ کے ملک موریطانیہ میں منعقد کر رہی ہے آپ اس میں شامل ہوں۔

تو لمحہ بھی تاخیر کیے بغیر میں نے دعوت قبول کر لی۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تقریب میں پوری دنیا سے مندوبین کو مدعو کیا جاتا ہے۔ اس سال پوری دنیا سے 600 مندوبین شریک تھے۔

پاکستان سے 62 افراد شامل ہوئے جن میں پیر صاحب مانکی شریف، پیر عبدالملک، حسنات احمد قادری، مولانا حافظ اقبال، حافظ محمد اعجاز، پیر سید اجمل گیلانی، سید عبدالجمیل نقوی، ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر (دیوبندی)، شمس الحق حقانی (دیوبندی) محمد احمد لدھیانوی (دیوبندی)، مولانا سمیع الحق (دیوبندی) کے صاحبزادے سابق ایم اے نے شرکت کی۔

10 مارچ کو سٹیج پر مہمان خصوصی کرنل معمر قذافی لیبیا صدر کے ساتھ موریطانیہ کے صدر جنرل محمد ولد عبدالعزیز کے علاوہ دیگر افریقی ممالک کے صدور بیٹھے تھے۔ تلاوت کلام پاک سے آغاز ہوا، نعتیں پڑھی گئیں بعد میں قذافی صاحب نے میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے خطاب کیا۔

خطاب قذافی:

یہ خوشی کا دن ہے کہ اس روز پیغمبر اسلام تشریف لائے۔ عدل وانصاف کا بول بالا کرنے والے بھی تشریف لائے، جس نے امیر وغریب کے فرق کو مٹادیا، قوموں کو ایک دوسرے پر بالادستی ختم کر کے یہ درس دیا کہ فضیلت صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔

جب تک ہم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین پر عمل کرتے رہے۔ اسلام کا بول بالا رہا، اسلام چاردانگ عالم میں پھیلا۔ اسلام کا پرچم افریقہ کے صحراؤں میں لہرایا، اسلام نے اس وقت کی سپر طاقتوں کو اپنے پاؤں تلے روندا، مسلمانوں نے حکومت کی اور اسلام کے نظام کی برکات سے دنیا کو منور کیا مگر ایک وقت آیا کہ ہماری وحدت کو پارہ پارہ کر کے ہمیں ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا گیا اور اب ان چھوٹی ریاستوں کے اندر بھی ہمیں مذہب کی بنیاد پر تقسیم کیا جارہا ہے، بڑی قوتیں ہمیں متحد نہیں دیکھنا چاہتی۔

مسلمان حکمران اپنی حکومتوں اور وسائل پر خوش مگر اسلام کی شوکت اتحاد میں ہے اگر مسلمان متحد ہو جائیں اور فاطمی سلطنت کے دوبارہ احیاء کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں تو مسلمانوں کی عظمت رفتہ رفتہ بحال ہو سکتی ہے۔ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اتحاد کا درس دیتا ہے۔ اگر ہم متحد نہیں ہوتے تو دشمنان اسلام ہمیں تقسیم در تقسیم کے ذریعے کرنے کی سازش سے باز نہیں آئیں گے۔

ہمارے پاس وسائل ہیں ان کو بروئے کار لاکر مضبوط قوم بن سکتے ہیں بشرطیکہ ہماری صفوں میں اتحاد ہو اور ہم منظم ہوں، غیر منظم قومیں صفحہ ہستی سے مٹ جاتی ہیں، جب تک ہم متحد تھے دنیا کے بڑے حکمران تھے لیکن افتراق نے گھیرا تو مسلمانوں کے ساتھ کیا ہوا؟

ہمارے لئے اسی میں عزت ہے کہ ہم متحد ہو جائیں اور ہمارے حکمران بڑی طاقتوں کی کاسہ لیسی چھوڑ دیں۔ جلسہ کے بعد قذافی سٹیج سے اترے تو لوگوں کا جم غفیر تھا' یہ غیر مسلم تھے جنہوں نے قذافی صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

(روزنامہ نوائے وقت 27 مارچ 2009ء)

سبحان اللہ! کتنی برکتیں ہیں میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی کہ سننے والے اور محفل میں آنے والے غیر مسلموں کے دلوں میں ایمان کی شمع روشن ہوگئی۔

نام محمد کا صدقہ:

غروزنی (اے پی پی) چیچنیا کے صدر قادروُف نے عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر پیدا ہونے والے بچوں کے نام "محمد" رکھنے پر والدین کو 50,000 نوبل (ایک لاکھ بیس ہزار روپے) دینے کا اعلان کیا۔

(پریس نوٹ 10 مارچ 2009ء / نئی بات 16 جنوری 2014ء / رضائے مصطفیٰ صفحہ 26 مئی 2009ء)

تو یہ تھا چند بادشاہوں کا تزکرہ جو اپنی غلامانہ حاضری شاہی طریقہ سے بارگاہ نبوی میں پیش کرتے تھے جو میرے علم میں تھے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیئے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بادشاہ محافل میلاد کرواتے چلے آئے۔ مختلف بلاد اسلام اور علماء کرام جیسے کہ علامہ علی قاری نقل کرتے چلے آئے کوئی فتویٰ صادر نہیں کیا۔

محفل خیر الانام اور بلاد اسلام:

یہ صرف یہ کہ بادشاہ محفل میلاد کا انعقاد کرتے تھے جبکہ پورے عالم اسلام میں محافل میلاد سجائی جاتی تھیں۔

مکہ شریف میں محفل میلاد:

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 902 لکھتے ہیں:

اہل مکہ خیر و برکت کی کان ہیں وہ سوق اللیل میں واقع اس مشہور مقام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت ہے تاکہ ان میں سے ہر کوئی اپنے مقصد کو پالے' یہ لوگ عید کے دن اس اہتمام میں مزید اضافہ کرتے ہیں یہاں تک کہ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی نیک یا بد' سعید یا شقی اس اہتمام سے پیچھے رہ جائے خصوصاً امیر حجاز بھی خوشی سے شرکت کرتے ہیں اور مکہ شریف کے قاضی اور عالم ''البرہانی الشافعی'' نے بے شمار زائرین' خدام اور حاضرین کو کھانا اور مٹھائیاں کھلانے کو پسندیدہ قرار دیا اور یہ امیر حجاز اپنے گھر میں عوام کے لئے وسیع و عریض دستر خان بچھانا ہے۔ یہ امید کرتے ہوئے کہ آزمائش اور مصیبت ٹل جائے اس کے بیٹے ''جمالی'' نے بھی مسافروں کے حق میں اپنے والد کی اتباع کی ہے۔

(المورد الروی فی مولد النبوی صفحہ 30 مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور)

محمد جاراللہ بن ظہیرہ متوفی ہجری 986 اہل مکہ کے جشن میلاد کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

ہر سال مکہ مکرمہ میں بارہ ربیع الاول کی رات اہل مکہ کا یہ معمول ہے کہ قاضی مکہ جو کہ شافعی ہیں' مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ مولد شریف کی زیارت کے لئے جاتے ہیں' ان لوگوں میں تینوں مذاہب فقہ کے قاضی' اکثر فقہا' فضلا اور اہل شہر ہوتے ہیں۔ جن کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں اور وہاں جا کر مولد شریف کے موضوع پر خطبہ دینے کے بعد بارہ شاہ وقت' امیر مکہ اور شافعی قاضی کے لئے دعا کی جاتی ہے پھر وہاں سے نماز عشاء سے پہلے مسجد حرام میں آجاتے ہیں۔

اور صاحبان فراش کے قبہ کے مقابل مقام ابراہیم کے پیچھے بیٹھتے ہیں بعد میں دعا کرنے والا کثیر فقہا اور قضاۃ کی موجودگی میں دعا کی درخواست کرنے والوں کے لئے دعا کرتا ہے اور پھر عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد سارے الوداع ہو جاتے ہیں۔

(الجامع اللطیف صفحہ 201 بیروت لبنان)

علامہ قطب الدین حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 988 نے اہل مکہ کی محفل میلاد کی بابت تفصیل سے لکھا ہے اور انہوں نے واضح کیا ہے کہ اہل مکہ صدیوں سے جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناتے چلے آ رہے ہیں۔

ہر سال باقاعدگی سے بارہ ربیع الاول شریف کی رات حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت کی زیارت کی جاتی ہے۔ فقہا، گورنر، چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں، فانوس اور مشعلیں ہوتی ہیں۔

جلوس کی شکل میں مسجد سے نکل کر سوق اللیل سے گزرتے ہوئے حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت کی زیارت کے لئے جاتے ہیں پھر ایک عالم دین وہاں خطاب کرتا ہے اور سلطنت شریفہ کے لئے دعا کرتے ہیں۔ پھر دوبارہ مسجد حرام میں آنے کے بعد باب شریف کی طرف منہ کر کے مقام شافعیہ کے پیچھے مسجد وسط میں بیٹھ جاتے ہیں اور رئیس زم زم شریف کے نگران کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ پھر قاضی بادشاہ وقت کو بلاتے ہیں حرام شریف کا نگران اس کی دستار بندی کرتا ہے اور صاحبان فراش کو خلعت سے نوازا جاتا ہے پھر عشاء کی اذان ہوتی ہے اور لوگ اپنے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتے ہیں پھر حرم پاک کے نگران کی معیت میں مسجد سے باہر جانے والے دروازے کی طرف فقہا آتے ہیں اور اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔ یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا ہے کہ دور دراز دیہاتوں، شہروں حتیٰ کہ جدہ کے لوگ بھی اس میں شریک ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔

(کتاب الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام صفحہ 355 مکتبہ المعلمیہ مکہ شریف)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ہجری 1174 مکہ مکرمہ میں آنکھوں دیکھا حال

بیان کرتے ہیں۔

میں مکہ مکرمہ میں ایک ایسی محفل میلاد میں شریک ہوا جس میں لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کمال و لازوال میں ہدیہ درود و سلام عرض کر رہے تھے اور واقعات میلاد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کر رہے تھے۔ اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر نور کی برسات شروع ہوگئی اور یہ منظر میں نے جسمانی آنکھ سے دیکھا تھا یا روحانی سے، یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کونسا معاملہ تھا بہر حال میں نے غور کیا تو معلوم ہوا اور میں اس حقیقت کو جان گیا کہ یہ انوار ان فرشتوں کے ہیں جو ایسی محافل میں شریک ہوتے ہیں، میں نے دیکھا کہ فرشتوں کے ساتھ انوار رحمت کا نزول بھی ہو رہا ہے۔

(فیوض الحرمین صفحہ 27 مکتبہ رحیمیہ دیوبند، فیوض حرمین صفحہ 115 ، دارالاشاعت کراچی، تواریخ حبیب الہٰ صفحہ 18 ، قادری رضوی کتب خانہ لاہور، سیرت النبی بعد از وصال نبی جلد 4 صفحہ 201 فیروز سنز لاہور)

معلوم ہوا کہ وقت تھا کہ بلد الحرام میں بھی محفل ذکر خیر الانام ہوتی تھی۔ اب نہ جانے ایک مخصوص فکر کے لوگ اسے بدعت و حرام کیوں ٹھہراتے ہیں؟ یہ حرم میں یہ سب حرام ہوتا تھا؟

محفل میلاد شہر شفاعت نگر:

ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری لکھتے ہیں:

اہل مدینہ خدا انہیں ترقی عطا فرمائے، بھی اسی طرح محافل میلاد منعقد کرتے اور اس طرح کے افعال بجالاتے ہیں۔

امام جزری فرماتے ہیں کہ ان امور کی بجا آوری سے صرف شیطان کی تذلیل اور اہل ایمان کی شادمانی و مسرت ہی مقصود ہو۔

جب عیسائی اپنے نبی کی شب ولادت بہت بڑے جشن کے طور پر مناتے ہیں تو

اہل اسلام حضور جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت پر بے پناہ خوشی ومسرت کا اظہار کریں۔

(موردالروی فی مولدالنبوی صفحہ 31 ملخصاً 'مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور)

اندلس اور روم میں محفل میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم:

عظیم حنفی محدث ومفسر حضرت علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ الباری لکھتے ہیں:

واما ملوك الاندلس والضرب فلهم فيه تسيربها يجيمع فها آئمة العلماء الاعلام

روم اور مغربی شہروں کے بادشاہ (شب ولادت) رات کے وقت قافلے کی صورت میں نکلتے جس میں بڑے بڑے آئمہ اور علماء شام ہوتے۔

(المورد الدوی فی مولدالنبوی صفحہ 28 مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور پاکستان)

برصغیر پاک وہند میں محافل میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم:

علامہ علی قاری مزید لکھتے ہیں:

جیسا کہ بلند پایہ نقاد علماء اور اہل علم نے مجھے بتایا کہ ہندوستان کے لوگ دوسرے ممالک کی نسبت بڑھ چڑھ کر ان مقدس اور بابرکت تقریبات کا انعقاد کرتے ہیں اور عجم میں جونہی اس مقدس اور بابرکت مہینہ کا آغاز ہوتا لوگ عظیم الشان محافل کا انعقاد کرتے جن میں قراء حضرات اور عوام وخواص میں فقراء منش لوگوں کے لئے انواع اقسام کے کھانوں کا اہتمام کیا جاتا' میلاد شریف پڑھا جاتا اور مسلسل تلاوت قرآن کی جاتی باآواز بلند نعتیہ قصیدے پڑھتے جاتے اور فرحت وانبساط کا متعدد طریقوں سے اظہار کیا جاتا حتیٰ کہ بعض عمر رسیدہ عورتیں سوت کات کر اور بن رقم جمع کرتیں جس سے اپنے دور کے کابرین اور زعماء کی حسب استطاعت ضیافت کرتیں۔

میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بابرکت ومکرم مجلس کی تعظیم کا یہ عالم تھا کہ اس

دور کے علماء ومشائخ میں سے کوئی بھی اس میں حاضر ہونے سے انکار نہ کرتا یہ سوچ کر اس میں شریک ہوتے کہ نور وسرور اور تسکین قلب حاصل کریں۔

(المورد الروی فی مولد النبوی صفحہ 29 مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور)

حسن مثنیٰ ندوی لکھتے ہیں:

حضرت مولانا شاہ سلیمان پھلواری نے ہجری 1302 باقاعدہ تحریک شروع کی۔ اب سے کوئی اکانوے سال قبل یعنی 1880ء کے لگ بھگ اپنی بستی پھلواری شریف میں اس کا آغاز کیا گیا لیکن اس سے بھی پہلے مولوی خدا بخش خان وکیل نے محفل میلاد کا اہتمام کیا اور وہاں شاہ صاحب نے پہلی سیرت طیبہ بیان کی۔

(سیارہ ڈائجسٹ رسول نمبر جلد 2 صفحہ 414)

صرف مکہ شریف مدینہ منورہ، اندلیس، شام، روم اور برصغیر پاک وہند میں ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام میں عاشقان مصطفیٰ، غلامان مصطفیٰ، اسیران زلف واللیل، اپنے آقا ومولا، حضور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے جشن میلاد کے موقع پر اپنی حاضری اور اپنا غلامانہ نذرانہ عقیدت محبوب خدا عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کرتے چلے آئے ہیں اور علماء ومورخین اسے تحریر کی لڑیوں میں پروتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ مشہور محدث علامہ ابن جوزی متوفی 579 ہجری یعنی تادم تحریر 857 سال قبل ان کا وصال ہوا لکھتے ہیں۔

عالم اسلام اور محفل خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن جوزی کا کلام:

لازال اهل الخرمين الشريضن والمصر واليمن والشام وسائر بلاد العرب من المشرق والمغرب

مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، مصر، شام، یمن، مشرق سے لے کر مغرب تک عرب کے شہروں کے رہنے والے ہمیشہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل سجانے آئے ہیں۔

(بیان میلاد النبی صفحہ 70 طبع لاہور، الدر المنظم صفحہ 101، طبع شر قپور شریف 1307ھ)

امام سخاوی متوفی ہجری 902، امام قسطلانی متوفی ہجری 923، شیخ عبدالحق محدث

دہلوی ہجری 1052 اور علامہ یوسف نبہانی متوفی ہجری 1350 رحمۃ اللہ علیہم اجمعین لکھتے ہیں:

لازال اهل الاسلام فی سائر الاقطار والمدن العظام بحتتفلون فی شهر مولده صلی الله علیه وسلم

ہمیشہ سے اہل اسلام تمام ممالک اور بڑے بڑے شہروں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے ماہ مبارک میں محافل میلاد کا اہتمام کرتے چلے آئے ہیں:

(المورد الروی فو مولد النبوی صفحہ 26، مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور، مواہب اللدنیہ مع زرقانی جلد 1 صفحہ 262، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، زرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد 1، صفحہ 262، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، انسان العیون جلد 1 صفحہ 23، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، ماثبت بالسنہ صفحہ 84 دارالاشاعت کراچی، سیرت نبویہ صفحہ 213، چشتی کتب خانہ فیصل آباد، حجۃ اللہ علی العالمین جلد 1 صفحہ 378، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، تفسیر روح البیان جلد 579، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، سبل الہدیٰ والرشاد جلد 1 صفحہ 262، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

حرمین شریفین اور اکثر بلاد اسلام میں عادت ہے کہ ربیع الاول شریف میں محفل میلاد پاک منعقد کی جاتی ہیں، جن میں ولادت کا بیان اور کثرت سے درود شریف کا ورد ہوتا ہے اور بطور دعوت شیرینی بھی تقسیم کی جاتی ہے۔ یہ عمل باعث خیر و برکت رسول عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادتی محبت کا سبب ہے۔

(تواریخ حبیب الٰہ صفحہ 17، قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

جیسا کہ قبل ازیں آپ پڑھ چکے ہیں کہ علامہ ابن جوزی نے مصر اور شام کا ذکر کیا اس طرح ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری حجۃ الدین امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ ظفر مکی علیہ رحمت القوی اور علامہ شامی نے بھی مصر اور شام میں محافل میلاد کا ذکر کیا ہے ملاحظہ ہو۔

(المورد الروی فی مولد النبوی صفحہ 27 مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور پاکستان، سبل الہدیٰ والرشاد

جلد 1 صفحہ 363 'دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

قوص میں محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ہمارے ایک مہربان دوست ناصر الدین محمود بن عطار بیان کرتے ہیں کہ بے شک محمد بن ابراہیم سبتی مالکی جو قوص کے رہنے والے تھے اور صاحب عمل علماء میں سے تھے' اپنے دار العلوم میں حضور جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن محفل میلاد منعقد کرتے اور مدرسہ میں چھٹی کرتے اور کہتے' اے فقیہہ! آج خوشی اور مسرت کا دن ہے بچوں کو چھوڑ دو' پس ہمیں چھٹی دی جاتی۔

(حسن المقصد فی عمل المولد صفحہ 67-66 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان' الحاوی للفتاوئ جلد 1 'صفحہ 189 'دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان' حجۃ اللہ علی العالمین جلد 1 صفحہ 383 'ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور پاکستان)

نوٹ: امام سیوطی کا رسالہ ''حسن المقصد'' رسائل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ قادری رضویہ کتب خانہ میں بھی شامل ہے لیکن اس میں حکایت مندرجہ بالا نہیں ہے جو کہ اس کے صفحہ 190 پر ہونی تھی۔

تو جی قارئین! مندرجہ بالا پوری تفصیل سے معلوم ہوا کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ' مصر' شام' قرطبہ' سپین' قوص' قاہرہ' برصغیر پاک وہند اور عجم کے رہنے والوں کا یہ عالم تھا کہ وہ بارہ ربیع الاول کے دن محافل کا خصوصی' اہتمام و انصرام کتے چلے آئے ہیں اور یہ ایک تاریخی تسلسل ہے۔

یہاں پر یہ بھی یاد رہے کہ بلاد اسلامیہ کے یہ لوگ بریلوی نہیں ہے نہ ہی حرمین شریفین اور مصر وشام اور اندلس' یمن کے لوگ بریلوی مکتب فکر کے تھے۔ کیا یہ ظلم عظیم نہیں ہے کہ جو لوگ اسلامی تاریخ سے کوئی واقفیت نہیں رکھتے اور ان کا مسلک شکوک وشبہات اور فتنہ وفساد پھیلانے کے سوا اور کچھ نہیں وہ اسلام کی مسلمہ تعلیمات کو مشکوک بنانے پر

تلے ہوئے ہیں۔ اسلامی تاریخ ماخذ تک ان کی رسائی نہیں جس کی وجہ سے وہ جھوٹ بولتے ہیں اور ایمانی حقائق کو مسخ کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں' ایسے لوگ محض جہالت کا پرچار کرتے ہیں۔

تقریبات میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ماضی کی کتابوں کا انہوں نے کبھی مطالعہ کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی' اپنے چند ملاؤں کے کہنے پر لگے ہوئے ہیں۔ تاریخ مسخ ہوتی ہے تو ہو جائے۔ ائمہ محدثین وسیرت نگار و اولیاء کاملین بدعتی اور دوزخی ہوتے ہیں تو ہو جائیں۔ بس ان کے دل و دماغ پر ایک دھن سوار ہے کہ محفل میلاد نہیں ہونی چاہئے اور اسے بدعت سیۂ اور بدعت ضلالت قرار دینا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ان کو تاریخ کا' قدیم کتابوں کا مطالعہ کرنے اور مولویوں کے چکروں سے نکل کر عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال: عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس کا کیا ثبوت ہے جو آپ نکالتے ہو؟

جواب: جب جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ کی طرف چل پڑے تو صبح کفار کو پتہ چلا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ چھوڑ چکے ہیں۔ انہیں بڑا افسوس ہوا' سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا تلاش کیا لیکن میرے لجپال آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش نہ کر سکے۔ آخر کار انہوں نے اعلان کیا کہ جو بندہ مسلمانوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قید کر کے ہمارے پاس لائے گا اس کو سرخ رنگ کے 10 اونٹ انعام دیئے جائیں گے۔ اس اعلان کو سن کر بڑے بڑے پہلوان اور بہادر اپنے ساتھیوں کو لے کر حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش کرنے والوں میں ایک بریدہ اسلمی تھا جو 70 آدمیوں کو ساتھ لے کر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کے لئے نکلے' کسی نے بتایا کہ مسلمانوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کے ساتھ یثرب جا رہا ہے۔ بریدہ نے ساتھیوں سمیت گھوڑے دوڑائے اور مدینہ

شریف سے کچھ فاصلے پر آ کرانہوں نے جان دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا محاصرہ کرلیا۔

بریدہ میرے لجپال آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا' سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بریدہ کو ساتھیوں سمیت دیکھا تو گھبرائے نہیں' پریشان نہیں ہوئے بلکہ تبسم فرماتے ہوئے بریدہ سے پوچھا:

تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کیا بریدہ' اس کا نام سن کر ارشاد فرمایا: **قد برد امرنا وصلح** ہمارا کام اچھا اور آخر صلح ہے۔

پھر جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کس خاندان سے ہو؟ عرض کیا قبیلہ بنی اسلم سے۔ فرمایا: پھر تو سلامتی ہی سلامتی ہے۔ پھر دریافت فرمایا: بنی اسلم کے کس خاندان سے ہو؟ عرض کیا بنی سہم سے۔ ارشاد فرمایا: **اصبت سهمك**' تو نے اپنا حصہ پالیا ہے۔

بریدہ جو کہ مالک و مختار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرنے آیا تھا خود چہرہ والضحی اور زلف والیل اور میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نرم اور میٹھی گفتگو کا اسیر ہوگیا۔

پھر بریدہ نے سوال کیا کہ آپ کون ہو؟ تو جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انا محمد الرسول الله صلى الله عليه وسلم

اے بریدہ! میں خدا کا رسول محمد عربی ہوں۔

جب بریدہ نے حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامی اسم گرامی سنا تو عرض کی کہ مجھے کلمہ پڑھا کر اپنی غلامی میں داخل فرمالیں۔

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے بھی بنا دیتا ہے سب نام محمد ﷺ

جب بریدہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا تو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مدینہ منورہ بغیر پرچم کے داخل نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کیا کیا

کہ اپنا عمامہ سر سے اتارا اور اسے کھول کر اپنے نیزے پر باندھا اور حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے آگے آگے چلنے لگے اور 70 سے زائد آدمیوں کا یہ جلوس کیونکہ بریدہ رضی اللہ عنہ نے مع قافلہ اسلام قبول کیا تھا شہر شفاعت نگر کی جانب چل پڑا الفاظ ملاحظہ ہوں۔

لاتدخل المدینة الا ومعك لواء فعل عمامته ثم شد فی رمح ثم مشی بین یدیه

(الوفا باحوال مصطفیٰ صفحہ 297، حامد اینڈ کمپنی لاہور پاکستان، سیرت حلبیہ جلد 2 صفحہ 71، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، مدراج النبوت جلد 2، صفحہ 103، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، السیرۃ النبویہ جلد 1 صفحہ 403، ضیاء القران پبلی کیشنز لاہور، جامع الآثار فی مولد النبی المختار جلد 4، صفحہ 2150، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

کیا یہ حدیث شریف واضح طور پر جلوس کی دلیل نہیں ہے؟

یہ جلوس میلاد کا نہ سہی لیکن ایمانداری سے بتائیے کہ اس حدیث شریف میں میلاد وغیرہ کے جلوسوں کا واضح ترین اشارہ ہے کہ نہیں ہے؟ اگر شراب کی حرمت سے ہیروئن کی حرمت نکل رہی ہے اور اگر مکبر کے ثبوت سے لاؤڈ سپیکر کا ثبوت مل رہا ہے۔

بلکہ فقہاء کی عبارت میں معمولی سا جزیہ دستیاب ہو جانے سے بے شمار نئی باتوں کا جواز نکال لیا جاتا ہے تو پھر ان کے ہوتے ہوئے جلوس میلاد کے جواز میں کیا شک وشبہ باقی رہ جاتا ہے۔

اگر یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر جلوس اور ریلی نکالنا جائز ہے، یوم فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر جلوس نکالنا جائز ہے۔ یوم عثمان رضی اللہ عنہ پر جلوس نکالنا جائز ہے، حکومتوں کو بچانے کے لئے جلوس نکالنا جائز ہے، مولویوں کے مرنے پر جلوس نکالنا جائز ہے تو پھر میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس جائز کیوں نہیں؟

ربوہ میں ہر سال دیوبندی بارہ ربیع الاول شریف کو مخصوص لباس کے ساتھ جلوس نکالتے ہیں ہمارا جلوس جا رہا ہوتا ہے اور سامنے سے ان کا جلوس آ رہا ہوتا ہے۔ ہجری

1435 میں بھی جلوس نکالا۔ دیوبندیوں نے جس میں واضح طور پر مولوی منظور چنیوٹی کا بیٹا الیاس چنیوٹی نظر آ رہا ہے' ملاحظہ ہو۔

(روزنامہ نئی بات 16 جنوری 2014ء' 16 ربیع الاول)

اور یہ 36واں سالانہ جلوس تھا۔

اسی طرح دیوبندیوں نے ضلع چنیوٹ شہر میں اشتہار شائع کیا جس کا عنوان یہ تھا۔

مدح صحابہ جلوس:

23 اپریل 2014ء کو بعد از نماز ظہر یہ جلوس یوم صدیق اکبر کے موقع پر نکالا گیا۔ اشتہار ہمارے پاس موجود ہے اسی طرح پھر اسی نام سے اشتہار شائع کیا گیا اور جلوس نکالا گیا۔

اور یہ دوسرا جلوس یکم محرم ہجری 1436ء کو بعد از نماز ظہر مولوی منظور چنیوٹی کی مسجد جامع صدیق اکبر سے نکالا گیا۔ ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے۔ فیصل آباد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یوم شہادت پر جلوس نکالا گیا' ملاحظہ ہو۔

(روزنامہ جنگ 21 جولائی 2014ء' 22 رمضان ہجری 1435)

اسلام آباد میں دھرنوں کیخلاف دیوبندیوں نے جلوس بنام ریلی نکالا جس میں سپاہ صحابہ کے سربراہ احمد لدھیانوی نے خطاب کیا' ملاحظہ ہو۔

(روزنامہ امن 23 اگست 2014ء' 26 شوال ہجری 1435)

دیوبندیوں اور وہابیوں یعنی اہلحدیثوں نے لاہور میں دھرنوں کیخلاف جلوس نکالا جس کے پینافلیکس پورے شہر لاہور میں لگائے گئے میڈیا پر دکھایا گیا اور ملاحظہ ہو۔

(روزنامہ جنگ 23 اگست 2014ء' ہجری 1435)

اسی طرح استحکام پاکستان کے نام سے بھی جلوس نکالے گئے۔

سوال یہ ہے کہ ان جلوسوں اور ریلیوں کا نکالنا قرآن کی سنت و حدیث سے ثابت ہے۔

خلافت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کتنی بار آیا تو کیا سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منایا اور جلوس نکالا؟ اگر نہیں تو کیا تم لوگوں کو فاروق اعظم سے زیادہ تاجدار صداقت سے محبت ہے؟

خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں کتنی بار یوم صدیق اکبر و یوم عمر فاروق رضی اللہ عنہ آیا تو سیدنا تاجدار سخاوت رضی اللہ عنہ نے شیخین کے دن منائے اور جلوس نکالے؟ اگر نہیں تو پھر وہی سوال۔

خلافت حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ میں اصحاب ثلاثہ کے ایام کتنی بار آئے تو کیا مولا علی رضی اللہ عنہ نے یہ ایام منائے اور جلوس نکالے؟ اور اگر نہیں تو پھر وہی سوال۔

خلافت حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں یہ ایام کتنی بار آئے تو کیا انہوں نے یہ ایام منائے اور جلوس نکالے؟

میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر ایسی گردانیں پڑھنے والوں کو اچھی طرح یہ ایام یاد ہوں گے۔نہیں تو سوچیں اور جواب دیں اگر یہ سب جلوس جائز ہیں تو میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس ناجائز کیوں؟

جلوس میلاد اور مفتی محمود کی قیادت:

1977ء میں جب بھٹو کے خلاف تحریک چلی تو پاکستان کی تمام مذہبی جماعتوں نے اتحاد کرلیا جس کا نام رکھا گیا ''قومی اتحاد'' اس اتحاد کے صدر مولوی فضل الرحمٰن کے والد مفتی محمود صاحب۔

اس اتحاد کے زمانے میں ربیع الاول شریف آیا تو اخباروں میں ایک خبر لگی ملاحظہ ہو۔

اسلامی قوانین کے بعد قومی اتحاد کی تحریک کا مثبت مقصد حاصل ہوگا۔مفتی محمود'' معاشرے کو مکمل طور پر اسلامی بنانے میں کچھ وقت لگے گا۔عید میلاد کے موقع پر مفتی محمود

کی قیادت میں عظیم الشان جلوس نکالا جائے گا۔

(روزنامہ حریت 11 فروری 1979ء)

قومی اتحاد کے صدر مفتی محمود اور نائب صدر نوابزادہ نصر اللہ خان کل یہاں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس کی قیادت کریں گے یہ جلوس نیلا گنبد سے نکل کر مسجد شہداء لاہور میں ختم ہوگا۔

(روزنامہ مشرق 10 فروری 1979ء)

جب تک یہ اتحاد رہا تو دیوبندیوں کے بہت بڑے مفتی، مولوی فضل الرحمٰن کے والد، مفتی محمود صدر جمعیت علماء اسلام اس جلوس کی قیادت کرتے رہے۔ اگر یہ حرام تھا کیا اس وقت حلال ہوگیا تھا؟ اگرچہ بدعت تھا اور اس وقت سنت بن گیا تھا؟ اور آج تک مولوی صاحب کے آبائی شہر ڈیرہ اسماعیل خان میں یہ جلوس نکالا جاتا ہے۔

قد آدم جتنے اشتہار چھپتے ہیں، مولوی فضل الرحمٰن سمیت دیگر دیوبندی علماء خطاب کرتے ہیں اور نیچے لکھا ہوتا ہے۔

منجانب: تنظیم اہلسنّت والجماعت دیوبندی ڈیرہ اسماعیل خان اس کا مطلب ہوا کہ یہ جلوس دیوبندیوں کے لئے جائز ہے اور غلامان رسول سنیوں کے لئے ناجائز کیا بات ہے۔

شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ کا فتویٰ:

مولوی عبدالرحمٰن اشرفی دیوبندی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں۔

سوال وجواب قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

سوال: جو لوگ عید میلاد النبی مناتے ہیں، جلسے جلوس کرتے ہیں، شرعاً اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے؟

جواب: یہ تمام چیزیں ایسی ہیں کہ انہیں بطور مصلحت جائز قرار دیا جا سکتا ہے شرط

یہ ہے کہ دین کا جز نہ سمجھا جائے، دین کے واسطے کو عمل کرنا اور چیز ہے اور دین کا جز سمجھ کر کرنا اور چیز ہے۔

دونوں کے فرق کو ذہن میں رکھنا ہے۔

(روزنامہ جنگ جمعہ میگزین اگست 1992ء)

دیکھا آپ نے کہ دیوبندی شیخ الحدیث صاحب کیسے عوام کو چکمہ دے گئے کہ اگر انکار کروں تو عاشقان مصطفیٰ کا سامنا ہے اور اگر اقرار کروں تو اپنوں نے نہیں چھوڑنا تو ایسی بات کی کہ دونوں گھر راضی ہو جائیں۔

پاکستان کے دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:

سوال: جلوس عید میلادالنبی کا کیا حکم ہے۔

جواب: جائز ہے جبکہ منکرات سے خالی ہو۔

(فتاویٰ فریدیہ جلد 1 صفحہ 15-314، طبع ہفتم 2012ء مقام اشاعت دارالعلوم صدیقہ ضلع صوابی)

پرچم میلاد کا ثبوت:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ والی حدیث پاک سے تو میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پرچم لگانا ولہرانا بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے عمامہ شریف کا پرچم بنا کر اہل مدینہ کو آمد مصطفیٰ کی خبر دی۔

اور اس کے علاوہ کتب سیرت سے، کتب اہلسنّت ومخالفین سے آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر جھنڈے لگانا ثابت ہوتا ہے، ملاحظہ ہو۔

برکۃ المصطفیٰ فی الہند، محقق علی الاطلاق، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں۔

رایت ثلاثہ اعلام مضروبات: علما فی المشرق و علما فی المضرب و علما فی ظھر الکعبة

ترجمہ: میں نے دیکھا کہ تین جھنڈے نصب کیے گئے' ایک مشرق میں' ایک مغرب میں اور ایک کعبہ کی چھت پر

(مواہب اللدنیہ مع زرقانی جلد 1 'صفحہ 211' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' خصائص الکبریٰ جلد 1 ' صفحہ 82' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' سیرت حلبیہ جلد 1 ' صفحہ 98' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' زرقانی علی المواہب جلد 1 ' صفحہ 211' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' مدارج النبوت جلد 2 صفحہ 34' ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور پاکستان' سیرت نبویہ جلد 1 ' صفحہ 56' ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور پاکستان' ماثبت بالسنہ صفحہ 75' دارالاشاعت کراچی پاکستان' جواہر البحار جلد 3 ' صفحہ 323' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' جواہر البحار جلد 3 ' صفحہ 564' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' حجۃ اللہ علی العالمین جلد 1 ' صفحہ 398' ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور' الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ صفحہ 9' فاران اکیڈمی لاہور)

حضرت علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم' نور مجسم' شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ آپ نے اس مبارک بچے کی ولادت کے وقت کیا دیکھا؟

تو سیدہ آمنہ پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عباس!

میں نے سندس کا ایک جھنڈا دیکھا جو یاقوت کے بانس پر لہرا رہا تھا اور وہ زمین و آسمان کے درمیان تھا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین جلد 1 صفحہ 366' ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

اعلام ثلاثہ کا رنگ کیا تھا:

وہابی یعنی اہل حدیث مولوی امیر علی لکھتا ہے کہ:

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حمل میں آئے......تو جبریل امین نے کعبہ پر سبز علم

قائم کیا۔

سید امیر علی غیر مقلد' تفسیر مواہب الرحمٰن جلد 10 صفحہ 603 مکتبہ رحمانیہ لاہور

لو جی قارئین! وہابی محقق و مفسر نے صاف لکھ دیا ہے کہ سبز جھنڈا جناب سیدنا جبریل امین علیہ السلام نے لگایا' تو ظاہر بات ہے کہ سیدنا جناب جبرئیل امین علیہ السلام نے یہ کام حکم خداوندی سے کیا کیوں کہ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ جبرائیل علیہ السلام کے بغیر خدا کے حکم کے جھنڈا لگائیں تو معلوم ہوا کہ آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سبز پرچم لگوانا سنت رب العلمین ہے اور لگانا سنت جبریل امین ہے۔ اسی بات کو امام عشق و محبت' مجدد دین و ملت' حامیء سنت' ماحی بدعت عاشق رسول' فنافی الرسول' سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا۔

روح الامین نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اڑا پھریرا' صبح شب ولادت

سوال: یہ جو محفل میلاد پر چراغاں کیا جاتا ہے' روشنی کی جاتی ہے اس کا کوئی ثبوت ہے؟

جواب: جی ہاں! ثبوت ہے کہ خود خدا نے روشنی کی محبوب علیہ السلام کی آمد پر...... حضرت ابوالعاص کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ:

جب آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا وقت قریب آیا تو میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت قریب ہوئی تو

نظرت الی النحوم تدلی حتی انی اقول لتقعن

تو میں نے دیکھا کہ ستارے اتنے قریب آ گئے کہ مجھے لگا کہ مجھ پر گر جائیں گے۔

فلما ولدت خرج منها نور اضاء له البيت الذى نحن فيه والدار

پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو اتنا نور خارج ہوا کہ جس
نے ہمارے کمرے اور گھر کو بھر دیا۔

فماشی انظر الیه الانور

پس میں نے جس چیز کی طرف دیکھا نور ہی نور نظر آیا۔

(معجم الکبیر جلد 10، صفحہ 495، رقم الحدیث 20964، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، مجمع الزوائد جلد 8، صفحہ 286 رقم الحدیث 13839 دارالکتب العلمیہ بیروت، دلائل النبوۃ صفحہ 138، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور پاکستان، خصائص الکبریٰ جلد 1، صفحہ 78، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، مواہب اللدنیہ مع زرقانی جلد 1، صفحہ 218، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، زرقانی علی المواہب جلد 1 صفحہ 218، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، مدارج النبوت جلد 2، صفحہ 33، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 923 ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ
ابونعیم نے عطا بن یسار کے واسطے سے ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ انہوں نے حضرت سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، وہ فرماتی ہیں کہ رات میں نے نور جنا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گے یہاں تک کہ میں نے انہیں دیکھ لیا۔

(مواہب اللدنیہ مع زرقانی جلد 1 صفحہ 219، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، خصائص الکبریٰ جلد 1، صفحہ 79، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

معلوم ہوا آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر خالق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا چراغاں اور ایسی لائٹنگ کا اہتمام فرمایا کہ ساری دنیا نور علیٰ نور ہو گئی۔

صرف یہی نہیں کہ جب جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت طیب ہوئی تو چراغاں فرمایا بلکہ جب آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بلایا شب معراج تو اس رات بھی چراغاں فرمایا۔ معراج کی رات جب جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعزاز واکرام کے لئے اس مبارک درخت کو سونے کے جگمگاتے ٹکڑوں

سے سجایا گیا' چنانچہ حدیث شریف میں فرمان باری تعالیٰ:

اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰیo

جب سدرۃ پر چھارہا تھا جو چھارہا تھا۔ (پارہ نمبر 27 سورۃ النجم آیت 16)

کی تفسیر میں ہے

فراش من ذهب

یعنی اس وقت سدرۃ المنتہیٰ پر سونے کے جگمگ جگمگ کرتے ٹکڑے چھارہے تھے۔

(صحیح مسلم صفحہ 30-129 رقم الحدیث 430۔ دارالمعرفہ بیروت لبنان' سنن نسائی جلد 1 صفحہ 182' رقم الحدیث 450' فرید بکسٹال لاہور پاکستان' جامع ترمذی صفحہ 755 رقم الحدیث 3276' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' تفسیر صاوی جلد 4' صفحہ 129' دارالحدیث قاہرہ مصر' تفسیر الکبیر' تفسیر القرآن العظیم المعروف تفسیر طبرانی جلد 5' صفحہ 139' دارالکتب الثقافی الان' تفسیر روح المعانی جلد 9 صفحہ 226' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

معلوم ہوا کہ آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر چراغاں کرانا سنت خداوندی ہے۔

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ محفل میلاد ایک بدعت ہے کیا یہ حقیقت ہے؟

جواب: جی نہیں یہ حقیقت نہیں بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو قرآن وسنت سے ثابت ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسئلہ بدعت پر علمی تحقیق کے لئے علماء اہلسنّت کی کتب کی طرف اور عام فہم سادہ سی گفتگو کے لئے بندہ ناچیز کی کتاب ملاحظہ فرمائیں۔

(حقائق میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 156-140 اکبر بک سیلرز لاہور)

سوال: اسلام میں تو دو عیدیں ہیں یہ تیسری عید میلاد تم لوگوں نے کہاں سے نکال لی ہے؟

جواب: جی اسلام میں دو نہیں کئی عیدیں ہیں مثلاً جمعہ شریف کو عید قرار دیا گیا ہے۔

یوم عرفہ کو عید قرار دیا گیا ہے۔ ایام تشریق کو عید قرار دیا گیا ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے بندہ ناچیز کی کتاب

(حقائق میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ185-174 اکبر بک سیلرز لاہور)

ایسی تحقیق قارئین کو اور کسی مقام پر نہیں ملے گی والحمد للہ علٰی ذٰلك لیکن صرف چند ایک باتیں جو اس میں نہیں درج کی جاتی ہیں۔ نہ صرف یہ کہ جمعہ، عرفہ اور ایام تشریق کو عید قرار دیا گیا بلکہ یوم عاشوراء یعنی 10 محرم شریف کو بھی عید قرار دیا گیا ہے، ملاحظہ ہو۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر ارشاد فرمایا:

ان یوم عاشوراء یوم عید

بے شک یوم عاشوراء عید کا دن ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد 2 صفحہ 313 رقم الحدیث 9373 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

ظاہر بات ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوگی اپنی طرف سے تو ایسی بات نہیں کہی جاسکتی۔

اب بتائیں معترضین ومنکرین عید میلاد! جو کہتے ہیں کہ تم نے تیسری عید کہاں سے نکال لی، اب لگاؤ فتویٰ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر، خود کو بڑا محبّ سمجھتے ہو، جناب امیر شام کا۔

اگر واقعی تم محبّ ہو تو پھر مان جاؤ کہ عیدیں دو ہی نہیں بلکہ اور بھی ہیں۔

یہاں ہم قارئین کی نظر ایک اور بات بھی کرتے چلے جائیں کہ محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدعت کہنے والے، جن کا یہ دعویٰ ہے کہ بدعت ایک ہی ہے اور وہ جہنم میں لے جانے والا کام ہے، بدعت کی کوئی قسم اقسام نہیں۔ محدثین نے جو بدعت کی پانچ اقسام بیان کی ہیں ان کا بھی انکار کردیتے ہیں بغض میلاد میں جیسا کہ ابن تیمیہ نے کہا، لیکن جب حضرت امیر معاویہ کی باری تو ماننے پر مجبور ہوگئے کیونکہ حضرت سیدنا امیر

معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعض افعال کو بدعت کہا گیا ہے تو اس پر سب لوگ حتیٰ ابن تیمیہ بھی لکھ گیا کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں ایک لغوی اور اصطلاحی لیکن صد افسوس کہ جب محفل میلاد شریف کی باری آتی ہے تو ان کو یہ تمام اقسام بھول جاتی ہیں۔

لغوی اور اصطلاحی کا فرق بیان کر کے جب حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دفاع کرنا جائز ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک کی محفل کا دفاع کرنا بھی جائز ہے۔

لغوی اور اصطلاحی کی اقسام دیکھنے کے لئے ملاحظہ ہو۔

(اقتضاء الصراط المستقیم اور حضرت امیر معاویہ اور تاریخی روایات، ادارۃ معاالامعارف کراچی)

سوال: بارہ ربیع الاول اگر عید کا دن ہے تو عید کے دن تو روزہ رکھنا منع ہے تو پھر بارہ کو روزہ کیوں رکھتے ہو؟

جواب: کسی دن کا عید ہونا مطلق طور پر روزہ رکھنے کے لئے مانع نہیں ہے، یوم عاشورہ اور یوم عرفہ اور یوم جمعہ شریف کو عید جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا لیکن ساتھ ساتھ روزہ کا بھی حکم دیا ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عرفہ کو عید قرار دیا اور دوسری حدیث میں یوم عرفہ کے روزہ کی فضیلت و ترغیب و ترہیب کو بیان فرمایا ملاحظہ ہو۔

شہنشاہ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے اللہ تعالیٰ جل جلالہ پر گمان ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے اور عاشوراء کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(صحیح مسلم صفحہ 519 رقم الحدیث 2738، دار المعرفہ بیروت لبنان، سنن ابوداؤد جلد 2 صفحہ 440 رقم الحدیث 2425، دار المعرفہ بیروت، جامع ترمذی صفحہ 209 رقم الحدیث 749، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، سنن ابن ماجہ جلد 1، صفحہ 450 رقم الحدیث 1730 فرید بکسٹال لاہور، سنن ابن ماجہ جلد 1، صفحہ 451 رقم الحدیث 1738 فرید بکسٹال لاہور)

یہ تو تھا عرفہ اور عاشورہ کا روزہ اور اس کی فضیلت اور اس کا عید ہونا۔ رہی بات جمعہ

شریف کی تو جمعہ شریف کو بھی عید قرار دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(سنن الکبریٰ جلد 3 ' صفحہ 643 ' رقم الحدیث 5960 ' دارالحدیث قاہرہ مصر' سنن ابن ماجہ جلد 1 صفحہ 291 ' رقم الحدیث 1098 ' فرید بک سٹال لاہور' سنن ابن ماجہ جلد 345 رقم الحدیث 1310 ' فرید بک سٹال لاہور' سنن ابوداؤد جلد 1 ' صفحہ 407 ' رقم الحدیث 1073 ' فرید بکسٹال لاہور' سنن ابن ماجہ جلد 1 ' صفحہ 345 ' رقم الحدیث 1311 ' فرید بکسٹال لاہور' معجم الاوسط جلد 7 صفحہ 230 رقم الحدیث 7335 ' مکتبۃ المعارف ریاض' الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 323 رقم الحدیث 1064 ' دارالحدیث قاہرہ مصر' سنن ابن ماجہ جلد 1 صفحہ 288 ' رقم الحدیث 1084 ' فرید بک سٹال لاہور' الترغیب والترہیب جلد 1 ' صفحہ 317 ' رقم الحدیث 1044 ' دارالحدیث قاہرہ مصر' صحیح ابن خزیمہ جلد 2 ' صفحہ 1035 ' رقم الحدیث 2166 ' المکتب الاسلامی بیروت لبنان' صحیح ابن حبان صفحہ 995 رقم الحدیث 3610 ' دارالمعرف بیروت' صحیح ابن حبان صفحہ 995 رقم الحدیث 3610 دارالعرفہ بیروت لبنان' الجامع الصغیر صفحہ 52 رقم الحدیث' 2522 ' دارالکتب العلمیہ بیروت' مسند احمد جلد 1 صفحہ 675 ' رقم الحدیث 8012 ' بیت الافکار الدولیہ اردن' مسند احمد جلد 1 صفحہ 874 ' رقم الحدیث 10903 بیت الافکار الدولیہ اردن' کشف الغمہ جلد 1 ' صفحہ 464 ' ادارہ پیغام القرآن لاہور' سنن دارمی صفحہ 256 رقم الحدیث 1653 مکتبہ الطبری مصر' سنن ابوداؤد جلد 1 ' صفحہ 406 رقم الحدیث 1070 ' فرید بک سٹال لاہور' سنن نسائی جلد 1 صفحہ 543 ' رقم الحدیث 1090 ' فرید بکسٹال لاہور' مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 417 ' رقم الحدیث 1063 ' مکتبۃ العصریہ بیروت' سنن الکبریٰ جلد 2 ' صفحہ 310 ' رقم الحدیث 1806 مؤسۃ الرسالہ بیروت' صحیح ابن خزیمہ جلد 1 صفحہ 709 رقم الحدیث 1464 المکتب الاسلامی بیروت' مستدرک حاکم جلد 1 ' صفحہ 417 رقم الحدیث 1064 مکتبۃ المصریہ بیروت' سنن ابوداؤد جلد 1 ' صفحہ 407 رقم الحدیث 1072 فرید بکسٹال لاہور)

مندرجہ بالا مقامات پر مختلف احادیث مبارکہ میں جمعہ شریف کو مسلمانوں کی عید قرار دیا گیا ہے اور دوسری طرف جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود جمعہ شریف کا روزہ رکھنے کا حکم بھی فرمایا۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی بھی جمعہ کا اکیلا روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد کا بھی (یعنی جمعرات یا ہفتہ کا)

(صحیح مسلم صفحہ 508، رقم الحدیث 2678 دارالمعرفہ بیروت لبنان، صحیح بخاری جلد 1، صفحہ 795، رقم الحدیث 1985، فرید بک سٹال لاہور، سنن ابوداؤد جلد 2، صفحہ 438 رقم الحدیث 2420 دارالمعرفہ بیروت، سنن ترمذی صفحہ 208 رقم الحدیث 743 دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، سنن ابن ماجہ جلد 1 صفحہ 448 رقم الحدیث 1723 فرید بکسٹال لاہور)

اب اس حدیث میں واضح طور پر جمعہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور کوئی نہ بھی رکھے تو رمضان شریف میں تو چار یا پانچ جمعے ہوتے ہیں اور ان کا روزہ بھی فرض ہوتا ہے اور جمعہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید بھی قرار دیا ہے۔

تو یہ روزہ عید کے دن ہوا یا نہیں؟

اس لئے معترضین کا یہ اعتراض ختم ہو گیا کہ عید ہے تو پھر روزہ کیوں؟

دوسری بات یہ کہ شکر ہے خدا کا آپ نے یہ تو مان لیا کہ ہم روزہ رکھتے ہیں۔

دوسرا جواب: عیدین کے روز تو روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے جیسا کہ حدیث شریف جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد میں ہے اور ردالمختار جلد 3 صفحہ 391 پر بھی ہے جبکہ ولادت کے دن روزہ رکھنا ثابت ہے۔

سوال: اگر یہ بارہ ربیع الاول عید کا دن ہے تو تم عید کی نماز کیوں نہیں پڑھتے؟

جواب: ہر عید کے لئے نماز ہونا ضروری نہیں جیسا کہ عرفہ اور عاشورا اور ایام تشریق کو احادیث میں عید کہا گیا مگر ان میں عید کی نماز نہیں، اسی عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی نماز نہیں، عید کی نماز صرف دو عیدوں یعنی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں ہے۔

دوسرا جواب: عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم عرفی عید ہے شرعی نہیں کہ جس کی نماز ہو۔

سوال: محافل میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دن مقرر کرنا کیسا ہے؟

جواب: اس کے لئے دیکھئے فقیر کی کتاب، حقائق میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ 229-31 اکبر بک سیلرز لاہور

سوال: بارہ ربیع الاول کو تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہے تو تم بارہ کو عید کرتے ہو یہ کیسا عشق ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال اور تمہاری؟

جواب: معترضین کی خدمت میں گزارش ہے کہ جناب وصال بارہ ربیع الاول کو نہیں بلکہ دو ربیع الاول کو ہے۔ آیئے چند حوالہ جات آپ کی نذر کرتے ہیں اگر آپ کو نظر آ جائیں تو۔

حوالہ نمبر 1: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 911 لکھتے ہیں:
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک دو ربیع الاول شریف کو ہوا۔
(تنویر الحوالک شرح علی موطا امام مالک صفحہ 271 مکتبہ عصریہ بیروت لبنان)

حوالہ نمبر 2: معتبر ترین روایات کے مطابق اس روز پیر تھا اور ربیع الاول کی دو تاریخ تھی اور گیارہ سن ہجری۔
(نقوش، رسول نمبر جلد 2 صفحہ 678 شمارہ نمبر 130 دسمبر 1982ء)

حوالہ نمبر 3: ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں:
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یوم وفات دو ربیع الاول ہے۔
(اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد 19، صفحہ 67 پنجاب یونیورسٹی لاہور)

حوالہ نمبر 4: فتاویٰ دار العلوم دیوبند پاکستان میں ہے۔
تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ تاریخ وفات دو ربیع الاول ہے۔
(فتاویٰ فریدیہ المعروف فتاویٰ دار العلوم دیوبند ثانی جلد 1 صفحہ 456 مطبوعہ زروبی ضلع صوابی)

حوالہ نمبر 5: دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب نے لکھا ہے کہ تاریخ وصال بارہ ربیع نہیں بنتی۔
(بیاض اشرفی صفحہ 140، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

تاریخ وصال کی مزید مفصل تحقیق کے لئے دیکھئے، حقائق میلادالنبی صفحہ 226-218 مگر یہ حوالہ جات وہاں نہیں ہیں۔

دوسرا جواب: اگر مان بھی لیں کہ وصال حضور صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ربیع الاول کو ہی

ہواتو بھی اس سے ممانعت محفل میلاد پر استدلال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ سوگ تین دن ہے چودہ سو سال نہیں۔

منکرین بھی عجیب شے ہیں کہ محرم میں اہل تشیع کو مجرم و گناہگار قرار دیتے ہیں کہ تم حضرت حسین علیہ السلام کا سوگ کیوں مناتے ہو اور ایک ماہ بعد ہمیں کہتے ہیں کہ تم لوگ نبی پاک علیہ السلام کا سوگ مناؤ ایک ماہ بعد شریعت تبدیل۔

ڈیرہ اسماعیل خان اور ربورہ میں جلوس جائز باقی دنیا میں ناجائز' واہ کیا بات ہے۔

؎ جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اور اگر جناب کا بارہ ربیع الاول کو ماتم کرنے کا ارادہ ہے تو ہم آپ کو مشورہ دیں گے کہ جناب یہ کام اندر چاردیواری میں رکھنا تا کہ شیعہ کو منہ دکھانے کے قابل رہ جاؤ اور ان کو تقویت نہ ملے۔

لیکن یہ یاد رکھنا کہ آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پریشان ہونا' رونا' پیٹنا' چیخنا' چلانا' واویلا کرنا' اظہار افسوس کرنا' یہ مسلمان کا کام نہیں بلکہ شیطان کا طریقہ ہے۔

سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں:

حضرت مجاہد تابعی فرماتے ہیں کہ

شیطان چار دفعہ بہت زیادہ دھاڑیں مار مار کر رویا

(1) جب اسے لعنتی قرار دیا گیا (2) جب اسے زمین پر اتارا گیا (3) جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی (4) جب جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

(روض الانف جلد 1 صفحہ 351' ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور' تفسیر قرطبی جلد 1 صفحہ 78' دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان' حلیۃ الاولیاء' جلد 3 صفحہ 320 رقم الحدیث 4209 مکتبہ توفیقیہ لاہور' تفسیر عزیزی جلد 1 صفحہ 148 نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور' غنیۃ الطالبین صفحہ 241' پروگیسو بکس لاہور)

اس لئے جو سچا اور حلالی امتی ہو اسے چاہئے کہ آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس

طرح خوشی کا اظہار کرے کہ زمانے کو بھی پتہ چل جائے کہ شیطان کا نہیں محبوب رحمان کا غلام ہے۔

(1) بارہ ربیع النور اور ظہور نور:

اور جناب معترض! آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ بارہ ربیع الاول شریف کو حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہے نہ کہ وصال باکمال چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی اور ہاتھیوں کا لشکر لے کر ابرہہ نصف محرم کو مکہ شریف پہنچا' لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور ابرہہ کے لشکر لانے کے درمیان 55 راتوں کا فاصلہ ہے۔

(طبقات ابن سعد جلد 1 صفحہ 100 باب ذکر مولد رسول اللہ مطبوعہ بیروت)

حوالہ نمبر 2: مشہور محدث ابن حبان لکھتے ہیں۔

بارہ ربیع الاول بروز پیر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

(الثقات جلد 2 صفحہ 14 مطبوعہ مجلس دائرۃ المعارف النعمانیہ حیدر آباد دکن ہند)

حوالہ نمبر 3: حافظ ابن رجب حنبلی لکھتے ہیں:

علماء کے نزدیک مشہور و معروف تاریخ ولادت بارہ ربیع الاول شریف ہے۔

(لطائف المعارف صفحہ 132' دار الحدیث قاہرہ مصر)

حوالہ نمبر 4: رسول مقبول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت موسم بہار میں دوشنبہ کے دن بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ بنام سیرت خیر الانام صفحہ 66' پنجاب یونیورسٹی لاہور)

حوالہ نمبر 5: برصغیر کے عظیم سکالر' نامور ادیب' تجربہ کار ماہر تعلیم' پروفیسر عربی گورنمنٹ کالج' علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ربیع الاول کو پیر کے دن فجر کے وقت کہ ابھی بعض ستارے آسمان پر نظر آ رہے تھے' پیدا ہوئے۔

(سیرت رسول عربی صفحہ 53' مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور)

حوالہ نمبر 6: پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن صاحب چیئرمین رویت ہلال کمیٹی لکھتے ہیں جمہور علماء امت کے نزدیک ختم المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پیر بارہ ربیع الاول عام الفیل میں ہوئی اسی پر قرون اولیٰ سے امت کا تعامل رہا ہے اور اسی پر تقریباً اجماع ہے۔

(تفہیم المسائل جلد 1 صفحہ 358' ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور)

حوالہ نمبر 7: مولوی احتشام الحق تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں:

آپ عبدالمطلب کے گھرانے میں ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو صبح صادق کے وقت تشریف لائے۔

(بیانات جمعہ صفحہ 236' مکتبہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی 2004ء)

حوالہ نمبر 8: مولوی ظفر عالم ندوی اور ناصر علی لکھتے ہیں:

مشہور بارہ ربیع الاول ہے۔ علامہ سید سلیمان ندوی جو مشہور مؤرخ اسلام ہیں کی یہی تحقیق ہے' علامہ شبلی نے سیرت النبی میں ایک تحقیق کے حوالے سے 9 ربیع الاول لکھا ہے لہٰذا جو مشہور ہے یعنی بارہ ربیع الاول اسی پر اعتبار کیا جائے گا۔

(فتاویٰ ندوۃ العماء جلد 1 صفحہ 158' مجلس نشریات اسلام کراچی)

حوالہ نمبر 9: ابوالحسن علی ندوی دیوبندی کی ہمشیرہ امۃ اللہ تسنیم لکھتی ہیں:

واقعہ اصحاب فیل کے بعد ربیع الاول کی بارہ تاریخ کے دن صبح صادق کے وقت بی بی آمنہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔

(ہمارے حضور صفحہ 22' مکتبۃ الحسن اردو بازار لاہور)

اس کے علاوہ تاریخ ولادت پر 90 حوالہ جات پڑھنے کے لئے دیکھئے۔

(حقائق میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم' صفحہ 213-196 اکبر بک سیلرز لاہور)

سوال: جب تمہارے اعلیٰ حضرت نے تاریخ ولادت آٹھ ربیع الاول لکھی ہے تو تم کیسے کہتے ہو کہ بارہ ہے؟

جواب: یہ اعتراض سراسر تعصب و جہالت اور کذب پر مبنی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمت نے پہلے تاریخ ولادت کے بارے میں جو مختلف اقوال ملتے ہیں وہ نقل فرماتے ہیں۔

اور پھر ان میں سے دو اور بارہ کو معتبر قرار دیا اور ان پر دلائل لکھے، پھر 8 ربیع الاول کو ایک وجہ سے اور بارہ کو کئی وجوہات سے راجح قرار دیا۔ 8 ربیع الاول کو حساب کے اعتبار سے ترجیح دی اور 12 ربیع الاول کو قول جمہور ہونے اور اس پر امت کا تعامل ہونے اور مشہور ہونے کے اعتبار سے راجح قرار دیا۔ تفصیل کے لئے دیکھئے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 414-411 رضا فاؤنڈیشن لاہور)

فتاویٰ رضویہ کے مذکورہ مقام کا مطالعہ کرنے سے معترضین پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ سیدی اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ ربیع الاول کو ہی قول معتبر قرار دیا ہے۔

دوسرا جواب: فرض کرو کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے 8 ربیع الاول شریف کو ہی تاریخ ولادت قرار دیا ہے تو کیا اس سے محفل میلاد ناجائز ہو گئی؟ اور اس کا بدعت ہونا ثابت ہو گیا کیا؟

جہاں منکرین کو 8 ربیع الاول نظر آئی ہے وہیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے میلاد شریف پر دلائل بھی دیئے ہیں۔ آپ نے محفل میلاد کو ناجائز نہیں کہا۔

معترضین کو ہم گزارش کریں گے کہ آپ لوگوں کو بارہ سے 8 ثابت کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ہونے والا، یوں کہ غلامان رسول پھر 8 ربیع الاول شریف بالخصوص محفل میلاد سجا لیں گے تو آپ کے گلے کا پھندہ تو وہیں کا وہیں رہ گیا نا! آپ نے حیلہ ڈھونڈا تھا محفل میلاد کو ناجائز ثابت کرنے کے لئے۔

لیکن تم لوگ تاریخ ولادت 8 یا 9 یا جو بھی ثابت کرو اور اس کی جتنی مرضی تفصیل لکھو

تمام کا جواب صرف ایک جملہ ہے کہ تمہارے نزدیک جو تاریخ ثابت ہے تم اس تاریخ کو میلاد کی محفل سجالو۔

ہمارا سوال: اگر تاریخ ولادت 8 ربیع الاول شریف ہو تو کیا اس سے محفل میلاد بدعت ہو جائے گی؟

اگر نہیں تو پھر تاریخ کی بحث واعتراض کا فائدہ؟

امید ہے کہ تاریخ ولادت اور تاریخ وصال کے بارے شکوک وشبہات ختم ہو گئے ہوں گے لیکن قارئین کی مزید تسلی کے لئے قاضی طاہر ہاشمی دیوبندی کا فیصلہ کن حوالہ پیش کرتے ہیں جو انہوں نے تقریباً 20 صفحات کے بحث ومباحثہ کے بعد اخذ کیا لکھتے ہیں۔

لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ وفات، اقویٰ، ارجح اور اصح قول کے مطابق یکم ربیع الاول ہجری 11 ہے۔

(ماہنامہ نقیب ختم النبوت ملتان فروری 2013ء صفحہ 19)

سوال: تم لوگ یہ صرف ربیع الاول میں ہی کیوں مناتے ہو کیا باقی سارا سال تمہیں خوشی اور محبت نہیں ہوتی؟

جواب: اللہ کے فضل واحسان سے ہمیں ہر سانس کے ساتھ آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی ہوتی ہے لیکن ماہ ربیع الاول شریف اس اظہار کے لئے زیادہ مناسب ہے جیسے دور قرآن، ختم قرآن شریف کے لئے ماہ رمضان المبارک کیونکہ قرآن اسی مہینہ میں اترا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ

ترجمہ: ماہ رمضان وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔

(پارہ نمبر 2 سورۃ البقرۃ، آیت 185)

اور یہاں چونکہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ربیع الاول شریف کو تشریف

لائے اوراسی لیے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر پیر کو روزہ رکھتے تھے۔

یہ تخصیص مناسبت کی وجہ سے ہے اس پر اعتراض یا لعن طعن کرنا بھی ایک جہالت ہے۔

محافل میلاد تو الحمد اللہ پورا سال ہوتی ہیں یہ ربیع الاول شریف اور بالخصوص بارہ کی تخصیص شرعی نہیں کہ ہم اس کو واجب سمجھتے ہیں اور نہ ہی یہ کسی مسلمان کے دل میں یہ بات ہے اور نہ کسی عالم دین نے تحریر کیا کہ ربیع الاول شریف کے علاوہ میلاد کی خوشی نہیں منائی جاسکتی کوئی جاہل سے جاہل بھی ایسا خیال نہیں رکھتا۔

لیکن معترضین کتنے اجہل ہیں کہ اپنی طرف سے یہ جھوٹ ہماری طرف منسوب کرتے ہیں صرف اس لئے کہ کسی حیلے بہانے سے محفل میلاد کو روکا جاسکے لیکن یہ کبھی نہیں ہوسکتا کیونکہ خدا کا وعدہ ہے۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور بلند کیا ہم نے آپ کے لئے آپ کا ذکر۔

(پارہ نمبر 30 سورۃ النشراح آیت نمبر 4)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو خدا نے اپنا ذکر فرمایا ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جس کے ذکر کو خدا بلند کرے کوئی انسان اس کو مٹا سکے؟ محفل میلاد شریف ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل ہے اور یہ ہوتی رہے گی اور منکر جلتے رہیں گے۔ انشاء اللہ

تاجدار بریلی فرماتے ہیں:

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا
پر خاک ہو جائیں جل جانے والے

مٹتے ہیں مٹ گئے مٹ جائیں گے دشمن تیرے
پر نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

سوال: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! حضور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر محفل میں تشریف لانا ضروری نہیں اور نہ یہ ہمارا نظریہ ہے، ہاں جس پر چاہیں نظر کرم فرمائیں، چاہیں تو کسی غلام کے گھر قدم رنجہ فرما ہوں، چاہیں تو کسی محفل میں تشریف لائیں، بقول شاعر

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں، نہ کوئی قریب کی بات ہے
جسے چاہیں اس کو نواز دیں یہ در حبیب کی بات ہے

کئی علمار بانیین و اولیاء کاملین نے جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو محافل و مجالس خیر میں تشریف لاتے دیکھا ہے، اس بات کو سمجھنے کے لئے عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنا پڑے گا۔

حیات النبی اور عقیدہ اہلسنّت:

حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر انور میں زندہ جلوہ فرما ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی زندگی دینوی و ظاہری حیات طیبہ سے بھی افضل و اعلیٰ ہے۔ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب چاہیں، جہاں چاہیں، جس وقت چاہیں تشریف لے جا سکتے ہیں۔ وعدہ خداوندی کو پورا کرنے کے لئے صرف ایک آن کے لئے روح مقدسہ قبض کی گئی اور پھر اسے واپس جسد اقدس میں لوٹا دیا گیا، اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر انور میں بحیات حقیقی زندہ جلوہ فرما ہیں اور اذان و اقامت کے ساتھ نماز ادا فرماتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات برزخی شہدا کی حیات سے بھی افضل ہے، اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تفصیلی اور مدلل مقالہ ہم انشاء اللہ اپنی آنے والی کتاب میں لکھیں گے۔ یہاں قارئین کی خدمت میں چند ایسے واقعات پیش کرتے ہیں

جواس بات کی تائید کرتے ہیں کہ لجپال آقا صلی اللہ علیہ وسلم محافل میلاد و مجالس خیر میں تشریف لاتے ہیں۔

تیری اک نگاہ کی بات ہے:

عبدالمجید صدیقی دیوبندی ایڈووکیٹ لکھتے ہیں:

ہجری 1341 کے میلاد شریف کا حال: یہ سال ذکر میلاد شریف اور شاہ ابوالخیر قدس سرہ کی حیات طیبہ کا آخری سال تھا:

ادب سے یہاں بیٹھو اب سر جھکا کے — فضائل سنو دل سے خیرالوریٰ کے
یہ محفل ہے میلاد کی تم یہاں سے — خدا کی رضا لے کے جاؤ کما کے
محبت کا جذبہ کرو دل سے پیدا — رہے چشم تر ذکر میں مصطفیٰ کے
سنو نام نامی کرو نذر تحفے — مزے خوب لے لے کے صل علی کے
یہ آداب اس محفل پاک کے ہیں — سنو دل سے غفلت کے پردے ہٹا کے

نماز عشاء کے بعد قریب سوا نو کے حضرت شاہ ابوالخیر قدس سرہ تخت پر جو مزارات شریف کے قریب بچھایا گیا ہے، رونق افروز ہوئے، دوزانو باکمال ادب وخشوع دو چار منٹ آنکھیں بند کر کے بیٹھے رہے۔

خانقاہ لوگوں سے بھر گئی تھی۔ آپ نے بسم اللہ درود کبریت احمر پڑھی۔ آپ جسماً و روحاً وقلباً وخیالاً بارگاہ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی طرف متوجہ تھے، اہل نسبت پر منکشف تھا کہ آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں ہدیہ درود وسلام پیش کر رہے ہیں اور جن کی چشم باطن وانہ تھیں، ان کی زبانوں پر بار بار سبحان آ رہا تھا، آپ کے خلیفہ مولوی عبدالعزیز بنگالی اس دوران بے اختیار اپنی جگہ کھڑے ہو کر نہایت بلند آواز سے بہ صد جذب و درد دونوں ہاتھ آپ کی جانب اٹھا کر کہتے ہیں:

دیکھو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے حضرت کے پاس تشریف لائے ہیں۔ یہ کہہ کر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے بدن کو دبا کر رونے لگتے ہیں۔ دوسرے اہل نسبت

عالم کیف وسرشاری میں آپ کی طرف بڑھتے ہیں۔

آپ خاموش ہیں اور دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔آپ کے مخلص قدیم بابو وزیر خان مسجد کی محراب میں کھڑے ہوئے یہ شعر پڑھتے ہیں۔

جب وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا بیان ہوتا ہے
ایسے موقع پہ ہمیں ہوش کہاں ہوتا ہے

(زیارت نبی بحالت بیداری حصہ دوم صفحہ 72-71 فیروز سنز لاہور مقامات خیر صفحہ 377 مطبوعہ دہلی از شاہ ابوالحسن زید فاروقی)

کدی آ ؤ غریباں دے محلے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

عبدالمجید صدیقی دیوبندی لکھتے ہیں۔

ایک روز بعد از نماز مغرب حضور پیرومرشد (مجتہد زماں، مجدد دوراں، حضرت مولانا سید عبدالقادر شمس القاری المعروف سید شاہ مرشد علی القادری الحسنی والحسینی البغدادی کا شمار بنگال کے عظیم ترین بزرگوں میں ہوتا ہے) کی خانقاہ شریف میں محفل میلاد منعقد ہوئی جس میں بیرسٹر یوسف علی نے بھی شرکت کی۔

فرماتے ہیں کہ جب میلاد خوانوں نے پڑھنا شروع کیا تو یکا یک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک لق و دق میدان ہے جہاں بیٹھا ہوں نہ مسجد نظر آتی ہے اور نہ اہل محفل نظر آتے ہیں۔صرف میلاد پڑھنے والوں کی آواز میرے کانوں میں آرہی ہے اور وہ بھی بدلی ہوئی یعنی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے چار پانچ سال کے بچے کچھ پڑھ رہے ہیں۔اس کے بعد دیکھا کہ ایک مرصع تخت پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی بھی ہیں۔دیکھتے دیکھتے وہ تخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر اس قدر بلندی پر پہنچ گیا کہ ان ستاروں سے جن کی روشنی لاکھوں برس میں زمین تک پہنچتی ہے۔

ان سے بھی آگے نکل گیا، برابر اسی طرح اوپر کی طرف چڑھتا گیا یہاں تک کہ

ثوابت وسیاروں کے سلسلے سے بھی اس قدر بلند ہو گیا کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا، تخت جس قدر بلند ہوتا جاتا تھا، میری نظر بھی اس قدر تیز ہوتی جاتی تھی اس لئے میں ان بزرگ ہستیوں کو اس طرح دیکھ رہا تھا جس طرح پہلے دنیا کے میدان سے بہت قریب سے دیکھا تھا۔

یہ خواب کی طرح نہ تھا۔ بیرسٹر صاحب اس سے قبل معراج شریف کو صرف روحانی سمجھتے تھے لیکن اب ان کو یقین ہو گیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روحانی نہیں بلکہ جسمانی معراج شریف حاصل ہوئی تھی۔ بیرسٹر صاحب حضور پیرومرشد کے جلیل القدر مرید تھے۔

(زیارت نبی بحالت بیداری حصہ دوم صفحہ 43 فیروز سنز لاہور)

معلوم ہوا کہ جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف یہ کہ محفل میلاد شریف میں تشریف لائے بلکہ بیرسٹر صاحب کا عقیدہ معراج بھی درست فرما گئے۔

عبدالمجید صدیقی دیوبندی صاحب نے یہ واقعہ اپنی دوسری کتاب میں بھی نقل کیا ہے، ملاحظہ ہو۔

(سیرت النبی بعداز وصال نبی جلد 4، صفحہ 264 فیروز سنز لاہور)

ایہہ خواجہ شریف دا گھر اے:

عبدالمجید صدیقی دیوبندی لکھتے ہیں:

عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں جناب خواجہ محمد شریف، ایڈووکیٹ جنرل ہائی کورٹ لاہور کے گھر پر تقریب تھی۔ دوسرے دن گھر آیا تو دیکھا کہ بابا جی ابوانیس صوفی محمد برکت علی لدھیانوی کے ایک عقیدت مند میاں علاؤالدین اور ایک دوسرے مرید جو پکی ٹھٹھی لاہور میں ایک شادی گھر کے مالک تھے۔

باہر لان میں نماز ادا کر رہے تھے، دونوں نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے سلام عرض کیا، میاں علاؤالدین صاحب کہنے لگے کہ خواجہ صاحب ہم آپ سے ملاقات نہیں

کرنا چاہتے تھے، دراصل رات مجھے اس مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی، اس لئے میں تو یہاں نوافل کی ادائیگی کے لئے آیا تھا، خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت صوفی برکت علی صاحب کے ساتھ تعلق اور محافل ذکر کے انعقاد کی بدولت یہ عظیم معاملہ پیش آیا ورنہ مجھ جیسے خطا کار انسان کا گھر اور کہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پرانوار۔

میاں علاؤالدین نے مجھے بتایا کہ خواجہ صاحب! رات کو ہم محفل ذکر کے بعد جب آپ کے گھر سے چلے گئے تو نماز تہجد کے وقت مجھے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

علاؤالدین! تینوں پتہ اے کہدا گھر اے؟ میں نے کوئی جواب عرض نہیں کیا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایہہ خواجہ شریف دا گھر اے، لان میں جس مقام پر مجھے زیارت ہوئی اسی مقام پر آ کر نوافل ادا کر رہا ہوں، پھر میں نے یہ بات گھر والوں کو بتائی تو میری بیوی اور والدہ محترمہ نے بھی اس مقام پر نوافل ادا کیے۔

(سیرت النبی بعداز وصال نبی جلد 6 صفحہ 27، فیروز سنز لاہور، مون ڈائجسٹ، لاہور کا خصوصی اشاعت نمبر 5 صفحہ 84)

اس حکایت سے بھی یہ بات معلوم ہوئی کہ جس گھر میں محفل ذکر و میلاد ہوئی لجپال آقا صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ پر تشریف لائے اور پسندیدگی کا اظہار فرمایا:

صاحب میلاد کی کرم نوازی:

ایک مرتبہ حضرت سید دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ میلاد پڑھ رہے تھے اور اس محفل میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب (پیرومرشد علماء دیوبند) بھی بیٹھے تھے۔ حاجی صاحب سنتے سنتے کھڑے ہو گئے اور سب پر ایک کیفیت طاری ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد سامعین نے پوچھا حضرت! آپ میلاد شریف سنتے سنتے کھڑے کیوں ہو گئے جبکہ قیام کا

ذکر بھی نہیں آیا؟ آپ نے فرمایا کہ تم نے نہیں دیکھا مگر ان آنکھوں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میرے ذوق وشوق اور محبت رسول نے فوراً کھڑے ہو کر درود وسلام پڑھنے پر مجبور کر دیا۔

(ماہنامہ رضوان اپریل 1952ء)

لو جناب! اب تو یہ مسئلہ واضح ہو گیا ہو گا کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جس محفل میں چاہیں تشریف لے آتے ہیں کیونکہ ہمیں امید ہے معترضین کو حاجی صاحب کی نگاہ پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا کیونکہ اگر حاجی صاحب کی قابلیت و کاملیت پر اعتراض کریں گے تو ان کے مریدین کتنے قابل ہوں گے۔ یہ خود بخود واضح ہو جائے گا۔

اور میلاد پڑھنے والے بھی دیو بندیوں کے نزدیک بڑے عالم ہیں کیونکہ نورالحسن کاندھلوی نے شاہ صاحب کی زبان سے گنگوہی کی تعریف بذعم خود ثابت کرنی تھی تو جو ان کی تعریف کرے وہ پھر عالم تو ہوتا ہے نا! اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف لکھے وہ جاہل اور نہ جانے کیا کیا۔ جیسا کہ ابن؟؟ کو کہا جاتا ہے۔ کاش کہ ان کو پتہ ہوتا تو وہ ان میں سے کسی کی تعریف کرتے۔ پیشن گوئی کر جائے تو آج ان کے ساتھ یہ سلوک نہیں ہونا چاہیے جیسے بھی ہوتے، قابل غور بات ہے کہ پیچھے آپ پڑھ چکے ہیں کہ بھوپالی نے کہا جو یوم عاشوراء والی حدیث سے استدلال کرے وہ جاہل اور کاندھلوی صاحب نے کہا جو ہمارے مولویوں کی تعریف کرے وہ عالم، یہ ان حضرات کا معیار علم ہے۔

تاجدار بغداد کی محفل میں تشریف:

ایک دن تاجدار بغداد، غوث الثقلین، حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسنی رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے اور شیخ علی بن ہیتی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کو نیند آ گئی۔ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اہل مجلس سے کہا خاموش رہو اور آپ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے باادب کھڑے ہو گئے اور ان کی طرف دیکھتے۔

جب شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ خواب سے بیدار ہوئے تو حضرت غوث اعظم نے ان سے فرمایا کہ آپ نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے؟

شیخ علی علیہ رحمت نے عرض کی: جی ہاں

غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں اسی لئے باادب کھڑا تھا۔

جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کیا نصیحت فرمائی؟

شیخ علی بن ھیتی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی: آپ کی خدمت میں حاضری کی۔

بعد میں لوگوں نے شیخ علی بن ھیتی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے؟ اسی لئے میں باادب کھڑا تھا۔ شیخ علی نے فرمایا کہ جس وقت میں خواب میں دیدار مصطفیٰ سے مشرف ہو رہا تھا تو غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ جاگتے ہوئے زیارت حضور کر رہے تھے اسی لئے باادب کھڑے تھے۔

(نزہۃ الخاطر الفاتر از ملا علی قاری صفحہ 93-92 قاری کتب خانہ لاہور زبدۃ الآثار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی صفحہ 69 مکتبہ نبویہ لاہور)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

مشائخ ومؤرخین اس کی وضاحت کی ہے کہ شیخ ابوسعید قیلوی بیان کرتے ہیں کہ چند انبیاء کرام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی بار جناب غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں تشریف فرما اور جلوہ نما دیکھ چکا ہوں۔

(زبدۃ آلا ثار 68، مکتبہ نبویہ لاہور اخبار الاخبار صفحہ 36 دار الاشاعت کراچی)

قمر جس طرح سے ستاروں میں چمکے:

صرف یہ ہی نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ اپنے خلفاء اکرام کو ساتھ لے کر جلوہ فرما ہوتے ہیں۔

چنانچہ محمد بن یحییٰ تازنی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

شیخ بقا کی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت شیخ عبدالقادر

جیلانی کی مجلس میں حاضر ہوا، اس وقت آپ تخت کی پہلی سیڑھی پر وعظ فرما رہے تھے اسی دوران آپ اپنا کلام کر کے تھوڑی دیر خاموش رہے۔

اور پھر نیچے اتر آئے پھر دوبارہ تخت پر چڑھتے ہوئے دوسری سیڑھی پر بیٹھ گئے۔ میں نے اس وقت پہلی سیڑھی کو دیکھا کہ وہ نہایت وسیع ہو گئی اور اس پر نہایت عمدہ فرش بچھ گیا۔ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروق اور سیدنا عثمان غنی اور حضرت سیدنا مولا علی رونق افروز ہو گئے۔

(قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبد القادر صفحہ 219، شبیر برادرز لاہور)

معلوم ہوا کہ حضور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم محافل میں تشریف لاتے ہیں، ہو سکتا ہے معترضین کہیں کہ ہم ان واقعات کو نہیں مانتے، اس لیے ہم ایک دو حوالہ جات معترضین کے بھی نقل کیے دیتے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ

ایک دن اعلیٰ حضرت (یعنی حاجی امداد اللہ مہاجر مکی) نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا بنا رہی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا: اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے اس کے مہمان علماء ہیں اس کے مہمانوں کا کھانا میں خود پکاؤں گا۔

(امداد المشتاق صفحہ 21، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے مہمانوں کا کھانا بنانے اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا سکتے ہیں تو اپنے ذکر پاک کی محفل میں کیوں نہیں تشریف لا سکتے؟

دیوبندی حضرات بڑے دھڑلے سے بیان کرتے اور لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دار العلوم دیوبند میں تشریف لائے اور موجودہ بارہ دری کا نشان لگایا۔ اس کے حوالے کی ہم ضرورت محسوس نہیں کرتے بلکہ بعض کتابوں میں اس کی تصویر بھی شائع کی گئی ہے تو ذرا سوچو! جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیوبند میں نشان لگانے آ سکتے ہیں

بلکہ اردو سیکھنے آسکتے ہیں تو اپنے غلاموں کی محفل میں بھی تشریف لا سکتے ہیں۔

مفسرین کی گواہی:

علامہ سید محمود آلوسی حنفی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 40 کے ماتحت لکھتے ہیں۔

بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسم اقدس اور روح کے ساتھ زندہ ہیں اور بے شک آپ تصرف فرماتے ہیں اور سیر فرماتے ہیں زمین کے مختلف شہروں کی اور ملکوت میں، اور امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی یہی شان ہے کہ وہ زندہ ہیں ان کی روحیں قبض کرنے کے بعد لوٹا دی گئی اور اپنی قبروں سے نکلنے کا اذن انہیں دیا گیا ہے اور وہ تصرف فرماتے ہیں جہاں چاہتے ہیں ملکوت علوی میں بھی اور سفلی میں بھی۔

(تفسیر روح المعانی جلد 21 صفحہ 293۔ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

جان کائنات میدان کربلا میں:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو میں نے دیکھا کہ گرد وغبار کو جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس اور داڑھی مبارک پر پڑھنے کا شرف حاصل ہے تو میں نے عرض کیا: مالك یارسول اللہ؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا کیفیت ہے؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شھدت قتل الحسنین انفًا "میں شہادت گاہ حسین میں تھا"۔

(جامع ترمذی صفحہ 856 رقم الحدیث 3778 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

مندرجہ بالا تفصیل یعنی عقیدہ اہلسنّت، مستند واقعات، مفسرین کے اقوال اور حدیث شریف سے ہمارا موقف واضح ہوگیا کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر انور میں حیات حقیقی کے ساتھ زندہ جلوہ فرما ہیں۔ کائنات میں جہاں چاہتے ہیں تشریف لے

جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ طاقت عطا فرمارکھی ہے اوراسی احکم الحاکمین کی یہ عطا کی ہوئی طاقت وقدرت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کی محافل میں بھی تشریف لے آتے ہیں مگر ہاں یہ یادرہے کہ یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں بس جس پر کرم ہو جائے۔

سوال: قیام میلاد مستحب ہے یا بدعت؟

جواب: قیام میلاد شریف بھی ذکر ولادت کے وقت یا بوقت ولادت طیبہ احتراماً کھڑے ہونا کوعلماء کرام نے مستحسن ومستحب قراردیا ہےاوراس پر دلائل بھی بیان فرمائے ہیں، چندایک نذر قارئین ہیں۔

ارشادخداوندی ہے:

وَتُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کرو۔

(پارہ نمبر 26 سورۃ الفتح آیت 9)

ارشادرب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبُ

اور جواللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرتے ہیں تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے

(پارہ نمبر 17 سورۃ انبیاء آیت 32)

اور قیام میلاد بھی ذکر میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور وقت ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لئے کیا جاتا ہے۔

مفسر القرآن علامہ اسماعیل حقی متوفی ہجری 1147 لکھتے ہیں کہ

امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں محفل میلاد شریف ہوئی اوراس وقت کے کثیر علماء اس محفل میں موجود تھے۔

جب امام صرصری کا قصیدہ شریف پڑھا گیا تو امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے اور ان کے ساتھ تمام اہل محفل بھی کھڑے ہو گئے اور ان کو ایک عظیم انس و کیفیت حاصل ہوئی۔ علامہ حقی فرماتے ہیں کہ ہمیں ان کی (یعنی امام سبکی) اقتدا ہی کافی ہے (اور کسی دلیل کی ضرورت نہیں قیام کے لئے)

(روح البیان جلد 9 صفحہ 56' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' جواہر البحار جلد 2' صفحہ 309' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

علامہ عبدالرحمٰن بن عبدالسلام الشافعی الصفوری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 900 لکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت قیام کرنا اس میں کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ نیا اور اچھا کام ہے' ایک جماعت کا فتویٰ ہے کہ ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا مستحب اور ایک جماعت قائل ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو تو درود پڑھنا واجب ہے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم ہے اور تعظیم ہر مسلمان پر واجب ہے اور اس میں شک نہیں کہ ولادت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قیام کرنا تعظیم اور اکرام سے تعلق رکھتا ہے۔

علامہ صفوری لکھتے ہیں: قسم ہے اس رب العلمین کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ اللعلمین بنا کر بھیجا ہے اگر میں سر کے بل کھڑا ہو سکتا تو کھڑا ہو جاتا اور اس طرح اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا قرب حاصل کرتا۔

(نزہۃ المجالس جلد 2 صفحہ 215' ممتاز اکیڈمی لاہور)

علامہ سید زین العابدین جعفر بن حسن بن عبدالکریم الحسینی الشہر وزی المعروف علامہ برزنجی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 1177 لکھتے ہیں کہ

وقداستحسن القیام عند ذکر مولدہ الشریف

اور تحقیق مستحسن قرار دیا ہے قیام میلاد شریف کو صاحب روایت اور اہل مشاہدہ آئمہ کرام نے' لہٰذا اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس کا مقصد اور مرکز نگاہ نبی محترم صلی

اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتا ہے۔

(عقد الجوہر فی مولد النبی الازہر صفحہ 26-25 جامعہ اسلامیہ لاہور' مولد الشرف لاانام صفحہ 79 مکتبہ اشاعت اسلام نئی دہلی ہند' جواہر البحار جلد 3 صفحہ 537 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان' فتاویٰ عبد الحی جلد 2 صفحہ 347' میر محمد کتب خانہ کراچی)

منکرین قیام کو شاہ توکل انبالوی کا مشورہ:

شاہ توکل انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم خواجہ محبوب عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

میں میلاد شریف میں قیام نہیں کرتا تھا۔ ہمارے پیر بھائیوں نے مجلس میلاد شریف منعقد کی اور دانستہ مجھے بھی شرکت کے واسطے بلایا۔ ان دنوں میرے پھوڑے نکلے ہوئے تھے۔ مولد شریف شروع ہوا جب قیام کا وقت آیا اگرچہ میرا ارادہ کھڑا ہونے کا نہ تھا لیکن اس خیال سے کہ یہ تمام مجلس مجھے مورد طعن بنائے گی۔

میں کسی قدر کھڑا ہو کر ساتھ ہی بیٹھ گیا' مجلس ختم ہو چکی تھی اور حضرت کھانا تناول فرمانے کے لئے بیٹھے تو میر یوسف علی شاہ نے میری نسبت شکایت کی کہ حضور مولوی صاحب نے قیام نہیں کیا حضرت صاحب نے فرمایا کہ بلاؤ ہمارے مولوی صاحب کو چنانچہ ایک درویش مجھے بلا کر لے گیا' میں حاضر خدمت ہوتو پوچھا کھانا کھا چکے ہو؟ میں نے عرض کیا حضور کھایا تو نہیں۔

فرمایا: آؤ ہمارے ساتھ ہی کھاؤ' جب میں کھانا کھانے بیٹھ گیا تو فرمایا ہاں میر صاحب! کیا شکایت کی تھی آپ نے؟ انہوں نے وہی بات کی آپ نے فرمایا: مولوی صاحب تم کھڑے کیوں نہیں ہوئے؟ میں نے عرض کیا حضور کھڑا تو ہوا لیکن پھر جلدی بیٹھ گیا۔ فرمایا کیوں؟ عرض کیا حضور مجھے اللہ تعالیٰ نے بیٹھنے کا حکم دیا تھا سو بیٹھ گیا۔

مسکرا کر فرمانے لگے ہاں یہ تو نزدیک ہی بات آ گئی۔ بتاؤ تو سہی اللہ تعالیٰ سے کس

طرح باتیں ہوئیں؟ اور کیونکر اللہ تعالیٰ نے تمہیں بیٹھنے کا حکم دیا؟

میں نے عرض کیا کہ حضور میں نے تو قیاس کیا کہ نماز خواہ فرضی ہو یا نفلی قیام اس میں فرض ہے، لیکن جب کوئی تکلیف ہو تو باوجود فرض ہونے سے بیٹھ کر ہی نماز پڑھ لو، میرے پھوڑے نکلے ہوئے تھے اور جب میرے واسطے نماز میں بیٹھ جانے کا حکم ہے تو اس قیام میں جو فرض، واجب، سنت کے کسی درجہ میں نہیں بدرجہ اولیٰ میرے واسطے بیٹھ جانے کی اجازت ہوئی۔ فرمایا: خیراب میلاد میں کھڑے ہو جایا کرو۔

میں نے عرض کیا بہت اچھا حضور اب میں قیام کروں گا۔ اس پر میر یوسف علی شاہ صاحب نے میری طرف مخاطب ہو کر کہا: صاحب اب شریعت بدل گئی؟ میں نے کہا شریعت نہیں بدلی، لیکن اگر اب کوئی مجھ سے دلیل پوچھے گا کہ تم پہلے قیام نہیں کرتے تھے اب کیوں کرنے لگے؟ تو میں یہ جواب دے دیا کروں گا کہ پیشوا کا حکم ماننا فرض ہے۔

اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے قیام کا حکم دیا ہے اس واسطے کرتا ہوں اور دلیل میرے پاس کوئی نہیں۔ پھر دلیل پوچھنے کے لئے لوگ حضرت کے پاس آیا کریں گے۔ حضرت صاحب نے فرمایا: اوہو اب ہمیں لوگوں کے ساتھ جھگڑنا بھی پڑے گا۔ پھر فرمایا: مولوی صاحب! تم قیام میلاد کو فرض، واجب، سنت کچھ نہ سمجھو، پر تم اس نیت سے قیام کرلیا کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت جو حیوانات ونباتات، فرشتے شجر وحجر عرض تمام موجودات کی روحانیت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے واسطے قیام کیا تھا ہم اس کی نقل کر رہے ہیں اور اس قسم کی نقل شریعت میں منع نہیں ہے اور دوسرے قیام کے وقت یہ مراقبہ کرلیا کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض میرے دل میں آرہا ہے۔

اس پر میں نے کہا لو میر صاحب! اب میں قیام بھی کروں گا اور لوگوں کو جواب بھی دے دیا کروں گا کیونکہ اب یہ مسئلہ طریقت کا مسئلہ بن گیا ہے اور طریقت کے مسئلہ میں دلیل کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ میری اس بات سے بہت ہی

خوش ہوئے اور فرمایا: آہ! اب ہمارا مولوی بات سمجھ گیا۔ خوب کھانا کھایا۔
(ذکر خیر المعروف صحیفۂ محبوب صفحہ 96-494 زاویہ پبلشرز لاہور)

چند قابل غور امور:

آپ اس واقعہ کے شروع میں خواجہ محبوب صاحب کا بیان پڑھ چکے ہیں کہ میلاد شریف میں قیام نہیں کرتا' جب قیام کا وقت آیا تو اگرچہ میرا ارادہ کھڑا ہونے کا نہیں تھا' آخر ایسا کیوں کہا خواجہ صاحب نے اور کیوں قیام نہیں کرتے تھے؟ اور پھوڑوں کا بہانہ کیوں بنایا؟ اور فرض واجب' سنت نہ ہونے کا بہانہ کیوں بنایا؟ ہم بتاتے ہیں آپ کو یہ سب۔

کیونکہ خواجہ محبوب عالم صاحب دارالعلوم دیوبند کے فارغ تھے' مولوی یعقوب' نانوتوی اور محمود الحسن کے شاگرد تھے' اس لئے یہ چیزیں تو گھٹی میں ملی تھیں لیکن بہرحال حضرت خواجہ سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کیمیا سے خواجہ محبوب عالم رحمت رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد درست ہوگئے اور میلاد و قیام کرنے لگے۔

دوسری بات اک کامل ولی سے یہ معلوم ہوئی کہ تمام موجودات نے بوقت ولادت فیض مصطفیٰ حاصل کرنے کے لئے قیام کیا۔

تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ میلاد شریف میں تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قیام کرنے سے دل میں فیض آتا ہے۔

چوتھی بات حضرت خوجاہ محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ جو کہ فاضل دارالعلوم دیوبند سے معلوم ہوئی۔ قیام میلاد کا مسئلہ صرف شرعی نہیں بلکہ شریعت کے ساتھ طریقت کا مسئلہ بھی ہے۔

پانچویں بات یہ معلوم ہوئی کہ ایسے مدرسوں میں پڑھ کر جب تک کسی عاشق رسول کی نظر کرم نہ ہو عقائد کا درست ہو جانا اور محبت رسول کا نصیب ہونا بہت مشکل ہے۔

چھٹی بات یہ معلوم ہوئی کہ کامل ولی کی نگاہ انسان کی کایہ پلٹ دیتی ہے۔ بقول

شاعر

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

سوال: کیا حرمین شریفین یعنی مکہ شریف اور مدینہ منورہ میں قیام ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں! حرمین شریفین میں بھی قیام میلاد ہوتا ہے جیسا کہ پہلے آپ علامہ برزنجی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ پڑھ چکے ہیں اور وہ اہل حرمین کا مشہور و معروف میلاد نامہ ہے اور باقی حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

سوال نمبر 1: مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں کہ

علماء حرمین ذادھما شرفا قیام کرتے ہیں۔

(مجموعہ الفتاویٰ جلد 2 صفحہ 347 'میر محمد کتب خانہ کراچی)

حوالہ نمبر 3: دیوبندی حضرات کے پیر و مرشد حاجی امداداللہ مہاجر مکی لکھتے ہیں:

ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے البتہ وقت قیام اعتقاد تولد نہ کرنا چاہے۔ اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

(شمائم امدادیہ صفحہ 47 مدنی کتب خانہ ملتان' امدادالمشتاق صفحہ 58 اسلامی کتب خانہ لاہور)

حاجی صاحب مزید فرماتے ہیں کہ

مجھ کو قیام میں اک کیفیت حاصل ہوتی ہے۔

(شمائم امدادیہ صفحہ 47 'مدنی کتب خانہ ملتان)

میلاد شریف اور قیام میلاد کے بارے میں حاجی امداداللہ مہاجر مکی صاحب جو کہ علماء دیوبند یعنی گنگوہی صاحب' نانوتوی صاحب' انبیٹھوی صاحب' تھانوی صاحب وغیرہ کے مرشد ہیں' کی تحقیق پڑھنے کے لئے ملاحظہ فرمائیں' بندہ ناچیز کی کتاب حقائق میلاد النبی صفحہ 118-116

سوال: بقول تم لوگوں کے محفل میلاد شریف مستحب ہے لیکن مستحب پر فرض و

واجب کی طرح اصرار کرنا تو جائز نہیں کیونکہ لوگ سمجھیں گے کہ یہ فرض یا واجب ہے۔

جواب: جی ہاں! ہم محفل ذکر میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مستحب ہی کہتے اور سمجھتے ہیں لیکن یہ کہنا کہ مستحب پر ہمیشگی نہیں کرنی چاہئے ورنہ وہ واجب سمجھا جائے گا بالکل غلط ہے، حقیقت یہ ہے کہ مستحب پر دوام کو اسلام میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا ہے اس پر کئی احادیث مبارکہ اور دلائل موجود ہیں۔

اصرار استحباب پر دلائل:

دلیل نمبر 1: جان کائنات، فخر موجودات، مفخر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

احب الاعمال الی اللہ ادومھا وان قل

اللہ تعالیٰ کو وہ عمل بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگر چہ تھوڑا ہو۔

(صحیح مسلم صفحہ 361 رقم الحدیث 1827، دارالمعرفہ بیروت لبنان)

معلوم ہوا عمل گرچہ تھوڑا ہو لیکن ہمیشہ کیا جائے تو خدا کو بہت محبوب ہوتا ہے اور خدا جس پر خوش ہو وہ کیونکر ذریعہ نجات نہ ہوگا۔

محفل میلاد شریف مستحسن و مستحب ہے اور اس پر دوام مذکورہ حدیث شریف سے ثابت ہوا۔ محفل میلاد شریف منعقد کرنیوالے اسے مستحب سمجھ کر ہی منعقد کرتے ہیں تو پر ہمیشگی پھر اعتراض کیسا۔

دلیل نمبر 2: معوذتین یعنی قرآن مجید کی آخری دو سورتیں روز پڑھنا کوئی فرض واجب نہیں جس کے ترک سے گناہ ہو مگر پھر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چنانچہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے جنان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے عقبہ! سورت الناس اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

فان استطعت ان لاتفواتك فافعل

اگر تو طاقت رکھتا ہے تو اس سورت کو ہمیشہ پڑھا کر۔

(صحیح ابن حبان صفحہ 572 رقم الحدیث 1842' دارالمعرفہ بیروت لبنان' مستدرک حاکم جلد 2 صفحہ 589 رقم الحدیث 3988' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان تحفۃ الزاکرین صفحہ 353' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ مستحب پر دوام منع نہیں ہے بلکہ بہتر ہے۔

دلیل نمبر 3: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے۔

(سنن ابن ماجہ جلد 2' صفحہ 559 رقم الحدیث 4238 فرید بکسٹال لاہور' صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 12 رقم الحدیث 43 فرید بکسٹال لاہور' صحیح مسلم صفحہ 361 رقم الحدیث 1831 دارالمعروفہ بیروت لبنان' سنن نسائی جلد 1 صفحہ 560 رقم الحدیث 1641 فرید بکسٹال لاہور' سنن نسائی جلد 3 صفحہ 417 رقم الحدیث 5050 فرید بکسٹال لاہور)

ایسی ہی حدیث شریف حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے' ملاحظہ ہو۔

(سنن ابن ماجہ جلد 2 صفحہ 559 رقم الحدیث 4237 فرید بکسٹال لاہور' سنن ابن ماجہ جلد 1 صفحہ 321 رقم الحدیث 1225 فرید بکسٹال لاہور' سنن نسائی جلد 1 صفحہ 564 رقم الحدیث 1654 فرید بکسٹال لاہور)

اس حدیث شریف سے بھی مستحب پر دوام کرنے والے اجر و ثواب کے حقدار ثابت ہوئے نہ کہ وعید عذاب کے۔

دلیل نمبر 4: وضو اور نماز کے مستحبات پر امید ہے کہ معترضین بھی ہمیشگی کرتے ہوں گے' تو کیا وہ مستحبات فرائض و واجبات میں تبدیل ہو جائیں گے؟ اصل بات یہ ہے کہ فرض سمجھنے سے فرض ہوتا ہے' واجب سمجھنے سے واجب ہوتا ہے' فقط اہتمام و دوام سے فرض واجب نہیں سمجھا جاتا یہ کام دل کا ہے' نیت و ارادے پر موقوف ہے نہ کہ دوام و اہتمام پر۔

دلیل نمبر 5: جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ:

بلال! میں نے تیرے قدموں کی آواز جنت میں سنی ہے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا اس کے علاوہ کوئی عمل نہیں ہے کہ جب بھی وضو کرتا ہوں تو وضو کے ساتھ نماز ضرور پڑھتا ہوں۔

(صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 505 رقم الحدیث 1149 ٗفرید بکسٹال لاہور ٗصحیح مسلم صفحہ 1132 رقم الحدیث 6274 دارالمعرفہ بیروت لبنان)

اب دیکھیں معترضین کہ وضو کر کے نفل پڑھنا نہ فرض ہے نہ واجب ٗ لیکن حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اس پر دوام اختیار کر کے کس مقام کو پہنچے اور پھر نبی کریم نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ فرض وواجب کی طرح اس پر دوام نہ کرو۔

دلیل نمبر 6: دیوبندیوں کے حکیم الامت کے خلیفہ مولوی مسیح اللہ خان کہتے ہیں کہ مستحباب پر اعتقاد ونیت تو استحباب کا ہی ہوگا مگر اس پر دوام فرائض کی طرح کرنا چاہئے۔ اسی لیے اہل اللہ جانتے ہیں کہ تہجد فرض نہیں ہے لیکن اس پر دوام فرض کی طرح کرتے ہیں۔

(مجالس مسیح الامت صفحہ 81 ٗالقاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ پاکستان)

لو جناب معترض! آپ کے مسیح صاحب نے تو آپ کا علاج مکمل ہی کر دیا اور مستحبات پر عمل فرائض کی طرح قرار دیا۔

اب بھی جو شخص محفل میلاد کو برا سمجھے بلکہ سجانے والے کو منع کرے کہ اس محفل کو قائم نہ کرو۔ اس میں شام بھی نہ ہو وہ بے شک لائق ملامت ہے کیونکہ علامات محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی علمی ٗعملی مالی ہر لحاظ سے خوشی کی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بیان کئے جائیں یا سماعت کرنے کا شرف حاصل کیا جائے اور جو شخص بیان کرنے اور سننے کو برا کہتا ہے ٗایسا آدمی کیونکر نہ لائق مذمت وعید ہوگا۔

سنتا ہے اس کی بات جس کے دل میں الفت ہو
وہ کب سننے کو آتا ہے جس کے دل میں عداوت ہو

دلیل نمبر 7: روزانہ بلاناغہ تلاوت قرآن پاک نہ فرض ہے نہ واجب بلکہ مستحب ہے۔ اب ایک آدمی روزانہ تلاوت کرتا ہے تو اس کو کہا جائے کہ ایسا نہ کیا کرو کہیں لوگ فرض نہ سمجھ لیں؟؟ فرص کی طرح ہمیشگی نہ کرو۔

تو کیا ایسے لوگوں کو صاحب ایمان اور صاحب تقویٰ ملامت نہ کریں گے؟ ضرور کریں گے' اسی طرح منکر میلاد کو بھی ملامت ہوگی' ہوامتی' ہو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام' ہو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک کی محفل کو برا کہے یا روکے یہ کیسے ممکن ہے؟

؎ اس کو دشمن جانو محبوب خدا کا دوستو
جو کرے انکار جاہل محفل میلاد سے

دلیل نمبر 8: حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یاعبداللہ الاتکن مثل فلان کان یقوم اللیل فترك قیام اللیل

اے عبداللہ! فلاں آدمی کی طرح نہ ہو جانا جو تہجد پڑھتا تھا پھر چھوڑ بیٹھا۔

(صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 506 رقم الحدیث 1155' فید بکسٹال لاہور' صحیح مسلم صفحہ 517 رقم الحدیث 2725' دارالمعرفہ بیروت لبنان' سنن نسائی جلد 1 صفحہ 590 رقم الحدیث 1762-1763 فرید بکسٹال لاہور' سنن ابن ماجہ 1 صفحہ 350 رقم الحدیث 1331' فرید بکسٹال لاہور)

غور فرمائیں اور دیکھیں کہ مستحب پر دوام کی کتنی ترغیب اور کتنا اہتمام ہے۔

دلیل نمبر 9: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا::

تہجد کی نماز اپنے اوپر لازم جانو کیونکہ وہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہیں رب کے قریب کرتا ہے اور گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے اور برائیوں سے روکنے

کا سبب ہے۔

(مشکوۃ اللمعات جلد 2 صفحہ 505 'فرید بکسٹال لاہور)

اب دیکھئے اس حدیث شریف میں مستحب پر دوام کی کتنی ترغیب ہے اور اس ساری بحث سے معلوم ہوا کہ مستحب پر ہمیشگی سے وہ مستحب ہی رہتا ہے فرض و واجب نہیں ہو جاتا۔

سوال: کیا یہ عیسائیوں کا طریقہ نہیں ہے کہ وہ جس طرح اپنے نبی حضرت عیسیٰ کا کرسمس ڈے مناتے ہیں اسی طرح تم لوگ میلاد مناتے ہو؟

جواب: جی نہیں یہ عیسائیوں کا طریقہ نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کا طریقہ ہے عیسائی چاہے عیسیٰ علیہ السلام کی خوشی کریں یا نہ کریں ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔

دوسری بات یہ کہ یہ سوال کرنے والوں سے ہم پوچھتے ہیں عاشوراء کے روزے کی وجہ کیا ہے؟ کیا نبی پاک علیہ السلام نے یہودیوں کو دیکھ کر کہ وہ 10 محرم کا روزہ رکھتے ہیں تم 9 اور 10 دونوں کا رکھنا' نہیں فرمایا تھا؟ اس طرح عیسائی سال میں ایک دن کرسمس ڈے مناتے ہیں اور ہم سارا سال محافل میلاد مناتے ہیں۔

تیسری بات یہ کہ اگر عیسائی کی مشابہت ہو بھی تو ہم پوچھتے ہیں کہ ایک عیسائی روزانہ گرجے میں جا کر عبادت کرتا ہے یہ اس کا معمول ہے۔ ایک مسلمان جو کہ بے نمازی ہے' عیسائی کو دیکھ کر اسے خیال آتا ہے کہ یہ عیسائی ہو کر اپنے مذہب کے مطابق گرجے میں جا کر عبادت کرتا ہے تو میں مسلمان ہو کر بھی مسجد نہیں گیا کیوں نہ میں پانچ وقت مسجد جا کر خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوں' اب وہ مسلم نمازی بن جاتا ہے تو کیا اسے یہ کہا جائیگا کیونکہ تم عیسائی کو دیکھ کر نماز پڑھنے لگے ہو لہٰذا تمہاری نماز قبول نہیں بلکہ عیسائیوں کی مشابہت ہے۔

اگر کوئی مسلمان عیسائیوں کو دیکھ کر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوشی مناتا ہے تو اس میں قباحت کیا؟

رہی یہ بات وہ عیسائی اپنے نبی کی خوشی کرتے ہیں تو ہمیں ایسا کام نہیں کرنا چاہیے۔ہم کہتے کہ یہ بتاؤ ایک عیسائی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جو کنواری پاک مریم کے شکم اقدس سے پیدا ہوئے تو کیا ہم یہ عقیدہ چھوڑ دیں کہ یہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے؟

عیسائی اگر خدا کو مانتے ہیں تو کیا ہم خدا کو ماننا چھوڑ دیں کہ عیسائی مانتے ہیں؟ اصل میں معترضین کو یہ سبق ابن تیمیہ نے دیا تھا کیونکہ اس نے لکھا۔

ابن تیمیہ کی عبارت

تقی الدین ابوالعباس احمد بن عبدالحمید الحرانی الدمشقی المعروف ابن تیمیہ لکھتے ہیں اس طرح بعض لوگوں میں میلادالنبی کی بدعت نکالی ہے جو یا عیسیٰ علیہ السلام کے دن کی مشابہت کی وجہ سے ہے کیونکہ عیسائی یہ عید منائے اور یا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی وجہ سے ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی اس محبت کی وجہ اور اجتہاد کی وجہ سے اجر عطا فرمائے گا۔

(اقتضاء الصراط المستقیم صفحہ 252 دارالحدیث قاہرہ مصر)

ابن تیمیہ کی اس عبارت میں واضح لکھا ہے کہ یا تو عیسیٰ کی مشابہت کی بنا پر یا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے یہ لوگ عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم مناتے ہیں اور اس پر ان کو اجر بھی ملے گا۔

اور ہم پوری ذمہ داری سے اور حلفاً یہ کہتے ہیں کہ دنیا کے کسی بھی مسلمان سے آپ پوچھ لیں تو وہ یہی جواب دے گا کہ آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی صرف اور صرف محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے مناتے ہیں اور تمام مسلمانوں کا یہی نظریہ ہے بلکہ ایمان کی جان ہی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ابن تیمیہ کی اس عبارت کا جواب دیتے ہوئے علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں۔

شیخ ابن تیمیہ کا یہ کہنا کہ یوم میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عید منانا عیسائیوں کی

مشابہت ہے تو یہ محض ان کی بدگمانی ہے۔اہل سنت و جماعت خصوصاً اور دیگر مسلمین عموماً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے اس دن کو عید مناتے ہیں اور اس دن کی تعظیم کی وجہ سے عید میلا دالنبی کے دن مساجد، عمارتوں، دکانوں اور بازاروں کو سجاتے ہیں اور چراغاں کرتے ہیں اور ہر خوشی کا دن عید کا دن ہوتا ہے اور اہل اسلام کے نزدیک سب سے زیادہ خوشی کا دن وہ دن ہے جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور تشریف آوری ہوئی اور رہا ابن تیمیہ کا یہ کہنا کہ سلف یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے اس دن کو عید قرار نہیں دیا اوا گر اس کام میں کوئی خیر ہوتی تو وہ یہ کام ضرور کرتے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ کتنے ہی ایسے کام تھے جو عہد رسالت میں نہیں تھے اور ان کو بعد میں صحابہ نے کیا اور وہ کام مسلمانوں کا شعار بن گئے جیسے کہ ایک مصحف میں قرآن مجید کو جمع کرنا، تراویح کو با جماعت ادا کرنا، جمعہ کے دن ایک اذان کا اضافہ کرنا اور قرآن مجید پر اعراب لگانا یہ سب کام عہد رسالت کے بعد کیے گئے اور مساجد میں محرابوں کو بنانا اور قرآن مجید میں سورتوں کے نام اور آیات کی تعداد کو لکھنا، باقاعدہ دینی مدارس اور یونیورسٹیوں کو بنانا یہ سب کام اور گھڑیوں کے حساب سے نمازیں پڑھنا یہ سب کام دور صحابہ کے بعد کیے گئے لیکن ان پر شیخ ابن تیمیہ غیر مقلد اور دیوبندیوں کو اعتراض نہیں ہے، صرف نبی کریم کی ولادت کے دن کو عید قرار دینے پر ان کو اعتراض ہے سو اس کی وجہ بغض رسالت نہیں تو اور کیا ہے؟

(نعم الباری جلد 9 صفحہ 475 ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

میں کہتا ہوں: خطبہ میں خلفاء راشدین کے نام لینا یہ کسی صحابی کی سنت ہے؟ میلاد کی وجہ سے بادشاہوں کو نہ جانے کیا کیا کہنے والے بتائیں کہ خطبہ میں خلفاء راشدین کے نام کب اور کس نے شروع کیے؟ لیکن وہاں اعتراض نہیں اگر اعتراض ہے تو صرف عید میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بلکہ اب تو عید میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بدعت کا ڈھونڈرا پیٹنے والے خطبہ میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام بھی

لیتے ہیں اور مجھے بھی ایک صاحب نے کہا کہ تم بھی جمعہ کے خطبہ میں آپ کا نام لیا کرو، ہمیں اعتراض نہیں پر سوال یہ ہے کہ کس کی سنت ہے؟ آپ کے قواعد وضوابط اور بدعت کی تعریف کے مطابق خطبہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام لینا کہیں جہنم تو نہیں لے جائے گا؟

تو جواب ملتا ہے کہ جی وقت کی ضرورت ہے پوچھا جی کیا ضرورت ہے؟ جی رافضی جلتے ہیں تو اس لئے میں کہتا ہوں کہ محفل میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی وقت کی ضرورت ہے کیونکہ اس سے بھی مخالفین جلتے ہیں۔

ابن تیمیہ کی دو تین عبارات ہم پیش کرتے ہیں اسی کتاب سے

اور میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنا جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں۔

ویکون له فیه اجر عظیم لحسن قصده و تعظیمه لرسول الله صلی الله علیه وسلم

اس میں ان کے لئے اجر عظیم ہے ان کی حسن نیت اور تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے۔

(اقتضاء الصراط المستقیم صفحہ 254 دارالحدیث قاہرہ مصر)

آمد مصطفیٰ پر صحابہ کی خوشی:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری سے قبل انصار اکٹھے ہوئے اور مشورہ کیا کہ ہم ایک دن مقرر کریں جس میں ہم اجتماع کریں اور اس میں یہ بیان کریں جو اللہ نے ہم پر احسان کیا ہے۔

لیکن ہم نہ یہودیوں والا دن رکھیں گے نہ عیسائیوں والا دن۔ پس انہوں نے جمعہ کا دن مقرر کر لیا اور حضرت ابوامامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے گھر جمع ہوئے اور ایک بکری جمع کی جو انہیں کفایت کر گئی۔

(اقتضاء الصراط المستقیم صفحہ 260 دارالحدیث قاہرہ مصر)

اس عبارت سے نبی پاک علیہ السلام کی آمد پر صحابہ کرام علیہم السلام کا اجتماع یعنی جلسہ کرنا' دن مقرر کرنا' انعام و احسان خداوندی کا تذکرہ کرنا اور لنگر شریف کے لئے جانور ذبح کرنا سب کچھ ثابت ہو گیا۔

لیکن ابن تیمیہ کے حواریوں کو آج تک یہ عبارت نظر نہ آئی۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوم عرفہ' یوم نحر اور ایام منیٰ اہل اسلام کے لئے عید کے دن ہیں اور کھانے پینے کے دن ہیں۔

اسے ابوداؤد اور نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(اقتضاء الصراط المستقیم صفحہ 166 دار الحدیث قاہرہ مصر)

کیا اس حدیث صحیح سے دو عیدوں علاوہ اور عیدیں تو ثابت نہیں ہو رہیں؟ پر ابن تیمیہ کی یہ عبارت بھی ان کو نظر نہ آئی۔

سوال: غیر مقلدین کیا کہتے ہیں محفل میلاد النبی کے بارے میں؟

جواب: غیر مقلدین کے دوسر کردہ علماء کے بیانات ہم نے اپنی کتاب ''حقائق میلاد النبی'' میں درج کیے تھے اور اس کتاب میں بھی نواب صدیق حسن بھوپالی کی ایک عبارت اور اس کا رد پیش کیا ہے سر دست ہم صرف ان کے علامہ وحید الزماں صاحب کی ایک چالاکی اور علمی خیانت کا تذکرہ کریں گے۔

وحید الزمان کی غلط بیانی:

غیر مقلدین کے علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

امام ابوشامہ لکھتے ہیں: ہمارے دور کا نیا مگر بہترین کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن منانا ہے جس میں اس مبارک موقع کی خوشی کی مناسبت سے صدقہ خیرات' محافل کی زیبائش و آرائش اور اظہار مسرت کیا جاتا ہے۔

فقراء سے حسن سلوک کیا جاتا ہے اور ابن جوزی نے کہا ہے کہ وہ سال امن وامان

سے گزرتا ہے اور حافظ ابن حجر اور حافظ سیوطی نے اس کی اصل سنت سے ثابت کی ہے اور فاکہانی مالکی نے ان کا رد کیا ہے۔

(حاشیہ ہدیۃ المہدی صفحہ 46 مطبوعہ میو پریس دہلی)

جی قارئین! آپ نے پڑھا کہ وحید الزمان صاحب نے امام نووی کے شیخ اور حافظ ابن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری اور امام جلال الدین سیوطی کے بیانات نقل کیے ہیں لیکن غلط بیانی یہ کی جو لکھ دیا کہ فاکہانی نے ان کا رد کیا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فاکہانی کا رد کیا ہے ان کا رسالہ ''حسن المقصد'' اسی کے رد میں ہے جو الحاویٰ للفتاویٰ میں شامل ہے۔ رسائل میلاد مصطفیٰ میں شامل ہے اور جمعیت اشاعت اہلسنّت کراچی نے بھی اسے شائع کیا ہے۔

- چونکہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی جلالت عوام وخواص میں مقبول اور آپ مقبول بارگاہ رسالت ہیں۔ اس لیے عوام کو یہ تاثر دینے کے لئے کہ کتنا محدث ہوگا اور کتنا بڑا عالم ہوگا جس نے علامہ جلال الدین سیوطی کا رد کیا ہے' لکھ دیا فاکہانی نے ان کا رد کیا ہے۔ نواب صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد اور وحید الزمان غیر مقلد کی مزید عبارت کے لئے دیکھئے۔

(حقائق میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 127-126-125 مطبوعہ اکبر بک سیلرز لاہور)

مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی اہل حدیث کہتے ہیں کہ:

میلاد مصطفیٰ کی خوشی منانے کا حق صرف اور صرف اہل حدیثوں کو حاصل ہے۔ ہم یہ خوشی سب سے زیادہ مناتے ہیں لیکن غیر شرعی طریقہ سے نہیں بلکہ شرعی طریقہ سے نہیں بلکہ شرعی انداز میں مناتے ہیں ہم محبوب کبریا کا نام سن کر درود وسلام کی بارش برساتے ہیں۔

(ہفت روزہ ترجمان اسلام صفحہ 20' دسمبر 28 سن 1984ء)

ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث کے مدیر لکھتے ہیں کہ:

۔ پاکستان میں اب عید میلادالنبی کی تیاریاں زوروں پر ہیں، تنظیمیں قائم کی جارہی ہیں، کمیٹیاں بن رہی ہیں، پروگرام تیار ہورہے ہیں، جلسوں اور جلوسوں کے انتظام زیر غور ہیں۔ محراب و منبر اور دروازے بنائے اور سجائے جارہے ہیں۔ سڑکوں اور شاہراؤں کو آراستہ پیراستہ کیا جارہا ہے اور اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے نجی اور سرکاری دلچسپیاں دوآشتہ ہورہی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش خدا کی بہت بڑی رحمت، کرم، شرف، عزت اور فخر ومباہات کا سرمایہ اور دین الٰہی ہے، اس پر ساری امت کو ناز ہے۔ گھر میں ایک عام فرد کی پیدائش پر سب اہلخانہ جھوم اٹھتے ہیں اور جو ساری دنیا کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے۔ دنیا میں اس کی تشریف آوری پر دنیا کیوں نہ جھوم جائے۔

(ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور، 17 جولائی 1964ء صفحہ 3)

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم میلاد پرستاران توحید اور شمع نبوت کے لئے ہی نہیں بلکہ عالم انسانیت کے لئے ایک نعمت عظمیٰ ہے۔

(ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور 9 اگست 1963ء صفحہ 3)

نوائے وقت کی رپورٹ:

جمعیت اہلحدیث ضلع وہاڑی کے زیر اہتمام میلادالنبی کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں کافی علماء اہلحدیث موجود تھے۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا حافظ محمد ادریس ضیاء نے کہا کہ میلادالنبی کا روز سعید مسلمانان عالم کی انتہائی مسرت وشادمانی کا دن ہے کیونکہ یہی وہ دن ہے جب نبوت کا آفتاب جہاں تاب طلوع ہوا اور اس کی ضیاء پاشی سے ظلمت کے اندھیرے چھٹ گئے، انسانیت کو صراط مستقیم نصیب ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی دکھی انسانیت کا مداوا کیا۔ حاجت مندوں کی حاجت روائی اور دنیا کو امن وسلامتی کا درس دیا۔

(نوائے وقت لاہور 5 جنوری 1983ء ماہنامہ المعین ساہیوال دسمبر 1984ء صفحہ 27-26)

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جماعت اسلامی:

جہاں تک جماعت اسلامی کا تعلق ہے، جماعت اسلامی کے رہنما یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ایک اسلامی تہوار ہے جسے دنیا بھر کے مسلمان نہایت عیقدت واحترام سے مناتے ہیں۔

ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ساری دنیا کے مسلمان محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن مناتے ہیں اور پورے پورے مہینے سیرت النبی کی مجالس کا اہتمام کر کے اپنے لئے ہدایت کا سامان فراہم کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ ایشیاء لاہور 20 جون 1971ء صفحہ 8)

مودودی صاحب کا بیان:

جماعت اسلامی کے سربراہ سید ابواعلیٰ مودودی لکھتے ہیں:

مولود شریف جس چیز کا نام ہے دراصل اس سے مراد ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے اس کے جائز اور کار ثواب ہونے میں بھی کسی کلام کی گنجائش نہیں ہے البتہ اس میں غلط اور موضوع روایات بیان درست نہیں اور مولود کی محفلوں پر اگر اعتراض ہوسکتا ہے تو اسی پہلو پر ہوسکتا ہے۔

(ہفت روزہ آئین لاہور 25 اگست 1985ء صفحہ 30)

مولانا مودودی سے ایک صاحب نے ایک مجلس میں شکایت کی کہ عوام میلاد النبی کے موقع پر غیر شرعی اور نامناسب حرکتیں کرنے لگے ہیں۔ مولانا نے سن کر فرمایا: آپ ٹھیک کہتے ہیں لیکن دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ قوم جس ذوق وشوق سے اس تقریب کو مناتی ہے اور شہر سجاتی ہے اگر کوئی جابر سے جابر حکومت بھی اپنی کسی تقریب کے لئے قوم ایسا اہتمام چاہتی تو کبھی کامیاب نہ ہوسکتی تھی لیکن مسلمان عوام جس محبت سے بغیر کسی بیرونی دباؤ کے سارا اہتمام کرتے ہیں وہ حیرت انگیز ہے۔ کمال یہ کہ اس میں کنجوسی کو نزدیک

نہیں آنے دیتے' اپنے رسول کے ساتھ قوم کی عقیدت کا یہ فقید المثال پہلو ہے۔

(ہفت روزہ ایشیا لاہور 9 جنوری 1983ء، صفحہ 5)

سید منور حسن کا بیان:

جماعت اسلامی کے سابق امیر جناب سید منور حسن صاحب نے اپنے ایک انٹرویو میں لکھا کہ میری والدہ تین کام مرتے دم تک کرتی رہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ بہت میلاد پڑھتی تھیں بلکہ وہ اس حوالے سے اپنی برادری میں مشہور تھیں' ایسی کوئی بھی تقریب ان کے بغیر نامکمل سمجھی جاتی تھی۔

مجھے یاد ہے وہ میلاد کی محفلوں میں مجھے ساتھ لے جاتی تھیں۔ ایک سوال کے جواب میں منور صاحب نے کیا کہا؟ ذرا سوال وجواب پڑھیے!

سوال: ابھی آپ بتا رہے تھے کہ آپ گھر میں میلاد اور اس طرح کی دوسری تقریبات منعقد ہوتی رہتی تھیں اپنے عزیز واقارب کے ہاں میلاد کی تقریبات میں بھی آپ کی والدہ باقاعدگی سے شریک ہوتی تھیں۔ آپ بھی میلاد کی تقریبات میں نظمیں پڑھا کرتے تھے۔ کیا آپ کا خاندان مسلک کے اعتبار سے بریلوی تھا؟

جواب: یہ بات آپ کے پیش نظر رہنی چاہئے کہ قیام پاکستان کے وقت جو لوگ ہندوستان سے ہجرت کر کے آئے ان کی اکثریت مذہبی تھی اور مذہب اس وقت بریلویت ہی سمجھی جاتی تھی۔ نذر و نیاز کونڈوں اور میلاد کے بغیر مذہبیت کا تصور ممکن ہی نہیں تھا۔

کم وبیش ہر گھر میں گیارہویں کی نیاز ہوتی تھی اگر ہم جامعیت کے ساتھ بات کریں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس زمانے میں ہم نے جو اپنے اردگرد ماحول دیکھا اس میں مذہبی طور پر لوگ زیادہ تر بریلوی ہوتے تھے۔

نوٹ: 16 اپریل 2003ء اور اس کے بعد نوائے وقت کے سنڈے میگزینوں

میں قسط واران کا انٹرویو شائع ہوا جس کے اقتباس آپ ملاحظہ کیجئے۔

(بحوالہ مودودی اور نظریہ بغاوت' صفحہ 21-20 مرکزی مجلس رضا لاہور)

منور حسن صاحب سے راقم الحروف کی ملاقات

عصر کی نماز کا وقت تھا' ہم مسجد میں نماز پڑھ کر وہیں کھڑے تھے کہ ربوہ میں دیوبندیوں کی ختم نبوت کانفرنس سے واپسی پر منور صاحب ہماری مسجد میں نماز کے لئے رکے اور اپنے ساتھیوں کو جماعت کروائی۔ اب راقم الحروف کھڑا تھا کہ یہ جائیں اور میں مسجد کے ہال کو تالا لگاؤں۔

انہوں نے سلام پھیرا اور دعا کی اور چلتے وقت مجھ سے مصافحہ کیا۔ میں نے کہا آپ چلیں تا کہ میں دروازہ بند کرلوں' تو کہنے لگے: نہیں نہیں آپ آگے چلو آپ کو تو عزت مدینہ سے ملی ہے۔ چلو میں نے کہا کہ یہ بھی اچھا ہو گیا کہ جاتے جاتے مان گئے مسجد میں کھڑے ہو کر کہ عزت مدینے سے ملتی ہے اور ہم تو پہلے سے ہی کہتے ہیں کہ

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

منور صاحب کے انٹرویو سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ محافل میلاد پر پابندیاں اور بدمذہبیت بعد کی پیداوار ہے ورنہ پہلے تقریباً تمام لوگ گیارہویں اور بارہویں کو ماننے منانے والے تھے بعد میں یہ لوگ اپنے اسلاف کے مسلک سے منحرف ہو گئے اور یہ صرف منور صاحب نے ہی نہیں بلکہ ان سے قبل قاضی حسین احمد سابق امیر جماعت اسلامی بھی بات کر چکے ہیں۔

قاضی حسین احمد کا بیان:

ہمارے ایک تایا جی نے دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی تو وہاں سے ہم دیوبندی ہوئے۔

(ماہنامہ ضیائے حرم صفحہ 25 ستمبر 2009)

محفل میلاد اور علماءدیوبند:

محفل میلاد شریف کے بارے میں دیوبندی علماء کافی پیش رفت کی ہے۔فتویٰ کے لحاظ سے نہ سہی لیکن عملاً محفل میلاد میں نہ صرف شریک ہوتے تھے بلکہ سیرت النبی کا نام دے کرانہیں خود بھی منعقد کراتے اور کرتے ہیں لیکن پہلے ان کا فتویٰ پھران کا عمل' جس کافتویٰ اسی کاعمل۔

گنگوہی کے فتوے:

مولوی رشید گنگوہی لکھتے ہیں:

مجلس مولودمروجہ بدعت ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ 90 'میر محمد کتب خانہ کراچی)

عقد مجلس مولوداگر چہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو درست نہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ 92 'میر محمد کتب خانہ کراچی)

مجلس مولودمروجہ جس کو سائل نے لکھا ہے بدعت ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ 110 'میر محمد کتب خانہ کراچی)

یہ مجلس بدعت ضلالہ ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ 145 'میر محمد کتب خانہ کراچی)

کسی میلاد کی محفل میں شریک نہیں ہونا چاہئے۔

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ 94 'میر محمد کتب خانہ کراچی)

اس کے علاوہ بھی گنگوہی صاحب کے فتاویٰ جات ہیں محفل میلاد کے خلاف' اب پڑھیئے آپ

مولوی خلیل کا تبرا:

اب ہر روز کونسی ولادت مکرر ہوتی ہے بس یہ روز اعادہ ولادت کا مثل ہنود کے کہ سانگ کنھیا کی ولادت کر ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے نقل شہادت اہل بیت ہر

سال کرتے ہیں۔

(براہین قاطعہ صفحہ 152' کتب خانہ امدادیہ دیوبند یوپی انڈیا)

جی قارئین! آپ نے گنگوہی اور خلیل انبیٹھوی کے فتوے پڑھے۔ اب ان دونوں کا عمل بھی دیکھیں' انبیٹھوی کا جواب' ہم بعد میں دیں گے۔

ایک دن مولانا محمد حسن صاحب مراد آبادی نے دریافت کیا کہ حضرت ذکر ولادت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بلا رعایت بدعات مروجہ کتاب میں دیکھ کر بیان کر دینا جائز ہے؟

حضرت نے فرمایا: کیا حرج ہے؟

اس کے بعد پھر ارشاد فرمایا کہ پیرزادے سلطان جہاں نے کہلا بھیجا کہ وہ مولود جو جائز ہے پڑھ کر دکھلا دیجئے۔ میں نے کہلا بھیجا کہ یہاں مسجد میں چلے آ ؤ مگر انہوں نے عذر کیا کہ عورتیں بھی سننے کی مشتاق ہیں اس لیے مکان میں ہو تو مناسب ہے۔ میں نے مولوی مرحوم احمد کو "تاریخ حبیب الہٰ" مصنف مفتی عنایت احمد صاحب مرحوم دے کر کہا کہ تم ہی جا کر پڑھ دو' وہ تشریف لے گئے تو وہاں دری بچھی ہوئی تھی۔ صاحب مکان نے کہا کہ اگر ممنوع ہو تو یہ بھی اٹھا دوں۔ مولوی صاحب نے کہا: "نہیں" آخر مولود شریف شروع ہوا۔

(تذکرۃ الرشید جلد 2 صفحہ 356' ادارہ اسلامیات لاہور)

حوالہ مندرجہ بالا سے دونوں صاحبوں سے میلاد میں شرکت و جواز بھی ثابت ہوا۔ مکان بھی ثابت ہوا' دریاں بچھانا بھی ثابت ہوا' عورتوں کی شرکت کی بھی ثابت ہوئی اور کتاب کا نام جو مولوی صاحب نے تاریخ حبیب الہٰ لکھا ہے یہ صحیح نہیں صحیح "تواریخ حبیب الہٰ" ہے اور اس کتاب میں محفل میلاد کے متعلق کیا لکھا ہے؟ اس کے لئے ہماری کتاب

(حقائق میلادالنبی صفحہ 111 اکبر بک سیلرز لاہور)

عبارت براہین کا جواب:

مولوی خلیل کا محفل میلاد شریف کو ہندوؤں سے تشبیہ دینا سراسر توہین و گستاخی ہے اور اسی بغض میلاد نے ان کو گستاخ رسول بنا دیا۔ اگر مشابہت اس کا نام ہے تو پھر آپ بچنے والے نہیں جناب! لو سنو پھر اپنے ضابطہ کے لحاظ سے کافر صبح شام سنکھ بجاتے ہیں اور تم اذان کہتے ہو۔ کافر گنگا سے پانی لاتے ہیں تم زمزم کا پانی مکہ سے لاتے ہو۔

کافر بت کی تعظیم اور پتھر کو بوسہ دیتے ہیں اور تم بھی حجر اسود کو بوسہ دیتے ہو۔ میں پوچھتا ہوں کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث جو کہ ابن ماجہ میں ہے تم نے نہیں پڑھ کیا؟

کہ تم میرے بعد مسجدوں کی عمارتیں بلند کرو گے جیسے یہودیوں نے اپنا عبادت خانہ عالی شان بنایا اور نصاریٰ نے بلند بنایا کیا اس بات میں بھی شک ہوتا ہے کہ جس کو جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خود فرمائیں؟

اس کے بعد دوسری حدیث یہ ہے کہ مسجدوں کو گچ، نقش و نگار کرنا، واضح طور پر برا لکھا ہے۔ لیکن پھر بھی آپ اپنے برے عقائد کی رو سے برے عمل سے باز نہیں آتے۔ ان احادیث کو دیکھو اور اپنی مساجد کو دیکھو کہ تمہارے بیان کردہ ضابطہ کے مطابق یہود ونصاریٰ سے مشابہت ہے یا نہیں؟ یہود و نصاریٰ سے مشابہت ہونے کے باوجود تم لوگ مشابہت کرنے سے باز نہیں آتے"۔

یونہی شیعہ سے تشبیہ کا جو تم نے لکھا ہے اگر اسی طرح مشابہت سے منع ہو جائے تو پھر نمازیں بھی چھوڑ دینی چاہئیں کیونکہ رافضی بھی نمازیں پڑھتے ہیں وہ روزے بھی رکھتے ہیں وہ بھی چھوڑ دینے چاہئیں۔

محفل میلاد تو ہندوؤں کی مشابہت ہو گئی بقول تمہارے لیکن جس محفل کی صدارت ہی ہندو کریں اور سٹیج پر ہندو آ کر "یوگا" کریں وہ کیا ہو گی؟

یہ ہندوانہ جشن ہے:

مفتی تقی عثمانی نے بھی براہین کی عبارت کو اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے۔ جیسے ہندوؤں اور عیسائیوں کے عام جشن ہوتے ہیں اس طرح کا جشن ہے۔

(ماہنامہ البلاغ جنوری 2014، صفحہ 7-6)

تقی صاحب نے تو ہندوانہ جشن کہہ دیا لیکن ذرا ان کے والد صاحب کی سنئے۔ وہ کیا فرماتے ہیں:

میلاد شفیع اور مفتی شفیع دیوبندی:

مفتی تقی عثمانی کے والد مفتی شفیع دیوبندی کہتے ہیں کہ

اسی طرح محفل میلاد ایک طاعت و کارِ ثواب ہے۔ آپ کے حالات، عادات بیان کرنا عین اسلام ہے اور کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھانا جائز نہیں ہے۔

(ماہنامہ البلاغ دسمبر 2013ء صفحہ 40)

اس کو ہم بلا تبصرہ ہی چھوڑ دیتے ہیں فیصلہ قارئین خود فرمالیں۔ لیکن اتنا ہم ضرور سوال کریں گے کہ یہ تو آپ کے بقول ہندوانہ جشن ہو گیا مگر جس جشن میں بھارتی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے خطاب کیا وہ کیا تھا؟

جس میں بھارت کے سابق نائب وزیر اعظم جگ جیون رام تقریر کر رہے تھے وہ کون سا جشن تھا اور کس دلیل سے جائز تھا اور کس صحابی سے ثابت تھا؟

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔

(روئیداد صد سالہ جشن دار العلوم دیو بند، از غلام نبی جانباز)

محفل میلاد شریف اور اشرف علی تھانوی:

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ

میں زمانہ ارتداد میں مقام گجنیر گیا...... وہاں میں نے چند مولود کرنے والے مولوی سے کہا کہ یہاں مولود کے نام سے ایک مجلس کر کے شیرینی تقسیم کر دو تاکہ لوگ اس بہانے

جمع ہوں۔

(ماہنامہ انوار العلوم فروری 1955، صفحہ 38)

تھانوی صاحب مزید لکھتے ہیں:

ہمارے ایک دوست نے عجیب بات کہی۔ میں نے اسے کہا کہ علی گڑھ کالج میں مولود شریف ہوا کرتا ہے جو کہ بدعت ہے۔ وہ دوست فرمانے لگے یہ مولود شریف اور جگہ تو بدعت مگر کالج میں جائز بلکہ واجب ہے کیونکہ اس بہانے سے وہ کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف اور آپ کے فضائل و معجزات سن لیتے ہیں تو اچھا ہے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت ان کے دلوں میں قائم رہے، ورنہ وہ تو سال بھر ایسی خرافات میں مبتلا رہتے ہیں کہ بھول کر بھی خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ان کی زبان پر نہیں آتا (تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ) مجھے ان کی یہ بات پسند آئی۔

(خیر الارشاد حقوق العباد صفحہ 36، مطبوعہ کراچی)

کیا مذہب کی جامعیت ہے جو کبھی کچھ تو کبھی کچھ

تھانوی صاحب نے محفل میلاد کو بدعت بھی قرار دیا اور یہاں اس کو پسند بھی کیا۔ اب دیکھیں کیا فرماتے ہیں: علماء دین و مفتیان شرع کہ بدعت کو پسند کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟ اور تھانوی صاحب اپنی دیوبندیت کو چھپا کر سنی بن کر پیسے کے لالچ میں محافل میلاد میں جاتے بھی تھے۔

محفل میلاد اور حسین احمد ٹانڈوی:

مولوی حسین احمد دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

وہابیہ نفس ذکر ولادت حضور سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو قبیح و بدعت قرار دیتے ہیں اور یہ جملہ حضرات (یعنی علماء دیوبند) نفس ذکر ولادت شریف کو جبکہ بروایات معتبرہ ہو مندوب اور مستوجب برکت فرماتے ہیں۔

(شہاب ثاقب صفحہ 67 کتب خانہ رحیمیہ دیوبند انڈیا)

سرسید اور محفل میلاد شریف:

سرسید احمد خان نہ صرف محفل میلاد سجاتا تھا بلکہ اس میلاد شریف پر ایک کتاب بھی لکھی تھی۔ چنانچہ مشہور رائٹر شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں:

لیکن عشق رسول میں اسی سیدزادہ (یعنی سرسید) کا نام پہلے آئیگا جس نے اپنی تصنیفی زندگی کا آغاز 23 سال کی عمر میں ایک مولد شریف سے کیا۔

(یادگارشبلی صفحہ 423' ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور پاکستان)

محفل میلاد شریف اور دیوبندی علماء غیر مقلدین اور سرسید کے متعلق مزید تحقیقات کے لئے دیکھئے ہماری کتاب۔

(حقائق میلادالنبی صفحہ 130-116 اکبر بک سیلرز لاہور)

آج یہی دیوبندی' غیر مقلد اور جماعت اسلامی کے حضرات محفل میلاد شریف کو بدعت کہتے نہیں تھکتے لیکن ان کے اکابرین کیا کرتے رہے یہ آپ نے پڑھ لیا۔ یہ حضرات سب کے سب دو تین اعتراض کر کے محفل میلاد کو بدعت کہتے ہیں۔

(1) بارہ ربیع الاول کو یوم ولادت قرار دینا جبکہ مخالفین کے نزدیک بارہ کو وصال ہے۔

(2) بارہ ربیع الاول کو عید کہنا

(3) جشن میلادالنبی کہنا۔

(4) زینب وزینت و بے دریغ رقم خرچ کرنا بقول ان کے

تو آیئے ہم ان اعتراضات کا جائزہ اپنی مخالفین کے اکابرین کی زبانی پیش کرتے ہیں۔

تاریخ ولادت:

جہاں تک تاریخ ولادت کا تعلق ہے تو اس حوالے سے ہم پہلے مفصل گفتگو کر چکے ہیں۔ حقائق میلادالنبی میں ہم نے احادیث وروایات کے ساتھ ساتھ علماء اہلسنّت' علماء

دیوبند، علماء اہل حدیث، جماعت اسلامی اور قادیانیوں کے 90 حوالہ جات پیش کیے ملاحظہ صفحہ 214-196

اور گزشتہ صفحات میں بھی ہم نے مزید حوالہ جات درج کئے جو آپ نے ملاحظہ فرمائے۔

بارہ ربیع الاول کو عید کہنا اور جشن منانا:

مفتی شفیع دیوبندی لکھتے ہیں:

یوم جمعۃ المبارک وہ یوم سعید ہے جس میں پاکستان کا نام ''جمہوریہ اسلامیہ'' رکھ کر اس میں اسلامی دستور نافذ کرنے کے لئے پہلا جشن منایا جارہا ہے۔

میں درخواست کرتا ہوں کہ اس خاص اور مبارک موقع پر اسلامی شان کے ساتھ جشن منائیں۔ مفتی محمد شفیع 23 مارچ 1956ء قوم کے نام پیغام

(ہفت روزہ آئین لاہور، 15 جولائی 1969ء صفحہ 13)

یہ جشن کہاں سے ثابت ہے؟ لیکن یہ جائز اگر بدعت و ناجائز ہے تو صرف جشن میلاد۔

جشن نظام مصطفیٰ:

گزشتہ روز خان پور میں مجلس تحفظ حقوق اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام ایک روزہ جشن نظام مصطفیٰ منایا گیا جس کی صدارت درگاہ عالیہ دین پور شریف کے سجادہ نشین حضرت میاں سراج احمد صاحب دین پوری نے فرمائی۔

(ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور 27 اپریل 1979ء صفحہ 4)

جشن میلادالنبی کے:

قاضی محمد زاہد الحسینی دیوبندی لکھتے ہیں:

آج جو تم نے جشن منائے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے، جگہ جگہ جشن منائے گئے

جلسے ہوئے' اجلاس ہوئے' جلوس ہوئے' نعت خوانی ہوئی' جو کچھ بھی کیا جس کی نیت اچھی ہے اللہ اس کو قبول فرمائے۔

(ماہنامہ الارشاد اٹک اپریل 1978ء صفحہ 27)

محترم قارئین! آپ نے میلاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کو جشن کہنے پر اعتراض کرنے والوں کے بڑے جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ دیکھیں اور کتنے جشن منا رہے ہیں اور قاضی زاہد صاحب کی عبارت نے تو تمام معاملات ہی واضح کر دیے ہیں۔ جلسہ' جلوس' جشن' نعت خوانی سب صحیح قرار دیا ہے۔ اب چلتے ہیں لفظ ''عید'' کی طرف کہ معترضین و منکرین لفظ ''عید'' سے بڑا چڑتے ہیں۔

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

جمعیت خدام المسلمین کا ایک اشتہار اس نام سے شائع ہوا۔

جلسہ بسلسلہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری سیرت طیبہ پر بصرت افروز وعظ فرمائیں گے۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور 2 اگست 1963ء صفحہ 18)

مدیر خدام الدین لکھتے ہیں:

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح معنوں میں اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہی عید میلاد النبی کا پیغام ہے۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور 14 اکتوبر 1957ء صفحہ 3)

اہتمام و انتظام اور چراغاں پر خرچ:

لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ تم لوگ محفل میلاد پر اتنا پیسہ لگا کر فضول خرچی کرتے ہو جو کہ غریبوں کو دینا چاہیے تو ہم ان کی توجہ ذرا ان کے کچھ جلسوں کی طرف کرواتے ہیں اور یہی سوال کرتے ہیں۔

ہمارے خیال میں کسی بھی موقع پر ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا مناسب نہیں لیکن

میلاد شریف کو شایان شان طریقہ سے منانے کے لئے ممکنہ حد تک کم خرچ کو بھی اگر اسراف کہا جائے تو یہ زیادتی ہوگی۔تقریب کوئی بھی ہو اسے پروقار بنانے کے لئے رقم تو خرچ کرنی ہی پڑتی ہے۔

مثال کے طور پر تقسیم ہند سے قبل انگریز گوالر، جیمس میسٹن، دارالعلوم دیوبند تشریف لائے تو بڑی دھوم دھام سے اس کا استقبال کیا گیا اور معزز مہمان سے وقار اور بلند مقام کالحاظ کرتے ہوئے شاندار انتظامات کیے گئے جن پر کثیر رقم خرچ کی گئی۔

(پروفیسر محمد انوار الحسن، حیات عثمانی صفحہ 171 ،مطبوعہ کراچی)

اسی طرح 13 جولائی 1957ء کو بھارت کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد دارالعلوم دیوبند میں رونق افروز ہوئے۔اس موقع پر بقول مولوی عامر عثمانی فاضل دیوبند تمام سٹاف استقبالی انتظام کی تکمیل میں پوری طرح مصروف رہا یہاں تک کہ نماز جمعہ کی چھٹی بھی نہ کر سکے کیونکہ جمعے تو ہر ساتویں روز آتے ہیں مگر صدر صاحب روز روز نہیں آتے، اس دورہ پر بھی کثیر سرمایہ خرچ ہوا۔

(ماہنامہ تجلی دیوبند اگست 1957ء بحوالہ دیوبندی مذہب صفحہ 316 تنظیم اہلسنت پاکستان)

اس طرح چند سال قبل مدسالہ جشن دارالعلوم دیوبند کے سلسلہ میں صرف ٹینٹوں کا ٹھیکہ 20 لاکھ روپے میں طے ہوا تھا۔پنڈال کی لمبائی 600 فٹ اور چوڑائی پانچ سو فٹ تھی۔تقریباً پانچ کلومیٹر تک اہل ایمان کے سر ہی سر نظر آتے تھے۔پنڈال کو سفید قناتوں اور رنگ برنگے سائبانوں سے سجایا گیا تھا۔صرف پنڈال کا ٹھیکہ تین لاکھ روپے میں تھا۔ جگہ جگہ ٹرانسفارمر لگا کر پورے اجتماع کو بقعۂ نور بنایا گیا تھا۔صرف بجلی مہیا کرنے پر چار لاکھ روپے خرچ ہوئے۔'تیرہ سو ٹیوب لائٹ اور سات ہزار بلب پنڈال کو جگمگا رہے تھے۔لاؤڈ سپیکر کا انتظام خوب تھا' کوئی جگہ ایسی نہ تھی جہاں آواز سنائی نہ دیتی ہو۔ آب رسانی کا انتظام بھی قابل داد تھا۔ٹیوب ویل نصب تھے اور پائپوں کے ذریعے پانی دور دراز مقامات تک پہنچایا گیا تھا۔سات سو ہینڈ پمپ اس کے علاوہ تھے۔دو بڑے

تالاب بنائے گئے تھے۔

(ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور 18 تا 24 اپریل 1980ء صفحہ 10)

اس جشن پر کروڑوں روپے خرچ ہوئے لیکن ہماری نظر سے آج تک کوئی ایسا فتویٰ نہیں گزرا جس میں اس قدر کثیر سرمایہ خرچ کرنے پر تنقید کی گئی ہو۔ اس خاموشی سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اب دینی مقاصد کے لئے جتنا چاہیں روپیہ خرچ کر سکتے ہیں ویسے بھی دولت ہوتی ہی اس لیے ہے کہ اسے فروغ اسلام پر خرچ کیا جائے۔ ہمارے خیال میں جشن دیوبند کا یہی ایک فائدہ کافی ہے۔ غریب و امیر مسلمان اپنی استطاعت کے مطابق جتنی رقم میلاد شریف کی تقریبات منعقد کرنے پر خرچ کریں گے وہ فتویٰ کی زد میں نہیں آئیں گے۔

دن منانا:

مولوی حامد میاں دیوبندی کہتے ہیں:

آپ کا یہ شوق کہ اللہ والوں کی یاد میں جلسے ان کے حالات کا ذکر کیا جائے، موجب مسرت ہے۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور 19 اپریل 1968ء صفحہ 13)

خلفائے راشدین کے ایام:

شورکوٹ، جامعہ عثمانیہ کے سالانہ جلسے میں خطاب کرتے ہوئے مولانا حق نواز جھنگوی نے مطالبہ کیا کہ خلفائے راشدین کے دن سرکاری طور پر منائے جائیں۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور یکم اپریل 1987ء)

یوم بیت المقدس:

21 اگست کو پورے ملک میں یوم بیت المقدس منایا جائے۔

(ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور 7 اگست 1970ء صفحہ 9)

یوم شہدائے جنگ بدر:

تنظیم اہلسنّت پاکستان اور جمعیت محبان اسلام کے زیر اہتمام پورے ملک میں یوم شہدائے بدر منایا گیا۔

(روزنامہ آفتاب لاہور 16 اپریل 1990ء)

یوم شہدائے ختم نبوت:

جمعیت علماء اسلام راولپنڈی کے زیر اہتمام شہدائے ختم نبوت کا یوم منایا گیا۔

(ہفت روزہ ترجمان اسلام 20 مارچ 1970ء صفحہ 9)

یوم اقبال:

مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازیخان نے 24 محرم الحرام ہجری 1388ء کو یوم اقبال منانے کے سلسلہ میں عظیم الشان جلسہ کا اہتمام کیا۔

(ہفت روزہ ترجمان اسلام 17 مئی 1968ء صفحہ 8)

یوم تشکر:

شریعت بل کی منظوری پر 18 مئی کو یوم تشکر منایا جائیگا۔ مولوی عبداللہ درخواستی اور دیگر علماء دیوبند کا مشترکہ بیان۔

(روزنامہ آفتاب لاہور 18 مئی 1990ء)

6 ستمبر کا دن:

آج ہم 6 ستمبر کا دن بڑے اہتمام سے مناتے ہیں کہ 1965ء میں اس دن بھارت نے ہمیں للکارا تو ہم نے اس کا جواب دیا۔ بالکل ٹھیک ہے۔ منانا چاہئے اور ضرور منانا چاہئے۔ مفتی محمود دیوبندی کا بیان۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور پاکستان 5 ستمبر 1975ء صفحہ 4)

یوم نانوتوی:

قادر پوراں میں مدرسہ مبارک الاسلام کی جامع مسجد 9 جنوری کو یوم مولانا قاسم نانوتوی منایا جائیگا۔ جس میں مولانا محمد صادق صدیقی خطاب کریں گے۔

(ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور 27 اپریل 1979ء صفحہ 26)

یوم گنگوہی:

جامع مسجد پیر لدھے شاہ خونی برج (ملتان) 9 جنوری کو ایک بجے دوپہر روحانی پیشوا مولانا رشید احمد گنگوہی دیوبندی کی یاد میں تقریب ہوگی جس کی صدارت وحید الزمان مظہر کریں گے۔

(روزنامہ امروز ملتان 8 جنوری 1981ء)

یوم شیخ الہند:

18 ربیع الاول کو یوم شیخ الہند منایا جائیگا۔

(ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور یکم فروری 1980ء صفحہ 28)

یوم عثمانی:

لاہور میں علماء (دیوبند) کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا شبیر احمد عثمانی کا یوم وفات 11 جنوری کو پورے اہتمام سے منانے کا فیصلہ کیا گیا۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور 28 دسمبر 1979ء صفحہ 3)

یوم شیخ القرآن:

انجمن فرزندان اسلام سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ کے زیر اہتمام یوم شیخ القرآن (مولوی غلام اللہ خان) کے سلسلہ میں جامعہ عثمانیہ میں ایک جلسہ ہوا۔

(ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور 10 تا 16 اکتوبر 1980ء صفحہ 22)

ایسا اور بہت کچھ پڑھنے کے لئے ملاحظہ فرمائیں ماہنامہ السعید کا عید میلاد النبی

2002ء یہ حوالہ جات بھی وہیں سے لیے گئے ہیں۔

جلوس میلادالنبی:

دینی مقاصد کے حصول کے لئے آج کل جلوس نکالنا روزمرہ کا معمول بن چکا ہے جسے عوام خود اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ اگرچہ جلوس کے حوالے سے ہم گزشتہ صفحات میں لکھ چکے ہیں تاہم تکمیل عنوان کے طور پر ایک دو حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔ جماعت اسلامی نے ایک دفعہ جلوس شوکت اسلام نکالا تھا۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے اہل حدیث قلم کار حافظ صلاح الدین یوسف نے لکھا تھا۔

جماعت اسلامی کے اعلان کردہ جلوس' شوکت کو ناکام بنانے کے لئے دیوبندی علماء کے ترجمان اخبارات نے جلوس میلاد کی حمایت وتائید فرمائی اور لوگوں کو باور کرایا کہ اصل جلوس تو ''میلاد'' کا ہے جس میں شریک ہونا چاہئے یہ شوکت اسلام کا جلوس کیا ہے؟

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور 6 تا 13 جنوری 1989ء صفحہ 22)

جلوس میلاد اور خدام الدین:

میلاد شریف کے جلوس کے حوالے مدیر ہفت روزہ خدام الدین اپنا نکتہ نظر کچھ یوں بیان کیا۔

میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر اگر جلسوں میں صحیح روایات بیان کی جائیں اور مسلمانوں کو آپ کی اتباع کی دینوی اور اخروی فوائد سے آگاہ کیا جائے تو اس قسم کے جلسے خیر وبرکت کا سبب بن سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر جلوس میں اس امر کا اہتمام کیا جائے کہ اوقات نماز کے وقت جلوس کو روک کر نماز ادا کر لی جائے تو جلوس نکالنے میں کوئی حرج نہیں۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور 26 ستمبر 1958ء صفحہ 3)

توجہ قارئین! آپ نے محافل وجلوس میلادالنبی کے حوالے سے آج کل کے معترضین کے اکابرین سے تمام معمولات جن پر یہ بے چارے اعتراض کرتے مثلاً محفل

میلاد، عید میلاد، جشن میلاد، جلوس میلاد، دن منانا، اخراجات کرنا وغیرہ ملاحظہ فرمائے۔ کاش یہ لوگ اپنے اکابرین کے معمولات سے آگاہ ہوتے تو شاید یہ فتوے بازی نہ کرتے۔ یا پھر یہ ان کا تجاہل عارفانہ ہے کہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی ''سر ڈاہی جاندے نے''

لیکن غلامان رسول کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ جو بھی فتویٰ لگائیں وہ مندرجہ بالا تفصیل کی روشنی میں سیدھا ان کے یعنی غیر مقلدین دیوبندی اور جماعت اسلامی کے اکابرین پر لگے گا ہم پر نہیں۔

ابھی تک ہمارے پاس لکھنے کو بہت کچھ ہے لیکن وقت کا دامن تنگ ہونے کی وجہ سے اس بحث کو یہیں پر ختم کرتے ہیں باقی پھر کبھی آپ حضرات کی خدمت میں پیش کریں گے، انشاء اللہ!

مقام مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

جس جگہ اور جس مقام کو نسبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و نسبت انبیاء علیہ السلام کو حاصل ہو جائے وہ جگہ بھی بے مثل و بے مثل ہو جاتی ہے اور اس کا مقام و مرتبہ دوسری جگہوں سے جدا اور وراء الوریٰ ہو جاتا ہے۔

چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ معراج بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

جب جناب جبرئیل علیہ السلام میرے پاس براق لے کر آئے اور میں اس پر سوار ہوا۔ جبریل میرے ساتھ تھے۔ راستے میں ایک مقام پر جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: انزل فصل۔ نیچے تشریف لائیے اور نماز ادا فرمائیے۔ فصلیت پس میں نے نماز ادا فرمائی تو جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے نماز کس جگہ پڑھی ہے؟ صلیت بیت لحم حیث ولد عیسیٰ علیہ السلام۔ آپ نے بیت لحم

میں نماز ادا فرمائی ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔

(سنن نسائی جلد 1 صفحہ 180 رقم الحدیث 449 'فرید بک سٹال لاہور' دلائل النبوۃ جلد 2 صفحہ 356 'دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' مواہب مع زرقانی جلد 8 صفحہ 83 'دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' خصائص الکبریٰ جلد 1 صفحہ 255 'دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' مدارج النبوت جلد 2 صفحہ 253 'ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور' حجۃ اللہ علی العالمین جلد 1 صفحہ 545 'ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور' ادریس کاندھلوی دیوبندی سیرت المصطفیٰ جلد 1 صفحہ 232 مکتبہ عمر فاروق کراچی)

معلوم ہوا کہ جس مقام پر نبی پیدا ہوتا ہے وہ اتنی پاکیزہ اور مقدس ہوتی ہے کہ اللہ کریم اپنے محبوب علیہ السلام کو حکم فرماتا ہے کہ یہاں نماز ادا فرمائیے۔

تو یہ عیسیٰ علیہ السلام کی جائے ولادت کا مقام ہے۔ آگے خود اندازہ کر لیجئے کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جس مقام پر تشریف لائے۔ سوق اللیل میں واقع اس مکان کی شان کیا ہوگی؟

جہاں جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم لگتے ہیں اس جگہ کی رب کریم قسمیں بیان فرماتا ہے۔ مولد عیسیٰ علیہ السلام اور مولد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرق اس سے واضح ہے۔

شبیر عثمانی کی حدیث نسائی سے ناواقفیت اور انور شاہ کشمیری کا تعاقب:

قارئین کی ضیافت طبع کے لئے یہ بحث پیش خدمت ہے۔

مولد نبوی کا تقدس:

دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث' دیوبندیوں کے امام العصر' علامہ انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب اور آپ کے اہل رفقاء سے ایک چوک یہ بھی ہوگئی کہ جب مولد نبوی کا مسئلہ پیش ہوا تو طبرانی و بزار کے حوالہ سے حدیث اسراء پیش کی

جس میں حضور علیہ السلام کا بیت اللحم میں براق سے اتر کر دو رکعت پڑھنا ضروری ہے یعنی یہاں صرف اس لیے اترے اور نماز پڑھی کہ وہ صرف عیسیٰ علیہ السلام کی جائے ولادت ہے۔

جس کے بارے میں پہلے ہی سے علامہ ابن قیم نے زادہ المعاد جلد 2 صفحہ 47 میں پیش بندی کر رکھی تھی کہ بیت اللحم میں اترے اور نماز پڑھنے کی حدیث سرے سے ثابت ہی نہیں ہے۔ اس وقت ہمارے علماء صرف طبرانی اور بزار کے حوالہ پر انحصار نہیں کرنا چاہئے تھا۔

بلکہ ڈنکے کی چوٹ پر کہتے کہ بیت اللحم میں اتر کر نماز پڑھنے والی حدیث قوی وصحیح تو نسائی شریف میں بھی موجود ہے جس کا درجہ صحت وقوت میں رجال میں زیادہ شدت کی وجہ سے بعض جگہ بخاری شریف سے بھی اوپر مانا گیا ہے اور اس حدیث کے بھی سارے رجال میں امام نسائی کے ثقہ وثبت ہیں۔ پھر اس کو علامہ ابن قیم "ولم یصح ذلك عنه البتة" کہہ سکتے ہیں؟

نجدی علماء تو خوش ہو گئے ہوں گے کہ موتمر میں آنے والے سارے علماء ہی

حدیث نسائی سے ناواقف:

ہیں اور ابن القیم کی بات خوب بن گئی، واضح ہو کہ بیت اللحم میں اتر کر نماز پڑھنے والی حدیث نسائی کے علاوہ بزار و ابن ابی حاتم طبرانی و بیہقی میں تصحیح کے ساتھ درج ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ علماء کے علم میں کمی تھی بلکہ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ نہ صرف نجدی علماء میں بلکہ ہمارے علماء میں بھی کمی تھی۔

(ملفوظات محدث کشمیری صفحہ 157 'ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

ایمان افروز واقعات ونغمات
میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ حفیظ الرحمٰن قادری لکھتے ہیں:

ہمارا ایک قریبی رشتہ دار تھا' ملازمت کے سلسلہ میں عرب شریف گیا' کہنے لگا کہ ابتدا میں میرا دل نہیں لگتا تھا' ایک دن گھر سے فون آیا کہ بڑے بیٹے کی طبیعت خراب ہو گئی ہے جس کی وجہ سے میری پریشانی میں اور بھی اضافہ ہو گیا یہاں تک کہ میں اپنے کمرے میں بیٹھ کر رونے لگا۔

میرے ساتھ والے کمرے میں دو ہندو رہتے تھے۔ انہوں نے جب میری حالت دیکھی تو میرے پاس آ گئے اور دل بہلانے لگے۔ پھر کہنے لگے کہ تم مسلمان ہو؟ میں نے کہا: ہاں! تو ایک بولا اور کہنے لگا: میں تمہیں اپنی زندگی کا ایک سچا واقعہ سناتا ہوں جس کو سن کر تمہارا دل باغ باغ ہو جائے گا۔

اس نے بتایا کہ ہمارے محلے میں ایک ہندو گوالا رہتا تھا' بے چارہ بڑا غریب اور مفلوک الحال تھا لیکن اس میں اچھائی یہ تھی کہ وہ محفل میلاد کا بڑا شوقین تھا۔ بس پتہ چل جائے کہ وہاں محفل میلاد ہو رہی ہے تو یہ ضرور پہنچ جاتا' بس محافل میلاد کی برکت سے اس کے مالی حالات بہتر ہو گئے۔ اس نے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی جس سے فارغ ہو کر وہ اعلیٰ پوسٹوں پر فائز ہو گئے۔ نام اس کا چھوٹو رام تھا' حیران کن بات یہ ہے کہ ایک ہندو یہ واقعہ بیان کر رہا تھا اور دوسرا اس کی تصدیق کر رہا تھا' کچھ عرصے بعد اس کا انتقال ہو گیا۔

ہندو اپنے مردوں کو جلاتے ہیں، اگر غریب ہو تو عام لکڑی اور مٹی کا تیل استعمال کرتے ہیں، اگر امیر ہو جائے تو اس کے لئے صندل کی لکڑی اور دیسی گھی کا استعمال کیا جاتا ہے، اس کے بیٹے چونکہ اچھی پوسٹوں پر تھے لہٰذا اس کو جلانے کے لئے دیسی گھی اور صندل کی لکڑی کا استعمال کیا گیا۔ پھر اس کی لاش کو آگ لگائی گئی۔ آگ خوب بھڑک اٹھی جب بجھی تو سب حیران رہ گئے کہ اس کا ایک بال بھی نہیں جلا۔

لوگوں نے سمجھا کہ شاید اتفاقاً ایسا ہوا ہے، دوسری مرتبہ بڑے پیمانے پر آگ کا اہتمام کیا گیا، جب آگ بھڑکی تو شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے لیکن جب بھی تو دیکھا کہ اس کا جسم ویسے ہی سلامت ہے جیسے پہلے تھا، سب کے سب حیرت زدہ ہو گئے کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ پھر تیسری مرتبہ جلانے کا اہتمام کرنے لگے تو چھوٹو رام کی بیوی سامنے آ گئی اور اس نے بتایا کہ مرنے والا محفل میلاد پاک سے بڑی محبت کرتا تھا اللہ نے کرم فرمایا اور مرنے سے پہلے اس نے کلمہ شریف پڑھ لیا اور پھر گواہ بنایا کہ میں مسلمان ہو جاؤں لیکن میں نے اس کی بات کو اہمیت نہ دی۔ جب تم نے دو مرتبہ جلایا اور یہ نہ جلا تو میں سمجھ گئی کہ یہ سچے دل سے مسلمان ہو گیا ہے جس کی وجہ سے اس پر آگ کا اثر نہیں ہو رہا تم اگر اس کو سو مرتبہ بھی جلاؤ گے تو یہ نہیں جلے گا لہٰذا اس کی لاش کو مسلمانوں کے حوالے کر دو۔

آخر اس کی لاش کو مسلمانوں کے حوالے کیا گیا اور انہوں نے مسلمانوں کے طریقہ کے مطابق اس کے کفن دفن کا اہتمام کیا۔

(ہم میلاد کیوں مناتے ہیں صفحہ 65)

قربان جائیں ماہ ربیع الاول شریف کے جو آتا ہے تو نہ جانے کتنے لوگوں کی قسمت سنوار کے تشریف لے جاتا ہے، جیسے چھوٹو رام کی قسمت سنواری کہ دولت ایمان نصیب ہو گئی۔ کیا خوب کہا کسی نے

اے چاند ربیع الاول کے، تو آیا رحمت لایا ہے
کونین منور جس سے ہوئے، وہ نور ہدایت لایا ہے
نبیوں نے پڑھا کلمہ جس کا، وہ ماہ رسالت لایا ہے
اسلام مکمل جس سے ہوا وہ مہر نبوت لایا ہے
سبحان اللہ، سبحان اللہ، اے چاند ربیع الاول کے
دنیا سے غلامی دور ہوئی، دنیا سے جہالت دور ہوئی
ذہنوں سے تشخص دور ہوا، سینوں سے شقاوت دور ہوئی
وہموں کی نحوست دور ہوئی، شیطان کی حکومت دور ہوئی
تشریک کی بدعت دور ہوئی، تکفیر کی لعنت دور ہوئی
تو رحمت کا پیغام بنا، اے چاند ربیع الاول کے
اے چاند منور کرتا ہے تو، راتیں دنیا والوں کی
کیا تیری ٹھنڈی کرنوں میں ہے ٹھنڈک دل کے چھالوں کی
جب دل پر ہو حملہ غم کا جب لب پہ ہو یورش نالوں کی
جب قلب پہ بارش ہوتی ہے یاس وحسرت کے ھبالوں کی
اس وقت چمک للہ ذرا، اے چاند ربیع الاول کے

جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں:

ممدوح جماعت اسلامی، مشہور مصری عالم حسن البنا لکھتے ہیں:

مجھے یاد ہے کہ ربیع الاول کا مہینہ آتا تو یکم ربیع الاول سے بارہ ربیع الاول تک معمولاً ہر رات ہم حصافی اخوان میں سے کسی ایک کے گھر پر محفل ذکر منعقد کرتے اور میلاد النبی کا جلوس بنا باہر نکلتے، اتفاق سے ایک رات ہم شبلی الرجال کے مکان پر جمع ہو گئے۔ ہم عادتاً عشاء کے بعد ان کے گھر پر جمع ہوئے، دیکھا تو پورا مکان روشنیوں سے

جگمگ کر رہا ہے۔ اسے خوب صاف وشفاف اور آراستہ وپیراستہ کیا جاچکا ہے۔

شلمی الرجال نے رواج کے مطابق حاضرین کو شربت اور قہوہ اور خوشبو پیش کی اس کے بعد ہم جلوس بنا کر نکلے اور مسرت اور خوشی کے ساتھ مروجہ مناقب پڑھتے رہے جلوس ختم کرنے کے بعد ہم شیخ شلمی الرجال کے مکان پر واپس آ گئے اور چند لمحات ان کے پاس بیٹھے رہے۔ جب اٹھنے لگے تو شیخ الرجال نے بڑے لطافت آمیز اور ہلکے پھلکے تبسم کے ساتھ اچانک اعلان کیا کہ انشاء اللہ کل آپ میرے پاس صبح صبح تشریف لے آئیں تاکہ روحیہ کی تدفین کر لی جائے۔ روحیہ شیخ شبلی کی اکلوتی بچی ہے۔

شادی کے تقریباً گیارہ سال بعد اللہ نے شیخ کو عطا کی ہے' اس بچی کے ساتھ شیخ کو اس قدر شدید محبت اور وابستگی ہے کہ دوران کام بھی اسے جدا نہیں کرتے۔ شیخ نے اس کا نام روحیہ اس لیے رکھا کہ اسے شیخ کے دل میں وہی مقام حاصل ہے جو جسم میں روح کو حاصل ہوتا ہے۔

شیخ کی اطلاع پر ہم حیران رہ گئے۔ عرض کیا کہ روحیہ کا وصال کب ہوا؟ فرمانے لگے آج ہی مغرب سے تھوڑی دیر پہلے۔ ہم نے کہا کہ آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا؟ کم از کم ہم میلاد النبی کا جلوس کسی اور گھر سے نکالتے۔ کہنے لگے جو کچھ ہوا بہتر ہوا۔ اس سے ہمارے غم اور حزن میں کمی آ گئی اور سوگ مسرت میں تبدیل ہو گیا۔ کیا اس سے بڑھ کر اللہ کی کوئی اور نعمت درکار ہے؟

(حسن البنا شہید کی ڈائری صفحہ 164' اسلامک پبلی کیشنز لاہور)

قربان جائیں ان کی محبت پر کہ گھر میں اکلوتی بیٹی کی نعش پڑی ہے۔ اتنا صدمہ ہے لیکن انہوں نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں کوئی رکاوٹ یا کمی نہ آنے دی اور نہ احباب میں کسی کو محسوس ہونے دی۔

اسی لیے سیدی اعلیٰ حضرت' امام عشق ومحبت' امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

جنات کی محفل میلاد شریف:

پیر طریقت، فاتح عیسائیت، حضرت علامہ الحاج ابوالنصر پیر سید منظور احمد شاہ صاحب لکھتے ہیں:

1983ء کی بات ہے میں ان دنوں اپنی کتاب ''مدینۃ الرسول'' لکھنے میں مصروف تھا، دن کے وقت میرے حجرہ میں دو صوفی آدمی آئے اور درخواست کی کہ فلاں تاریخ کو ہمارے ہاں محفل میلاد النبی میں شامل ہوں۔ ہمارے ساتھیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال آپ کو بلایا جائے۔ ہم ہر سال ایک عظیم اجتماع کیا کرتے ہیں۔ میں انکار نہ کر سکا، پوچھا کہاں؟ تو بتایا بہاولنگر میں۔ میں نے کہا آپ آئیں اور لے جائیں، چنانچہ مقررہ تاریخ پر وہی ساتھی آئے اور لے گئے بہاولنگر سے دور باہر چلے گئے۔ وہاں بہت بڑا اجتماع تھا، جب میں وہاں پہنچا تو حسب رواج لوگوں نے استقبال کیا، نعرہ بازی کی۔ میں نے تقریر شروع کی تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہمیں پتہ چلا ہے کہ آپ مدینۃ الرسول کے نام سے کتاب لکھ رہے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی مدینہ شریف کی بات سنائیں، میرے لیے مضمون اور زیادہ آسان ہو گیا کیونکہ مواد ذہن میں موجود تھا۔ اختتام جلسہ پر یہ لوگ ایک بہت بڑے کتب خانے میں لے گئے جہاں کتابیں دیکھ کر میں بہت حیران ہوا۔ میں نے جس کتاب کو اٹھایا وہی وفاالوفا تھی۔ یہ کتاب تاریخ و فضائل مدینہ منورہ زادہ شرفاً و تعظیماً پر مشتمل ہے جو کہ علامہ سمہودی نے لکھی ہے۔

میں نے لائبریرین سے پوچھا: ایک ہی کتاب اتنی مقدار میں کیوں ہے؟ اس نے کہا: ہمیں پتہ چلا کہ آپ کو اس کتاب سے پیار ہے اور آپ کتاب ''مدینۃ الرسول'' میں زیادہ تر اس کتاب کے حوالے لکھ رہے ہیں، مجھے اس بات پر بہت حیرت ہوئی۔ اس کے

بعد دستر خوان بچھایا گیا جس پر سینکڑوں افراد نے پر تکلف کھانا کھایا۔ فراغت کے بعد میں نے کہا آپ مجھے واپس پہنچا آئیں۔

اس عظیم اجتماع کے دائیں بائیں مجھے کوئی مکان نظر نہ آیا تو تعجب سا ہوا' میں نے کہا یہاں پر آبادی معلوم نہیں ہوتی ؟ یہ لوگ کہاں سے آئے تھے؟ تو انہوں نے میرے سوال کو ٹال دیا۔ میں نے کچھ دیر بعد پھر وہی سوال کیا تو کہنے لگے معاف کرنا ہم آپ کو بتانا نہیں چاہتے تھے' لیکن آپ کے اصرار پر بتانا پڑ رہا ہے کہ ہم جن ہیں۔ بس ان کا یہ کہنا تھا کہ میں گھبرا گیا کہ کہاں پھنس گیا' میں نے کہا اچھا صاحب مجھے جلدی سے پہنچائیں۔

وہی گاڑی' وہی ڈرائیور' وہی دونوں صوفی' میری گاڑی میں بیٹھنے لگے تو میں نے کہا کہ آپ ساتھ نہ جائیں۔ ڈرائیور مجھے چھوڑ آئے گا۔ وہ ہنسے اور کہا شاہ جی وہ ڈرائیور بھی تو ہمارے ہی ہیں' عین اسی لمحہ ہم جامعہ فریدیہ یعنی اپنے گھر تھے' مجھے کمرہ میں بٹھا کر اسلام علیکم کہا اور تکلیف کی معذرت کی اور واپس لوٹ گئے۔ میں نے یہ واقعہ چھپایا مگر اب جلوۂ جاناں میں لکھ رہا ہوں۔

(جلوۂ جاناں جلد 1 صفحہ 663)

کیا پتہ جن بریلوی ہو گئے ہوں یا انہوں نے حافظ ابن دحیہ کی کتاب پڑھ لی ہو یا پھر سلطان مظفر کی رعایا میں سے ہوں۔

ارے روکنے والو! کس کس کو روکو گے' انسانوں کو یا جنوں کو؟ دنیا و آخرت کا فائدہ اسی میں ہے کہ دل و جان سے مان جاؤ۔

قصیدہ محمد کا

قصیدہ جب خدا مجھ سے لکھاتا ہے محمد کا
تو دل بھی اسم اعظم گنگناتا ہے محمد کا
نہ کہنا راعنا محبوب سے' کہہ لینا انظرنا
ادب قرآن یوں ہم کو سکھاتا ہے محمد کا

جہاں کی نعمتیں ساری ملیں ان کے وسیلے سے
جو پیتا ہے محمد کا جو کھاتا ہے محمد کا
ارادہ جس کا بھی توبہ کا ہو تو کہہ کے جاؤ
خدا بھی اس کو دروازہ دکھاتا ہے محمد کا
مہکتا ہے جہان روح' دل مسرور ہوتا ہے
زبان پر جس دم نام آتا ہے محمد کا
رفاقت اس پر اکثر کرم سرکار کرتے ہیں
ولادت کا جو دن اکثر مناتا ہے محمد کا

ڈاکوؤں نے زیورات واپس کر دیئے:

ڈسکہ میں خواجہ محمد خالد کی رہائشگاہ کالج روڈ پر دوپہر کے وقت خواتین کی محفل میلاد ہو رہی تھی۔ اسی دوران چار ڈاکو گھر میں گھس آئے۔ اسلحہ کے زور پر خواتین سے تقریباً 160 تولے زیور طلائی اتروا لئے۔ لیکن اس کے باوجود خواتین نے محفل بند نہ کی۔

عقل والوں کے نصیبوں میں کہاں ذوق جنوں
عشق والے ہیں جو ہر چیز لوٹا دیتے ہیں

جب ڈاکو واپس جانے لگے تو خواتین نے پہلے سے بھی زیادہ اونچی آواز میں ذکر حبیب شروع کر دیا۔ ڈاکوؤں نے ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے متاثر ہو کر خواتین کے زیورات واپس کر دیئے اور خاموشی سے چلے گئے۔

(روزنامہ انقلاب 19 اپریل 2007ء ماہنامہ رضائے مصطفیٰ مئی 2007ء صفحہ 4)

آئینہ قدرت:

وہ اس گنبد خضریٰ میں وہ شاہ رسالت ہیں
جو آنکھ کی ٹھنڈک ہیں جو قلب کی راحت ہیں

چاہیں تو قمر ٹوٹے اور مہر فلک ٹوٹے
یہ مظہر قادر ہیں آئینۂ قدرت ہیں
مسجود ملائکہ وہ مقصود ملائک ہیں
آدم ہیں بشر پہلے' وہ پہلی حقیقت ہیں
جائز ہو شریعت میں توہین نبی کیونکر
یہ اصل شریعت ہیں' یہ جان شریعت ہیں
ماضی کا سبق یہ ہے منزل پہ وہ پہنچیں گے
جو تھامے ہوئے آسی دامان نبوت ہیں

میلاد منانے والے جنت میں:

حضرت مولانا عبداللہ بن عیسیٰ انصاری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ

ہمارے پڑوس میں ایک نیک بخت اور پرہیزگار بوڑھی عورت رہتی تھی' دن رات عبادت کرتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات والا صفات پر درود وسلام کے نذرانے پیش کرتی رہتی' جب اس کا آخری وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور کہا: بیٹا یہ دینار پکڑلو میں نے سوت کات کر یہ جمع کئے ہیں۔ اب میں جارہی ہوں' میں چاہتی ہوں کہ یہ دینار کسی ایسی جگہ خرچ کرنا کہ مجھے مرنے کے بعد ان کی وجہ سے فائدہ حاصل ہو۔ بیٹے نے اپنی والدہ سے عہد کیا کہ میں ضرور آپ کی وصیت پر عمل کروں گا اور یہ دینار جو آپ نے محنت کر کے کمائے ہیں کسی نیک کام پر خرچ کروں گا تا کہ یہ تیرے لئے باعث ثواب بنیں۔ جب اس عورت کا وصال ہو گیا تو اس کے کفن دفن سے فارغ ہو کر اس کے بیٹے نے سوچنا شروع کر دیا کہ ان دیناروں کو کس نیک کام پر خرچ کروں تا کہ میری والدہ کو فائدہ حاصل ہو۔ اسی فکر میں تھا کہ کسی مقام پر جا نکلا جہاں چند غلامان رسول اکٹھے ہو کر جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کر رہے تھے اور حالت ذوق وشوق میں خوشحال تھے' اس نوجوان نے پوچھا: یہ محفل کس کی ہے اور کیسی ہے؟

لوگوں نے جواب دیا کہ یہ محفل، محفل میلاد ہے۔ وہ نوجوان بھی ان کی محفل میں شامل ہو گیا۔ پھر وہ گھر چلا گیا' رات کو جب سویا تو خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور ایک اعلان کرنے والا فلاں بن فلاں کے نام بنام پکارتا ہے' آخر نوبت اس جماعت کے بلانے کی آتی ہے جس میں یہ نوجوان بھی شامل تھا' اعلان کرنے والے نے کہا: مرحبا مرحبا تم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں رہنے کے لئے ایک ایک محل عنایت فرمایا ہے۔ نوجوان کہتا ہے کہ میں بھی اس جماعت کے ساتھ چلا' وہاں عظیم الشان مکان سب مکانوں سے بہتر اور افضل دیکھا کہ اس کے بالا خانے پر حوریں بناؤ سنگھار کئے بیٹھی ہیں۔ جب میں نے اس مکان میں جانے کا ارادہ کیا تو ایک فرشتے نے کہا کہ اے عزیز! یہ مکان اس کا ہے جس نے محفل میلاد کی تھی اور یہ اردگرد جو ہیں یہ حاضرین محفل کے لئے ہیں جنہوں نے ذکر میلاد شریف دل سے سنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت پر درود بھیجا ہے۔ الغرض یہ نوجوان بیدار ہوا اور صبح کو دس دینار خرچ کر کے محفل سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سجائی اور رات والا خواب بیان کیا' جس جس نے بھی یہ واقعہ سنا اس نے یہ عہد کیا کہ زندگی میں کبھی محفل میلاد نہیں چھوڑے گا۔

جب ذکر محمد چھڑتا ہے ازکار حسیں ہو جاتے ہیں
کچھ اور خدا کی رحمت کے انوار حسیں ہو جاتے ہیں
الفت کے پھول سجائے جا ان کے میلاد منائے جا
میلاد نبی کی برکت سے گھر بار حسیں ہو جاتے ہیں

دوسرے روز پھر اس نوجوان نے خواب دیکھا کہ دو مکان ہیرے جواہرات سے سجے ہوئے ہیں اور بہت سے مکان ان کے اردگرد ہیں۔ ان دونوں کے اندر اس نوجوان کی والدہ بہت عمدہ لباس زیب تن کیے نہایت شان وشوکت کے ساتھ زرنگار بستر پر تکیہ لگائے بیٹھی ہے۔

اس کے لباس سے ایسی خوشبو آ رہی ہے کہ اگر مردے کے دماغ میں جائے تو جی

اٹھے۔نوجوان نے اپنی والدہ سے اس عزت ومقام ومرتبہ کا سبب پوچھا تو اس نے کہا: اے بیٹا! یہ مرتبہ ان دس دیناروں کی برکت سے ملا ہے جو تو نے میلاد شریف پر خرچ کیے اور یہ دوسرا مکان اس خدمت کا صلہ میں تیرے لئے تیار ہوا ہے اور گردوپیش کے مکانات حاضرین محفل کے لئے ہیں جنہوں نے محفل میلاد شریف میں حاضر ہو کر ذکر حبیب خدا سنا اور اپنا جان ومال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فدا کیا۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر جان و مال نثار کریں تاکہ قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو۔

(رسائل میلاد محمدی صفحہ 24' احمد جاوید فاروقی پبلی کیشنز لاہور' نادر رسائل میلادالنبی جلد 1 صفحہ 401 مکتبہ حنفیہ لاہور)

سوال: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ صرف میلاد منانے پر جنت حاصل ہو جائے اور سامعین کی نجات ہو جائے؟

جواب: یہ ہوسکتا ہے اور بالکل ہوسکتا ہے اگر آپ عظمت ووجاہت مصطفیٰ کو جانتے یا سمجھتے ہیں تو

اللہ تعالیٰ اگر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر شریف کے وسیلہ سے کسی کو معاف فرمادے تو یہ اس کی رحمت سے بعید نہیں بلکہ اس خالق کائنات کو جو اپنے محبوب سے محبت ہے اس کا تقاضا یہی ہے کہ نام مصطفیٰ کا صدقہ اللہ تعالیٰ نجات عطا فرمائے گا۔

تعظیم جس نے کی محمد کے نام کی:

ایک آدمی دوسو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا رہا اور اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی وسرکشی میں بڑھ چڑھ کر دیدہ دلیری دکھاتا رہا۔ جب مر گیا تو بنی اسرائیل نے اس کی ٹانگ پکڑی اور اسے گھسیٹ کر ایک کوڑے کے ڈھیر پر ڈال دیا۔ خالق کائنات نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اس کو غسل دے کر کفن پہناؤ اور تمام بنی اسرائیل کو لے کر اس کی نماز جنازہ پڑھو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسے ہی کیا۔ اس بات پر بنی

اسرائیل کو تعجب ہوا اور لوگوں نے کہا کہ بنی اسرائیل میں اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا کوئی سرکش اور زیادہ نافرمان نہیں تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں جانتا ہوں مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے ہمارے لئے معلوم کریں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پروردگار سے التجا کی اور عرض کیا:

اے پروردگار! تو جانتا ہے جو یہ کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ انہوں نے سچ کہا کہ اس نے دوسال تک میری نافرمانی کی مگر ایک روز اس نے تورات کھولی تو اس میں میرے محبوب علیہ السلام کا نام لکھا دیکھا تو اس کو بوسہ دیا اور دونوں آنکھوں سے لگایا' میں نے اس کے عمل کی قدر کی اور اس کے دوسوسال کے گناہ معاف فرمادیئے۔

(قوت القلوب جلد 2 صفحہ 138' دارالکتب العلمیہ بیروت' حلیۃ الاولیاء جلد 4 صفحہ 42 برقم 4695 مکتبہ توفیقیہ مصر' خصائص الکبریٰ جلد 1 صفحہ 29' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' سبل الہدیٰ والرشاد جلد 1 صفحہ 412-411 دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' سیرت حلبیہ جلد 1 صفحہ 270 دارالاشاعت کراچی' نزہۃ المجالس جلد 2 صفحہ 194' ممتاز اکیڈمی لاہور' تفسیر روح البیان جلد 7 صفحہ 186' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان' حجۃ اللہ علی العالمین جلد 1 صفحہ 201 ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور' مقاصد السالکین صفحہ 86' مکتبہ صبح نور فیصل آباد' سعادۃ الدارین جلد 1 صفحہ 255 ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور' القول البدیع صفحہ 127 دارالکتاب العربی بیروت' فضائل درود شریف از مولوی زکریا دیوبندی صفحہ 158' مطبوعہ مکتبۃ الایمان سعودی عرب' خصوصیات مصطفیٰ از ہارون دیوبندی جلد 2 صفحہ 145 دارالاشاعت کراچی)

کیوں جناب! اب بتایئے ایسا ہوسکتا یا نہیں؟ جب اسرائیلی نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرے تو وہ بخشا جاسکتا ہے تو اگر کوئی محمدی نام مصطفیٰ کی تعظیم کرے تو حضور کا ذکر خیر کرے وہ کیونکر نہ بخشا جائے گا جبکہ امت محمدیہ کی تو اتنی عمر بھی نہیں کہ وہ دوسوسال گناکرسکے اگر پھر بھی نہیں ہوسکتا تو آیئے ذرا مزید آگے چلتے ہیں۔

محفل اولیاء کی طرف جانے والا بخشا گیا

امام المحدثین، امیر المومنین فی حدیث ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ہجری 256 روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ننانوے قتل کئے تھے پھر اس کا حکم پوچھنے کی غرض سے ایک صوفی کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں، اس شخص نے اس راہب یعنی عیسائی صوفی کو بھی قتل کردیا۔ وہ اس طرح مسئلہ پوچھتا رہا۔ یہاں تک کہ اس سے ایک آدمی نے کہا کہ تو بستی میں چلا جا۔ قضائے الٰہی سے اسے راستے میں موت آگئی اور اس نے اپنا سینہ اس بستی کی جانب جھکا دیا۔ اب رحمت اور عذاب کے فرشتے آکر جھگڑنے لگے۔ بس جس بستی کی طرف وہ جارہا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے نزدیک ہونے کا حکم دیا اور جس بستی سے آیا تھا اسے دور ہوجانے کا حکم دیا۔

پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کی جائے وفات، سے دونوں بستیوں کا فاصلہ ناپ لو تو اس بستی سے ایک بالشت نزدیک نکلا پس اسے بخش دیا گیا۔

(صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 347 رقم الحدیث 3470 فرید بک سٹال لاہور، صحیح مسلم صفحہ 1248 رقم الحدیث 6939، دارالمعرفہ بیروت لبنان، سنن ابن ماجہ جلد 1 صفحہ 141، رقم الحدیث 2622 فرید بک سٹال لاہور، مسند احمد جلد 7 صفحہ 586 رقم الحدیث 11097 دارالحدیث قاہرہ مصر، کنز العمال جلد 4 صفحہ 84 رقم الحدیث 10153 دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

کیوں جناب! ہوسکتا ہے یا نہیں؟ ننانوے آدمیوں کا قاتل نیک لوگوں کی طرف چلا ابھی تک وہ محفل اولیاء میں پہنچا نہیں صرف چلا کہ بخشا گیا اور وہ بھی اسرائیلی اور جو ہو بھی محمدی اور محفل اولیاء نہیں بلکہ محفل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور محفل میں گیا نہیں بلکہ محفل سجائی ہے تو وہ کیونکر نہیں بخشا جاسکتا؟ اگر اب بھی نہیں ہوسکتا تو آیئے مزید آگے چلتے ہیں۔

کتے کو پانی پلانے والا بخشا گیا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے کتا دیکھا کہ جو پیاس کے مارے مٹی چاٹ رہا تھا اس آدمی نے اپنا موزہ اتارا اور اس کے ذریعے کتے کے لئے پانی نکالنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ کتا شکم سیر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے فعل کو قبول کیا اور اسے جنت میں داخل فرما دیا۔

(صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 177 رقم الحدیث 173 فرید بکسٹال لاہور، صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 922 رقم الحدیث 2363 فرید بکسٹال لاہور، صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 958 رقم الحدیث 2466 فرید بکسٹال لاہور، صحیح مسلم صفحہ 1050 رقم الحدیث 5820 دار المعرفہ بیروت لبنان، سنن ابوداؤد جلد 3 صفحہ 32 رقم الحدیث 2550 دار المعرفہ بیروت لبنان، الادب المفرد صفحہ 292 رقم الحدیث 378، پروگیسو بکس لاہور، صحیح ابن حبان صفحہ 260 رقم الحدیث 544، دار المعرفہ بیروت لبنان، مسند احمد جلد 7 صفحہ 37 رقم الحدیث 8860 دار الحدیث قاہرہ مصر)

کیوں جناب! ہوسکتا ہے یا نہیں؟ کہاں کتے کو پانی پلانا اور محبوب خدا کا ذکر خیر کرنا یہ تو آپ بھی مانتے ہیں کہ کتے کو پانی پلانے والا بخشا گیا اور یہ بھی آپ کی مجبوری بن گئی کہ بخاری میں آ گیا لیکن اتنی مجبوری نہیں کیونکہ جب عظمت مصطفیٰ کی باری آتی ہے تو آپ بخاری کو بھی نہیں مانتے۔ اگر اب بھی نہیں ہوسکتا تو آیئے مزید آگے چلتے ہیں۔

کانٹا ہٹانے والا بخشا گیا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک شخص راستے میں چل رہا تھا اس کو راستے میں ایک کانٹا پڑا ہوا ملا، اس نے اس کو ایک کنارہ پر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس فعل کی قدر افزائی فرمائی اور اس کو بخش دیا۔

(صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 340 رقم الحدیث 652 فرید بکسٹال لاہور، صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 963 رقم الحدیث 2472 فرید بکسٹال لاہور، صحیح مسلم صفحہ 907 رقم الحدیث 4917 دار المعرفہ بیروت لبنان، صحیح مسلم صفحہ 1192 رقم الحدیث 6612 دار المعرفہ بیروت لبنان، سنن ترمذی

صفحہ 478 رقم الحدیث 1958 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

جی جناب معترض! امید ہے اب تو ایسا ہو ہی جائے گا اگر راستے سے کانٹا ہٹانے والا بخشا جاسکتا ہے تو ذکر مصطفیٰ کی محفل سجانے والا بھی بخشا جاسکتا ہے۔ اگر آپ پھر بھی کہیں کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے تو پھر آپ بغض میلاد میں اتنے اندھے ہو چکے ہیں کہ قدرت خداوندی کا بھی انکار کر رہے ہیں کیونکہ معاف کرنے والی ذات تو احکم الحاکمین کی ہی ہے نا۔

ذرا سوچئے

اگر نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنے والا جنت جاسکتا ہے اگر کتے کو پانی پلانے والا جنت میں جاسکتا ہے۔ اگر راستہ سے کانٹا ہٹانے والا جنت میں جاسکتا ہے۔ اگر صالح علیہ السلام کی اونٹنی جنت میں جاسکتی ہے اگر عزیر علیہ السلام کا دراز گوش جنت میں جاسکتا ہے۔ اگر اصحاب کا کتا نسبت اولیاء سے جنت میں جاسکتا ہے تو میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل سجانے والا بھی نسبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے جنت میں جا سکتا ہے۔ کیا شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازہ آپ کو نہیں ہے؟ تو سنیے

مصطفیٰ کون ہے مجتبیٰ کون ہے
جلوۂ نور رب العلیٰ کون ہے
اپنے رب کا وہ پیارا بتا کون ہے
کون ہے خاتم الانبیاء کون ہے
انبیاء میں حبیب خدا کون ہے
بزم محشر کا نقشہ بنا ہے عجب
دامن مصطفیٰ سے ہی لپٹے ہیں سب
سامنے سے بھلا بھیڑ ہٹتی ہے کب
جمع ہیں پیش محبوب رب سب کے سب

سب سمجھتے ہیں حاجت روا کون ہے
دور تھے بھید سے فہم و ادراک سے
لا کے دے دی خبر ہفت افلاک سے
راز ہیں منکشف شاہ لولاک سے
فیض پہنچا رضا احمد پاک سے
ورنہ تم کیا سمجھتے خدا کون ہے

تو زندہ ہے واللہ:

جگر گوشۂ غزالی زماں، سید حامد سعید شاہ صاحب لکھتے ہیں:

حاجی غلام حسین مدنی مرحوم نے اپنا واقعہ سنایا کہ چونکہ میں اہلسنّت میں سے ہوں اور محافل میلاد کی تلاش میں رہتا ہوں کہ کہیں عاشقان مصطفیٰ کی محفل ملے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا تذکرہ ہو تو اس محفل کی برکتیں حاصل کروں۔ سعودیہ میں پابندی کی وجہ سے ایسی محافل چھپ چھپ کر کرنی پڑتی ہیں۔ ایک رات ایک محفل میں شریک ہونے کی سعادت حاصل ہوئی جو ایک افغانی مدنی اللہ کے ولی کے گھر تھی، اس محفل میں وہ انوار چمکے جن کا مشاہدہ سب نے کیا، یہ صورتحال دیکھ کر ہمارے میزبان افغانی بزرگ نے فرمایا: آج کی محفل کو شرف قبولیت حاصل ہوا ہے اس محفل میں تبرک کے طور پر جلیبیاں تقسیم ہوں گی۔ جو شخص بھی یہ جلیبیاں کھائے گا اسے آج رات حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی، سبحان اللہ

آپ آئے کرم ہی کرم ہو گیا
سب کے دل جگمگائے کرم ہو گیا
محفل مصطفیٰ پہ میں جاؤں فدا
جو بھی محفل میں آئے کرم ہو گیا

جن کی محفل ہو وہ محفل میں آتے ہی ہیں
وہ جو محفل میں آئے کرم ہو گیا
کملی والے آمد پہ جس نے جہاں
گلیاں کوچے سجائے کرم ہو گیا

لہٰذا تمام شرکاء محفل کل صبح صبح فجر کی نماز کے بعد مسجد نبوی شریف زادۂ شرفا تعظیمًا کے برآمدے میں جمع ہوں اور اپنی اپنی کیفیت وزیارت کا حال سنائیں۔ ہم سب شرکاء نے بڑے شوق کے ساتھ وہ تبرک لیا' ہمارے درمیان ایک نجدی بھی تھا اس نے یہ تسلیم نہ کیا کہ زیارت ہونے کی بات درست ہے۔

لیکن بہرحال جلیبی اس نے بھی کھالی۔ اگلے روز ہم سب وہاں مسجد نبوی شریف میں مقررہ مقام پر جمع ہوئے اور وہ افغانی بزرگ بھی موجود تھے۔ ہم سب ان کے سامنے اپنے اپنے خواب ومشاہدات بیان کرنے لگے۔ جب اس نجدی کی باری آئی تو کہنے لگا کہ جب میں سویا تو میں نے دیکھا کہ جبل احد کے راستے پر کھڑا ہوں ایک اور نجدی میرا واقف مجھے ملا اور مجھ سے پوچھا یہاں کیسے کھڑے ہو؟ میں نے اسے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری ابھی جبل احد کی طرف آنے والی ہے آقا کی زیارت کرنا چاہتا ہوں اس دوست نجدی نے کہا:

ھٰذا لا یمکن فان محمد قدمات

یہ ممکن نہیں کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو فوت ہو چکے ہیں' اتنے میں میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری تشریف لا رہی ہے اور آپ کے چہرہ پر پردہ ہے' میں نے فوراً اپنے نجدی ساتھی سے کہا:

دیکھو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو تشریف لا رہے ہیں' آپ زندہ ہیں تو اس نجدی نے کہا کہ یہ تیرا وہم ہے اور شیطان کا وہم ہے اس پر میں اور میرا نجدی دوست بحث ومباحثہ میں لگ گئے اسی دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری وہاں سے

گزر گئی۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

جب میں نے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک مجھے نظر آئی لیکن آپ کے چہرۂ انور کی زیارت نہ ہوسکی۔ جب اس نے یہ بیان کیا تو لوگ سمجھ گئے کہ اس کے عقائد ونظریات کی وجہ سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا رخ زیبا نہیں دکھایا ورنہ جلیبی نے تو اپنا کمال دکھا ہی دیا تھا۔

ایک دوسرے ساتھی نے اپنا خواب بیان کیا کہ رات خواب میں اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جمال باکمال و بے مثال سے مشرف فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال کی شفقت فرمائی اور کپڑے کی ایک پوٹلی عطا فرمائی اور جب آنکھ کھلی تو وہ پوٹلی میرے پاس تھی جسے میں لے کر آپ حضرات کے پاس آ گیا ہوں کہ کرم تو رات کی محفل کے صدقے ہی ہوا ہے اس لئے خواہش کے باوجود پوٹلی نہیں کھولی کہ آپ حضرات کے سامنے کھولیں گے۔ جب افغان بزرگ نے وہ پوٹلی کھولی تو اس میں نہایت شاندار کھجوریں تھیں اور یہ تحفہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملا تھا اس کا لطف اور اس کی لذت آج تک زندہ ہے۔۔

(ماہنامہ السعید دسمبر 2002ء صفحہ 103 ' مکتوب مولانا منظور احمد فیضی بنام الطاف حسین سعیدی 24 شوال ہجری 1404ھ ماہنامہ السعید 'شعبان' رمضان' شوال ہجری 1436ھ صفحہ 55)

معلوم ہوا کہ محفل میلاد میں ذکر خدا بھی ہوتا ہے اور ذکر مصطفیٰ بھی' حمد خدا بھی پڑھی جاتی ہے نعت مصطفیٰ بھی' خدا کی عبادت بھی ہوتی ہے اور کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی ہوتی ہے۔

رحمت کے نظارے ہیں میلاد کی محفل میں
بخشش کے اشارے ہیں میلاد کی محفل میں

سرکار کو یہ محفل کیسے نہ لگے پیاری
سرکار کے پیارے ہیں میلاد کی محفل میں
اے عقل کے دیوانو! کیوں ہم سے الجھتے ہو
ہم عشق کے مارے ہیں میلاد کی محفل میں
میلاد کی محفل میں ہم اس لئے جاتے ہیں
سرکار ہمارے ہیں میلاد کی محفل میں

اوراس حکایت سے عقیدہ اہلسنت کی حقانیت اور مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی روشنی پڑی اور تائید ثابت ہوئی۔

باقی جتنے بھی فرقے ہیں معتوب ہیں
حکم سے رب اکبر کے مغضوب ہیں
ادب کی اے خضر جن کو دولت ملی
مذہب حق اہلسنّت کی کیا بات ہے

عظمت میلاد مصطفیٰ:

شیخ رشید بن مصطفیٰ الراشد شافعی حلبی بیان فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں ایک نیک آدمی نے مجھے بیان کیا ہے کہ میرے شیخ کی عادت تھی کہ ہر سال ربیع الاول شریف میں میلاد شریف کا اہتمام کرتے اور ایک عظیم محفل کا انعقاد کرتے، ہجری 1361 میں اس علاقے میں سخت قحط سالی پڑ گئی۔

لوگ سخت پریشان تھے، محفل میلاد منعقد کرنے کا وقت آ گیا۔ میرے شیخ محفل میلاد شریف کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ بعض لوگوں نے اعتراض کیا اور کہا کہ کاش شیخ معظم جو روپیہ میلاد شریف پر خرچ کرنا چاہتے ہیں وہ فقراء پر خرچ کر دیں۔ کان افضل تو یہ افضل ہوگا۔

یہ بات شیخ نے سن لی، ان دنوں میرے شیخ کی عشق رسول سے یہ کیفیت تھی کہ ایک

لمحہ بھی آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوتے تھے۔ ہر وقت دیدار پرانوار سے مشرف فرمائے رکھتے۔ میرے شیخ کامل نے فرمایا میں اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عرض کرتا ہوں۔

تو انہوں نے عریضہ پیش کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے میلاد شریف پر خرچ کرنا افضل ہے یا فقراء پر؟

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میلاد پاک پر ایک درہم خرچ کرنا فقراء اور مساکین پر سو درہم خرچ کرنے سے افضل ہے۔

(فضائل میلاد مصطفیٰ صفحہ 83' دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ منگلا کالونی جہلم)

کیونکہ محفل میلاد شریف سے ذکر خدا بھی ہوتا ہے اور ذکر مصطفیٰ بھی' خدا بھی راضی ہوتا ہے اور اس کے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اور غرباء و فقراء کو کھانا بھی مل جاتا ہے۔

آؤ مشتاقان محفل، محفل میلاد میں:

مولانا محمد اقبال رضوی صاحب فرماتے ہیں کہ

جمۃ المبارک اور ہفتہ کی درمیانی شب تھی' بعد از نماز عشاء دھاڑیوال میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ نماز عشاء کے بعد سب نمازی اور احباب جلسہ گاہ میں محفل میلاد میں شمولیت کے لئے حاضر ہوئے لیکن ایک نمازی' بابا جمال دین' اپنی دکان پہ سو گیا۔ بابا جمال الدین' صالح، متقی، متبع سنت اور پرہیز گار آدمی تھے۔

ان کی دکان لب سڑک پر واقع تھی' دکان کے سامنے چار پائی پر لیٹے تھے کہ اونگھ آ گئی اور دیکھتے ہیں کہ ایک بزرگ ہیں جو تشریف لائے اور فرمایا:

اے جمال دین! اٹھ تو سو رہا ہے اور ادھر محفل میلاد ہو رہی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں جا کر شریک ہو جاؤ۔ جمال دین کا بیان ہے کہ میں اٹھا اور سیدھا محفل میلاد شریف میں شامل ہو گیا۔ تقریر و نعت خوانی سنی اور دوسرے دن بابا جمال نے

فجر کی نماز پر نمازیوں کے درمیان یہ واقع بیان کیا۔

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، مئی 2005ء)

معلوم ہوا کہ محفل میلاد شریف، اولیاء کاملین اور بزرگان دین کی پسندیدہ محفل ہے۔ اس کا انعقاد کرنا بھی چاہیے اور اس میں شامل ہو کر ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتیں بھی سمیٹنی چاہئیں۔

شفاواں دین ولایتی

جناب احسان اللہ احسان (A/2-219 جوہر ٹاؤن لاہور) ہر سال جشن میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت اہتمام اور محبت سے مناتے ہیں۔ فرماتے ہیں 1984ء میں رمضان المبارک سے دو تین دن پہلے شادباغ سے گھر کی طرف جا رہا تھا کہ راستے میں اچانک میرا موٹر سائیکل پھسل گیا اور میری ٹانگوں پر کافی چوٹیں آئیں۔ سخت گرمی کا موسم تھا لہٰذا فکر تھی کہ ستائیسویں کی بابرکت رات آ رہی ہے۔ میں تراویح کس طرح پڑھوں گا؟

اس رات بڑی مشکل سے نماز عشاء پڑھی اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔ معلوم نہیں کب آنکھ لگ گئی۔ رات اچانک آنکھ کھلی تو سوچا کہ تہجد پڑھوں لیکن چوٹوں کی وجہ سے جسم درد کر رہا تھا اور ٹانگیں اکڑی ہوئی تھیں، کوشش کے باوجود اٹھ نہ سکا، دل بوجھل اور غمگین ہو گیا کہ آج تہجد سے محروم رہوں گا۔ ابھی انہی خیالات میں گم تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ نے اپنا دست شفقت میرے جسم پر پھیرا کہ میرے جسم میں ٹھنڈی کیف و سرور کی لہر دوڑ گئی۔ جو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ شفاء عطا فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ چند لمحے پہلے میں کوشش کے باوجود اٹھ نہ سکا لیکن شفا پا چکا تھا اور سارے جسم کا درد جاتا رہا اور میں نے فوراً اٹھ کر نماز تہجد ادا کی۔

(عبدالمجید صدیقی دیوبندی، سیرت النبی بعد از وصال نبی جلد 5 صفحہ 100 فیروز سنز لاہور)

اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ:

عید میلاد ہے شاہ کونین کی، شادیانے خوشی کے بجاتے چلو
کیسی مستی میں ہے آج خلقت سبھی، جھوم کر ان کی نعتیں سناتے چلو
آج نعمت خدا کی ہوئی تمام، لوٹ لو لوٹ لو آج ہے فیض عام
بن کے آیا ہے جو رحمت جہاں کے لئے جشن میلاد اس کا مناتے چلو
ساز پر دل کے چھیڑو وہ نغمے نئے، وجد میں آئے سارا جہان بن پئے
رنگ ایسا جمے نہ کبھی ماند ہو، ذکر انکا لبوں پہ سجاتے چلو
ایک وہی ہیں میرا مقصد و مدعا، کاش آجائیں وہ سب کرو یہ دعا
شوق دیدار ان کا اگر دل میں ہے، اپنی آنکھوں سے پردہ ہٹاتے چلو
آج خوشیوں میں شامل ہیں جن وملک رنگ بھرا ہے اس کا زمین تا فلک
کوئی تم بھی مسرت کا سامان کرو بام و در آج اپنے سجاتے چلو
تم سدا جب پڑھو گے درود وسلام، مل ہی جائے گا صابر تمہیں بھی دوام
دل پہ لکھ کر نبی جی کی رحمت کا نام، عشق احمد کا جھنڈا اٹھاتے چلو

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے:

علامہ، محدث احمد بن محمد فتح العلمی الفاسی لکھتے ہیں:

ہارون رشید کا زمانہ تھا ایک شخص بہت گناہگار تھا۔ اپنی جان پر ظلم کرنے والا تھا اور لوگ اس کے برے اعمال کی وجہ سے اس سے نفرت کرتے تھے، اس نے کوئی اچھا کام نہیں کیا تھا سوائے اس کے جب ماہ ربیع الاول شریف تشریف لاتا تو وہ دھلے ہوئے صاف کپڑے زیب تن کرتا اور خوشبو لگاتا اور میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتا، جب اس کا انتقال ہو گیا تو اہل شہر نے ایک اعلان سنا:

اے بصرہ والو! اللہ تعالیٰ کے ولیوں میں سے ایک ولی کا انتقال ہو گیا ہے اس کا

جنازے میں حاضر ہو جاؤ' بعد میں اس کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ بہت خوبصورت حال میں ہے۔ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میں نے سب کچھ تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے پایا ہے۔

(المولد النبوی شریف طبع در مجموع لطیف انسی صفحہ 206' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

قربان جائیں حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جشن میلاد کی برکتوں اور رحمتوں پر' کتنے بدنصیب لوگ ہیں وہ جو اسے بدعت کہتے تھکتے نہیں' پر یہ اپنے اپنے نصیب کی بات ہے جن پر خدا کا کرم ہوا ہے وہ تعظیم کرتے ہی ہیں.....

کرم خدا کا ہوا ہے جن پر وہ ان کی محفل سجا رہے ہیں
بلایا جن کو میرے نبی نے وہی تو محفل میں آ رہے ہیں
یہ نور چاروں طرف ہے چھایا دلوں پہ ذکر نبی سمایا
یہ سارے دیوانے آج مل کر نبی کی نعتیں سنا رہے ہیں
یہاں تو رحمت کی بارشیں ہیں ہماری ان سے گزارشیں ہیں
بلالیں ان کو مدینہ آقا یہاں جو آنسو بہا رہے ہیں
جہاں ہے ذکر نبی کی محفل وہاں ملائک بھی آ رہے ہیں
جو مانگنا ہے ان ہی سے مانگو وہ آج رحمت لٹا رہے ہیں

زندگی مل گئی:

خلیفہ عبدالملک بن مروان کا زمانہ تھا۔ ایک نوجوان گھوڑے پر سوار جا رہا تھا کہ اچانک گھوڑا بدک کر دوڑ پڑا اور اس نے خلیفہء وقت کے بیٹے کو کچل ڈالا۔ خلیفہ عبدالملک نے اس نوجوان کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔

نوجوان نے اپنے دل میں کہا: یااللہ! اگر آج تو مجھے اس مصیبت سے بچالے تو میں تیرے محبوب علیہ السلام کے میلاد کی محفل و دعوت کروں گا۔ نوجوان خلیفہ کے پاس حاضر ہوا تو خلیفہ ہنس پڑا اور کہا جا میں نے تجھے معاف کیا۔

لیکن ایک بات بتاؤ کہ جب تجھے میرے سامنے پیش کیا گیا تو تو نے کیا کہا! تو نوجوان نے بتایا کہ جو کچھ اس نے کہا تھا خلیفہ نے بیٹے کا قصاص بھی معاف کر دیا اور اس نوجوان کو ہزار دینار بھی دیا کہ محفل میلاد کر لینا۔

(مجموع لطیف انسی صفحہ 206' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے بھی بنا دیتا ہے سب نام محمد ﷺ

شافع نبی:

بتاریخ 27 ربیع الاول 12 جولائی بروز پیر غلہ منڈی کامونکی میں میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں نصب شدہ دروازہ شدید آندھی آنے سے اکھڑ کر وہاں سے گزرتے ایک عاشق رسول جناب محمد یونس پر گرا اور اس سے محمد یونس کو شدید چوٹ آئی' اسے فوراً کامونکی ہسپتال میں لے جایا گیا جہاں ان کا ایکسرے لیا گیا اور الٹرا ساؤنڈ بھی کیا گیا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ ایکسرے رپورٹ کے مطابق اس کا کولہا بے کار ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس کی جان بچانے کے لئے فوراً اس کا آپریشن ضروری ہے۔ آپریشن کی تیاری کر لی گئی اور کمرۂ آپریشن میں بھی لے گئے اور ڈاکٹر حضرات باہر چلے گئے جبکہ محمد یونس تن تنہا آپریشن روم میں حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اس انداز سے فریاد کرنے لگا۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میرے آقا و مولا ہیں' رحمت عالم اور محبوب خدا ہیں۔ آپ احمد مجتبیٰ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ لاکھوں کروڑوں کی بگڑی بنانے والے ہیں میری بھی بگڑی بنا دیجئے۔

آپ نے قتادہ رضی اللہ عنہ کو آنکھ عطا فرمائی۔ حبیب یمنی کی بیٹی کو نہ صرف مکہ میں تشریف فرما کر صحت عطا فرمائی بلکہ دولت ایمان بھی عطا فرمائی۔ امام بوصیری کو فالج سے

شفا بخشی۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ غریب غلام پر بھی نظر کرم فرمایئے۔ میرے آقا! آپ جیسا کوئی طبیب نہیں ہے اور میرے جیسا کوئی غریب نہیں۔

پس بارگاہ نبوی میں فریاد کرنے کی دیر تھی کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کرم فرمادیا۔

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن ہی نہیں کہ خیرالبشر کو خبر نہ ہو

چند منٹ بعد جب سرجن حضرات آپریشن روم میں آئے تو یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئے جو شخص چند منٹ پہلے شدت درد سے بے چین تھا' کروٹ بدلنا بھی اس کے لئے ناممکن تھا اب وہ خود بخود اٹھ کر چارپائی پر بیٹھا مسکرا رہا ہے۔ ڈاکٹروں نے اس سے ماجرا دریافت کیا تو عاشق رسول یونس کہنے لگا کہ میرے طبیب اعظم اللہ کے حبیب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا علاج فرمادیا ہے۔ الحمدللہ اب میں بالکل ٹھیک ہوں آپریشن کی کوئی ضرورت نہیں۔

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ ستمبر 1999ء صفحہ 10)

اسی لئے تو ہم کہتے ہیں کہ

روتوں کو رلائیں گے جلتوں کو جلائیں گے
سنی تو محمد کا میلاد منائیں گے
سرکار کے دیوانوں سرکار کے پروانو
سرکار کا ذکر کرو سرکار بھی آئیں گے
کھل جائیں گے رحمت کے دروازے سبھی ان پر
جو پیارے آقا کی محفل کو سجائیں گے
سنتا ہے سنے کوئی جاتا ہے چلا جائے

ہم نعرۂ رسالت کا ہر حال لگائیں گے
میلاد محمد کی خوشیاں جو مناتے ہیں
اک روز محمد کے دربار پہ جائیں گے
اللہ کی سنت پر ہے ان کا عمل صائم
سلطان مدینہ کی جو نعت سنائیں گے

نعت شریف

محفل میلاد سجانے والو لاکھ مبارکباد تمہیں
فلکوں سے بھی آ کر دیتے ہیں سب داد تمہیں
آؤ بتاؤں چاہتے ہو گر قرب خدا کا حاصل ہو
منزل حق دکھلائے گا یہ آقا کا میلاد تمہیں
گھر گھر پاک میلاد کی محفل روز سجاؤ چاہت سے
بے اولاد یہ سن لو سارے دے گا رب اولاد تمہیں
دیتا ہے توفیق جنہیں رب خرچ میلاد پہ کرتے ہیں
اس کے دیئے سے دینے والو رکھے خداوند شاد تمہیں

خواتین کی محفل میلاد:

مفکر اسلام پروفیسر محمد حسین آسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

راولپنڈی سے میرے پاس میاں بیوی دونوں آئے۔ عنقریب عمرہ کرنے جارہے تھے میں اس عورت کو بڑی مدت سے جانتا ہوں۔ بہن نیک اور پارسا خاتون ہے اور گاہے بگاہے اس کو بزرگان دین کی زیارات بھی ہوتی رہتی بلکہ راولپنڈی میں بھی اپنی قائم کردہ اکیڈمی بنام باجوہ اکیڈمی بہت شہرت کی حامل ہے۔ اس اکیڈمی کے بہترین نتائج ہوتے ہیں۔ بہرحال یہ خاتون مجھے کہتی ہے کہ پچھلے دنوں ہم نے محفل میلاد منعقد

کی تو میں اس محفل میں زار وقطار رو رہی تھی کہ روتے روتے اچانک مجھے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ خدام تھے۔ ان میں سے ایک کو جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کا بھی نام لکھ لو! کیونکہ ان کی بھی حاضری قبول ہوگئی۔

(ماہنامہ الحقیقہ جولائی 2007ء صفحہ 41)

معلوم ہوا جو عاشق رسول سچے دل سے محفل میلاد سجائے، آپ کی سنت پر عمل کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر محبت سے سنے اور کرے تو اس کا نام آپ کی بارگاہ میں لکھ لیا جاتا ہے اور اس کی حاضری قبول ہوتی ہے سبحان اللہ۔

میں قربان اس ادائے دستگیری پر میرے آقا
مدد کو آ گئے جب بھی پکارا یارسول اللہ

ہے بارہ ربیع الاول کا دن، آج قلب مسلمان بڑا شاد ہے
ہوں عبادات و خیرات وخوشیاں نہ کیوں، چونکہ محبوب کا یوم میلاد ہے
آج کے دن نظر آئے تھے معجزے، خوشیاں غلمانوں حوروں فرشتوں نے کیں
ہوئیں خوشیاں جو آمد سرکار پر، جشن میلاد ان ہی خوشیوں کی یاد ہے
اپنی گلیوں کی خوب صفائیاں کرو اور اپنے گھروں میں چراغاں کرو
چل پتہ جائے کہ دل مسلمان کا اپنے آقا کی الفت سے آباد ہے
جابجا خوبصورت لگی جھنڈیاں، ہو سجاوٹ مساجد و مکانات کی
منظر ہو ایسا دل کش بتائے جو خود کہ یہی پیارا دن عید میلاد ہے
یوم میلاد ہے آج کرو کملی والے الفت کو ظاہر کرو
ان کی الفت نشانی ہے ایمان کی، ان کی تعظیم ایمان کی بنیاد ہے
ہے کدورت جسے جشن میلاد سے، جس کو بھاتی نہیں مدح سرکار کی

نقص ہے اس کی دین وایمان میں قلب کو اس کے کرتا ہے ناشاد ہے
کون سا دن فزوں اس سے خوشیوں کا ہی سوگ کا دن سمجھتا ہے اس کو وہی
جس کا فانوس ایمان بے نور اور خانۂ دل اس کا برباد ہے
مخفی ہے جس میں اتحاد امت کا راز شوکت دین وملت بڑھاتا ہے جو
جو بڑا ہے بزرگی اور عظمت میں بھی وہی سرکار کا جشن میلاد ہے
ہے تمنا کہ محشر کے دن مصطفیٰ مجھے فرمائیں یہ مژدہ جانفزا
میری نعمتیں تو لکھتا بس اس لئے اے گناہگار فاروقی تو آزاد ہے

صاحب میلاد کی کرم نوازی:

عبدالواحد بن اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ

مصر میں ایک عاشق رسول ہر سال محبت وعقیدت سے جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف منایا کرتا تھا۔ اس کے پڑوسی یہودی تھے۔ ہمیشہ کی طرح وہ عاشق رسول اس سال بھی حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشیاں منانے میں مصروف تھا اور زبان قال وحال سے یہ اعلان کر رہا تھا کہ

عید کا زمانہ آ گیا، لب پہ خوشیوں کا ترانہ آ گیا
ہر ستارے میں بڑھی ہے روشنی، ہر کلی کو مسکرانا آ گیا
نعرۂ صل علی کی دھوم ہے، وجد میں سارا زمانہ آ گیا
پرچم دین محمد ہے بلند، کفر کو گردن جھکانا آ گیا
مست ہے ہر اک مئے توحید سے آ گیا موسم سہانا آ گیا
شاد ہونٹوں پر ہے نعت مصطفیٰ، ہاتھ بخشش کا بہانہ آ گیا

یہ صورتحال دیکھ کر یہودی عورت نے اپنے خاوند سے پوچھا اے میرے سرتاج! ہمارے پڑوسی مسلمان کو کیا ہو گیا ہے کہ ہر سال اس مہینہ میں بہت مال خرچ کرتا ہے؟ یہودی نے جواب دیا کہ تجھے نہیں پتہ کہ بقول حفیظ نیازی

ربیع الاول کا مہینہ آ گیا' رحمتوں کا آ بگینہ آ گیا
عید میلادالنبی کی شوکتیں' لے کے دامن میں مہینہ آ گیا
لب پہ صل علی صل علی' قلب مسلم میں مدینہ آ گیا
ہو رہی ہیں محفلیں میلاد کی' ذکر نعمت کا قرینہ آ گیا
رات دن اپنے منور ہو گئے' ہاتھ رحمت کا خزینہ آ گیا
اہل سنت پھر رہے ہیں شاد شاد' اور منافق کو پسینہ آ گیا
کلفتیں ساری مٹا کر اے حفیظ' راحتیں لے کر سفینہ آ گیا

اس مسلمان کے پیارے نبی' احمد مجتبیٰ' جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اس مہینہ میں ہوئی تو اس عظمت اور بزرگی کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی کرتا ہے۔ایک رات وہ یہودی عورت سوگئی مگر اس کی قسمت جاگ گئی اس کے مقدر کا ستارہ بام عروج پر پہنچ گیا۔ اس نے خواب دیکھا کہ ایک خوبصورت اور صاحب جمال ہستی ہیں اور اس مسلمان کے گھر تشریف لائے ہیں۔

سفنے میں کوئی آ کے مل جائے تو بہتر
کام اپنا یہ چوری سے نکل جائے تو بہتر
قسمت کا ہی لکھا ہوا ملتا ہے ہر اک کو
مشتاق کو بس تو ہی مل جائے تو بہتر

ان کے اردگرد ان کے احباب ہیں جو ان کی بڑی عزت وتوقیر کر رہے ہیں۔ یہودن نے خواب میں ہی کسی سے پوچھا یہ ہستی کون ہے؟ جواب ملا کہ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس نے دوسرا سوال کیا: کیا یہ میرے ساتھ گفتگو فرمائیں گے؟ جواب ملا: ہاں! وہ یہودی عورت چلتی ہوئی اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتی ہے اور عرض کرتی ہے: یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لجپال آقا صلی اللہ علیہ وسلم جواباً فرماتے ہیں: لبیک' یہودی عورت عرض کرتی ہے کہ آپ

مجھ جیسی ناکارہ کے ساتھ اتنے پیارے انداز میں گفتگو کیوں فرمارہے ہیں؟ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لئے کہ میں اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم سے جانتا ہوں کہ تو اب اسلام قبول کرلے گی۔ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے یہ جملہ سنتے ہی اس کی تقدیر بھی بدل گئی۔

تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی
کہا جو دن کو شب' تورات ہو کے رہی

عرض کرنے لگی: آقا پھر دیر کس بات کی؟ خواب میں ہی اس نے کلمہ شریف پڑھا اور غلامی مصطفیٰ میں داخل ہوگئی۔

گر کے قدموں پہ قربان ہو گئی
پڑھا کلمہ اور مسلمان ہو گئی

صبح ہوتے ہی اس نے محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لنگر شریف کا اہتمام شروع کردیا۔ خاوند نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا اہتمام میلاد شریف کی وجہ سے مجھے ایمان کی دولت نصیب ہوئی۔ خاوند بولا: چلو پھر یہ اہتمام وانتظام برائے محفل خیرالانام مل کر کرتے ہیں سارا کام۔ بیوی بولی: تو تو یہودی ہے کیا تو بھی یہ کرے گا؟ (مطلب کہ یہ کام یہودی نہیں کرتے) خاوند نے کہا: اے میری زوجہ! جس آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے کلمہ پڑھایا ہے اسی نے مجھے بھی دولت ایمان سے نوازا ہے اور کرم فرمایا ہے۔

(بیان میلادالنبوی صفحہ 73' بزم میلاد کمیٹی پرانی انارکلی لاہور' الدرالمنظم فی حکم مولدالنبی الاعظم صفحہ 101' مطبوعہ شرقپور شریف 1307ھ' تذکرۃ الواعظین صفحہ 552' شبیر برادرز لاہور' رسائل الخمس صفحہ 133' مکتبہ غوثیہ کراچی' مطلع الانوار فی ذکر مولد سیدالابرار طبع درناور رسائل میلادالنبی صفحہ 101 قادری رضوی کتب خانہ لاہور' انوار جمال مصطفیٰ صفحہ 287 اکبر بک سیلرز لاہور' رسائل میلاد حبیب صفحہ 153' مکتبہ حنفیہ لاہور)

کتب معتمدہ میں موجود اس حکایت جس کے نقل کرنے والے مستند علماء ہیں مثلاً

محدث ابن جوزی، امام عابد سندھی، شیخ عبدالحق، علامہ جعفر قریشی حنفی، شاہ محمد فاضل، مولانا محمد عالم آسی امرتسری اور اعلیٰ حضرت کے والد ماجد حضرت علامہ نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ سے معلوم ہوا کہ شاہ خوباں، سرور سروراں، حامی بے کساں صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک کی محفل میلاد و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی اتنی برکت و رحمت والی ہے کہ اس کی برکت سے دو غیر مسلموں کو اسلام کی دولت مل گئی۔ گزشتہ صفحات میں آپ مطالعہ فرما چکے ہیں کہ زینب النساء کی منعقد کردہ محفل اور کرنل معمر قذافی کی موریطانیہ میں منعقد کردہ محفل میں کئی غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔ اتنی بابرکت محفل کو بدعت ملالت کہنے والے امت مسلمہ کا کون سا مفاد چاہتے ہیں۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ: 2 محرم الحرام شریف ہجری 1436ء کو یہ کتاب شروع کی تھی اور آج 27 محرم الحرام شریف ہجری 1436ء بروز جمعۃ المبارک بوقت 10.45 صبح پر پایہ تکمیل کو پہنچی، اللہ کریم صاحب میلاد کی توسل سے اسے اپنی اور اپنے محبوب کی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے، عوام وخواص کے لئے نافع ثابت فرمائے۔

خالق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اور قارئین کی، ناشر کی اور ہمارے والدین و احباب سب کی بے حساب مغفرت فرمائے اور ہمیں مزید دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین

ابو وہیب محمد ظفر علی سیالوی غفرلہ

حوالہ جات

نام مصنف	نام کتاب	ادارہ
کلام رب العالمین	قرآن مجید	
امام اعظم نعمان بن ثابت	مسند امام اعظم	فیض گنج بخش بک سنٹر لاہور
امام مالک بن انس	مؤطا امام مالک	فرید بک سٹال لاہور
امام محمد بن حسن شہبانی	مؤطا امام محمد	پروگیسو بکس لاہور
امام عبدالرزاق صنانی	مصنف عبدالرزاق	ادارۃ القرآن کراچی
امام عبداللہ زبیر حمیدی	مسند حمیدی	پروگیسو بکس لاہور
امام ابوبکر ابن ابی شیبہ	مصنف ابن شیبہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
امام احمد بن حنبل	المسند	دارالحدیث قاہرہ مصر
امام ابوعبداللہ دارمی	سنن دارمی	مکتبہ طبری مصر
امام محمد بن اسماعیل بخاری	الجامع الصحیح	فرید بک سٹال لاہور
امام مسلم بن حجاج قشیری	الجامع الصحیح	دارالمعرفہ بیروت
امام محمد بن یزید ابن ماجہ	سنن ابن ماجہ	فرید بک سٹال لاہور
امام سلیمان بن اشعث سجانی	سنن ابوداؤد	دارالمعرفہ بیروت
امام محمد بن عیسیٰ ترمذی	الجامع الصحیح	دارالکتب العلمیہ بیروت
امام احمد بن شعیب نسائی	سنن نسائی	فرید بک سٹال لاہور
امام احمد بن شعیب نسائی	سنن الکبریٰ	درالحدیث قاہرہ مصر
امام احمد بن عمرو عبدالخالق	مسند البزار	دارالکتب العلمیہ بیروت
امام احمد بن عالمی تمیمی	مسند ابویعلیٰ	دارالفکر بیروت
امام محمد بن اسحاق خزیمہ	صحیح ابن خزیمہ	المکتب الاسلامی بیروت
امام ابوجعفر طحاوی	شرح معانی الآثار	فرید بکسٹال لاہور
امام ابوحاتم ابن حبان	صحیح ابن حبان	دارالمعرفہ بیروت

امام ابوحاتم ابن حبان	الثقات	حیدرآباددکن ہند
امام سلیمان بن احمد طبراحی	معجم کبیر	دارالکتب العلمیہ بیروت
امام سلیمان بن احمد طبراحی	معجم الاوسط	دارالکتب العلمیہ بیروت
امام سلیمان بن احمد طبراحی	معجم صغیر	دارالکتب العلمیہ بیروت
امام ابن ابی الدنیا	الموسوعہ	مکتبہ توفیقیہ مصر
امام ابوعبداللہ حاکم	المستدرک	دارالکتب العلمیہ
امام احمد بن حسین بیہقی	سنن الکبریٰ	دارالحدیث قاہرہ
امام احمد بن حسین بیہقی	دلائل النبوۃ	دارالکتب العلمیہ بیروت
امام احمد بن حسین بیہقی	شعب الایمان	دارالفکر بیروت
امام حسین بن مسعود	شرح السنہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
امام حسین بن مسعود	شمائل نبوی	کرمانوالہ بک شاپ
امام زکی الدین المستدری	الترغیب والترہیب	دارالحدیث قاہرہ مصر
امام محی الدین تبریزی	مشکوٰۃ المصابیح	فرید بک سٹال لاہور
امام نورالدین ہیثمی	مجمع الزوائد	دارالکتب العلمیہ بیروت
امام جلال الدین سیوطی	خصائص الکبریٰ	دارالکتب العلمیہ بیروت
امام جلال الدین سیوطی	تنویر العوالک	
امام جلال الدین سیوطی	الحاوی للفتاوئی	دارالکتب العلمیہ بیروت
امام جلال الدین سیوطی	الجامع الصغیر	دارالکتب العلمیہ بیروت
امام جلال الدین سیوطی	حسن المقصد	کراچی
امام محمد بن اسماعیل بخاری	الادب المفرد	پروگریسو بکس لاہور
امام ابونعیم اصفہانی	حلیۃ الاولیاء	مکتبہ توفیقیہ مصر
امام ابونعیم اصفہانی	حلیۃ الاولیاء	دارالاشاعت کراچی
علامہ اسماعیل حقی	تفسیر روح البیان	دارالکتب العلمیہ بیروت
سید محمود آلوسی	روح المعانی	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
علامہ علی قاری	شرح شفا	دارالکتب العلمیہ بیروت
علامہ شہاب الدین مصری	نسیم الریاض	دارالکتب العلمیہ بیروت

شیخ عبدالحق دہلوی	اشعۃ اللمعات	فرید بک سٹال لاہور
شیخ عبدالحق دہلوی	ماثبت بالسنہ	دارالاشاعت کراچی
شیخ عبدالحق دہلوی	اخبارالاخیار	دارالاشاعت کراچی
شیخ عبدالحق دہلوی	مدارج النبوت	ضیاءالقرآن پبلی کیشنز لاہور
علامہ شمس الدین زہبی	سیراعلام النبلاء	دارالحدیث قاہرہ مصر
علامہ ناصرالدین دمشقی	جامع الآثار	دارالکتب العلمیہ بیروت
علامہ ابن حجر مکی	نعمت الکبریٰ	زاویہ پبلشرز لاہور
علامہ علی قاری	المورالدوی	مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور
عبدالرحمن ابن جوزی	الوفاباحوال مصطفیٰ	حامداینڈ کمپنی لاہور
عبدالرحمن ابن جوزی	بیان میلادالنبوی	لاہور
ابوالحسن زیدفاروقی	مقامات خیر	دہلی بھارت
شیخ ابوطالب مکی	قوت القلوب	دارالاشاعت کراچی
ابن رجب حنبلی	لطائف المعارف	دارالحدیث قاہرہ
شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی	تفسیر عزیزی	نوریہ رضویہ لاہور
شیخ عبدالقادر جیلانی	غنیۃ الطالبین	پروگیسوبکس لاہور
محمد بن احمد قرطبی	تفسیر قرطبی	دارالکتب العلمیہ بیروت
علامہ سہیلی	روضی الانف	ضیاءالقرآن پبلی کیشنز لاہور
علامہ برزنجی	شرف الانام	دہلی بھارت
علامہ برزنجی	عقدالجوہر	لاہور
قاضی عیاض مالکی	الشفا	دارالکتب العلمیہ بیروت
علامہ نورالدین حلبی	سیرت حلبیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
علامہ قسطلانی	مواہب اللدنیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
علامہ زرقانی	زرقانی علی المواہب	دارالکتب العلمیہ بیروت
یوسف بن اسماعیل نبہانی	حجۃ اللہ علی العالمین	ضیاءالقرآن پبلی کیشنز لاہور
یوسف بن اسماعیل نبہانی	جواہرالبحار	دارالکتب العلمیہ بیروت
علامہ دحلان مکی	السیرۃ النبویہ	ضیاءالقرآن پبلی کیشنز لاہور

علامہ نور بخش توکلی	سیرت رسول عربی	مکتبہ حنفیہ لاہور
علامہ غلام رسول سعیدی	نعم الباری	ضیاء القرآن لاہور
مفتی منیب الرحمان	تفہیم المسائل	ضیاء القرآن لاہور
عبدالاحد قادری	رسائل میلادِ مصطفیٰ	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
علامہ ذہبی	تاریخ اسلام	مکتبہ توفیقیہ مصر
عبدالاحد قادری	رسائل میلاد شریف	مکتبہ حنفیہ لاہور
صلاح الدین سعیدی	رسائل میلاد حبیب	مکتبہ حنفیہ لاہور
میثم عباس قادری	میلاد شریف	والضحیٰ پبلی کیشنز لاہور
علامہ عبدالرحمٰن صفوری	نزہۃ المجالس	ممتاز اکیڈمی لاہور
ابوذہب محمد ظفر علی سیالوی	حقائق میلاد النبی	اکبر بک سیلرز لاہور
جلال الدین ڈیروی	ماہنامہ السعید	ملتان
پروفیسر محمد حسین آسی	ماہنامہ الحقیقہ	نارووال
پیر غلام رسول قاسمی	ماہنامہ اہلسنت	گجرات
مفتی محمد محب اللہ نوری	ماہنامہ نور الحبیب	اوکاڑا
غلام مہر علی صاحب	دیوبندی مذہب	پاکستان

دیوبندی کتب

اشرف علی تھانوی	مواعظ میلاد النبی	لاہور
اشرف علی تھانوی	امداد المشتاق	مکتبہ رحمانیہ لاہور
رشید احمد گنگوہی	فتاویٰ رشیدیہ	کراچی
مولوی خلیل	براہین قاطعہ	بھارت
احتشام الحق تھانوی	بیانات جمعہ	کراچی
عبدالمجید صدیقی	سیرۃ النبی بعد از وصال نبی	لاہور
عبدالمجید صدیقی	زیارت نبی بحالت بیداری	فیروز سنز لاہور
عاشق میرٹھی	تذکرۃ الرشید	لاہور
لمۃ اللہ نسیم	ہمارے حضور	کراچی
غلام نبی جانباز	روئیداد صد سالہ جشن	لاہور

انور شاہ کشمیری	ملفوظات	ملتان
ادریس کاندھلوی	سیرت المصطفیٰ	کراچی
مدیر	خدام الدین	لاہور
قاضی طاہر ہاشمی	نقیب ختم نبوت	ملتان
ابن تیمیہ	اقتضاء الصراط المستقیم	دارالحدیث قاہرہ مصر
حسن مثنیٰ ندوی	سیارہ ڈائجسٹ	
تقی عثمانی	البلاغ	کراچی
رئیس احمد جعفری	اورنگ زیب عالمگیر	بھارت
صدیق حسن غیر مقلد	الشمامۃ العنبریہ	لاہور
وحیدالزماں غیر مقلد	ہدیۃ المہدی	دہلی

ماہنامہ ترجمان اسلام
ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث
الارشاد
روزنامہ جنگ
روزنامہ نوائے وقت
روزنامہ نئی بات
شہاب ثاقب
ہفت روزہ آئین
بارگاہ شبلی
انوار العلوم
روزنامہ امروز
ہفت روزہ الاعتصام
ہفت روزہ ایشیاء

ہماری چند دیگر مطبوعات

زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور
Ph:37352022